www.novelsclubb.com
دخترانِ
مقصود
از قلم مصطفیٰ احمد
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دخترانِ مقصود

از قلم

مصطفیٰ احمد

www.novelsclubb.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دختران مقصود۔۔

مصنف: مصطفیٰ احمد

سال ۱۹۹۴

شہر راولپنڈی۔۔

...

راولپنڈی، جو کہ پاکستان کے تاریخی شہروں میں سے ایک ہے، کی بنیاد راجہ پوٹھوہار نے رکھی تھی، جسے بعد میں سلطان راول خان گھکر کے نام سے منسوب کیا گیا۔ یہ شہر اپنی خوبصورتی تاریخی اہمیت اور صنعتی ترقی کے لیے مشہور ہے۔ راولپنڈی کی تاریخ گھکھروں کی شکست اور سکھوں کی حکمرانی تک پھیلی ہوئی ہے، اور یہ شہر برطانوی راج کے دوران بھی اہمیت کا حامل رہا

امر پورہ محلہ سلطان کے کھوں کی

www.novelsclubb.com

گلیوں کے دونوں جانب مکانات کی قطاریں تھیں، اور بجلی کی تاریں گھروں کی چھتوں سے بلند ہو کر لٹک رہی تھیں۔ ایک سکوٹی پر ایک مرد بیٹھا ہوا تھا، جس کے پیچھے ایک دھان پان سی لڑکی نے اپنے چہرے کو چادر سے چھپا رکھا تھا۔ دونوں کی شادی ہو چکی تھی، اور وہ مرد سکوٹی کو آگے بڑھا رہا تھا۔ دائیں بائیں کے مکانات کے سامنے سورج کی روشنی چمک رہی تھی، اور بجلی کی تاروں پر کوے کاوکاو کر رہے تھے۔ پتلی پٹیوں کے درمیان بنی نالیاں گزر رہی تھیں، اور تاروں پر پھنسی پتنگیں اور ڈوریں لٹک رہی تھیں۔ سامنے کی قطار میں مکانات تھے اور ان کے سامنے ایک راستہ تھا، جہاں بھی پتلی پٹیوں میں نالیاں تھیں۔ کوے کی ٹے ٹے کی آوازیں اور درختوں کی غیر موجودگی محسوس ہو رہی تھی۔ بچوں کی کھیل کود کی آوازیں، موٹر سائیکلوں کی گونج اور بچوں کی ہنسی کی آوازیں فضا میں بکھری ہوئی تھیں۔ کچھ بچے گھروں سے باہر نکل کر دیکھ رہے تھے، محلے کے لوگ بالکونی میں کھڑے ہو کر نیچے جھک کر نئے جوڑے کو دیکھ رہے تھے، اور سکوٹی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

روشنی کی کرنیں مکانات کی دیواروں پر پڑ رہی تھیں، جس سے ان کی رنگت اور بھی نکھر کر سامنے آ رہی تھی۔ گلی کے ایک کونے پر ایک چھوٹی سی دکان تھی، جہاں کچھ لوگ چائے پیتے اور گپ شپ کرتے نظر آ رہے تھے۔ گلی کے دوسری طرف بچے کرکٹ کھیل رہے تھے، اور ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی ہنسی مذاق کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ایک بزرگ شخص اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیے گلی کی صفائی کر رہا تھا،اور اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک تھی۔

سکوٹی اب بھی فراٹے بھرتی ہوئی جا رہی تھی

۔اچانک،ایک فٹ بال کی زد میں آ کر،ایک بچہ جو کہ بال کے پیچھے دوڑ رہا تھا،اس کے سامنے آ گیا۔سکوٹر کے بریک لگتے ہی،ایک دلہن جو پیچھے بیٹھی تھی،خوفزدہ ہو گئی۔سکوٹر چلانے والے ،نے، جس کے چہرے پر غصے کے آثار تھے،بچے کو ڈانٹا:"پاگل ہو گیا ہے کیا؟"لیکن بچہ بے فکری سے ہنستا ہوا،اپنی راہ چل دیا۔

سکوٹر سوار نے ایک گہری سانس لی،سکوٹر کو دوبارہ سٹارٹ کیا،اور اپنے سفر پر روانہ ہوا۔جلد ہی،ایک پرانے سیاہ رنگ کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر،اس نے سکوٹر روک دی۔دلہن، جس کا چہرہ ڈوپٹے سے ڈھکا ہوا تھا،نیچے اتری اور گیٹ کھولنے کے لیے چابی گھمائی اسنے گیٹ کھولا۔ سکوٹر سوار نے سکوٹر کو اندر کیا،اور دلہن نے پیچھے ہو کر گیٹ بند کر دیا،اور دونوں نے اپنے گھر کی طرف قدم بڑھایا۔۔

...✦...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر کی فضا میں اندھیرا چھایا ہوا تھا، جیسے رات کی سیاہ چادر نے ہر کونے کو اپنے حصار میں لے رکھا ہو۔ آدمی نے موبائل کی روشنی کو ایک مشعل کی طرح جلایا، جس کی مدھم روشنی میں پیچھے کھڑی ایک لڑکی کی معصومیت جھلک رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ڈوپٹے کا پلو تھا، جو اس نے ہاتھ میں پکڑ کر منہ پر رکھا ہوا تھا، لیکن اب وہ ہٹا چکی تھی۔ اس کی سانولی رنگت، بڑی بڑی آنکھیں، پتلی ابروئیں، نازک ناک، پتلے ہونٹ، اور بھوری آنکھیں اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھیں۔ اس کے سر سے ڈوپٹہ اترتے ہی اس کے بالوں کی کھجوری چٹیا نظر آئی، جو اس کے چہرے کی معصومیت کو اور بھی بڑھا رہی تھی۔ اس کی بے بی پنک قمیض اور شلوار پر گولڈن گوٹے کا کام اس کی سادگی کو نمایاں کر رہا تھا۔

، آدمی، جس کے سر پر ہیلمیٹ تھا، نے اسے اتار کر ایک طرف رکھ دیا۔ اس کی گھنی مونچھیں موٹی بھویں، اور سر کے اطراف میں سیاہ بال اس کی شخصیت کو مضبوط بنا رہے تھے۔ اس کا چھوٹا قد اور گول مٹول جسم اس کے موٹے چہرے کے ساتھ میل کھا رہا تھا۔ آدمی نے لڑکی کو مختصراً ہدایت دی، ''جا کر لائیٹ کھول''۔ لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور ''جی سوئچ'' کہہ کر معصومیت سے بولی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آدمی نے اپنے جسم کو تھوڑا سا اوپر اٹھایا اور سکوٹی کے انجن کو اسٹارٹ کیا۔اس کے بعد اس نے ہیڈلائٹ کا سوئچ دبایا، جس سے روشنی کی ایک تیز شعاع نے اندھیرے کمرے کو منور کر دیا۔ ،اس نے اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے ہوئے ہیڈلائٹ کو آہستہ سے سوئچ بورڈ کی جانب موڑ دیا جس سے سوئچ بورڈ واضح طور پر نظر آنے لگا۔اس کی چھوٹی مگر مضبوط حرکت نے لڑکی کو راستہ دکھایا،اور وہ بغیر کسی جھجھک کے سوئچ کی جانب بڑھی اور اسے آن کر دیا۔

۔۔ایک دم سے جگہ روشن ہوگئی، جیسے امید کی کرن نے اندھیرے کو شکست دی ہو۔یہ چھوٹا سا گھر، تھا اور جہاں وہ تھے سمجھ لیں وہ غریبوں کا کارپوچ تھا،اب روشنی سے جگمگا رہا تھا ..

••••

ΔΔΔ••••

www.novelsclubb.com

گھر کے اندر کا منظر ایک پرانی داستان کی طرح محسوس ہوتا تھا، جہاں ہر چیز اپنی ایک کہانی سنانے کو بے تاب تھی۔لڑکی، جس کی عاجزی اور ادب اس کے جھکے ہوئے سر اور باندھے ہوئے ہاتھوں میں جھلک رہا تھا،ایک کونے میں کھڑی تھی۔آدمی، جس کے سر کے چاروں طرف بالوں کی جھالریں تھیں اور بیچ میں گنج کا علاقہ،اپنی جگہ سے اتر کر نیچے بیٹھا سکوٹی کے سامنے انکے عین سامنے ایک دروازہ تھا جو محراب کی صورت کی دیوار کے پار تھا وہ دروازہ ہال کا تھا جو روشنی

سے منور تھا۔دائیں جانب کچن کی خوشبوئیں فضا میں بسی ہوئی تھیں، جبکہ بائیں جانب بعام خانہ کی سجاوٹ نظر آرہی تھی۔ پیچھے کی جانب زینے تھے، جو اوپر کی منزل کی جانب لے جارہے تھے، جہاں شاید خوابگاہیں تھیں۔زینوں کے دائیں جانب ایک دھوبی گھاٹ کی مشین تھی، جو سیڑیوں کے نیچے رکھی گئی تھی۔ سیڑیوں کی ریلنگ پر کپڑے اور تولیے لٹک رہے تھے، جیسے کسی نے وقتی طور پر انہیں وہاں سجادیا ہو۔

سامنے کی جانب، فرش پر چمکتی ہوئی پھسلن بھری ٹائلز بچھی ہوئی تھیں، جن پر روشنی کی کرنیں ناچتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ایک گول گٹر کے اوپر، کھڑکی کی سادہ لیکن صاف شیشے کی جھلک دکھائی دیتی تھی، جس سے ہال کا ایک محدود منظر نظر آتا تھا۔کھڑکی کے سامنے، ایک ویسن کا سنگھار کیا گیا تھا، جس کے اوپر نل سے پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندیں ٹپک رہی تھیں، جیسے وقت کی رفتار کو گن رہی ہوں۔ ویسن کے اوپر، صابن کی ایک پتلی سلیٹی رنگ کی ٹکیا پڑی تھی، جس کے کنارے استعمال کی وجہ سے گول ہو چکے تھے۔ہینڈ واش کی شیشی بھی وہاں موجود تھی، جس کا رنگین مائع اندر ہلکورے لے رہا تھا، اور اس کے اوپر کی ڈسپنسر نوزل نے ایک دعوت نامہ کی طرح ہاتھوں کو صفائی کی طرف بلایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،۔آدمی نے سکوٹی کو تالے لگانے شروع کیے، تو اس نے لڑکی کو کھڑا دیکھ کر ایک نظر ڈالی اور کہا کیا دیکھ رہی ہے؟ کمرے میں جا۔"لڑکی نے جھجھکتے ہوئے جواب دیا،"جی کمرہ؟"آدمی نے آنکھیں میچ کر کہا،"مجھے بات دھرانے کی عادت نہیں ہے۔سیڑیوں سے اوپر چڑھ کر جا دائیں جانب پہلا کمرہ ہوگا۔ادھر بیڈ پر جا کر بیٹھ۔ہاں،اس سے پہلے میرے لیے ایک دودھ کا گلاس گرم کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دے سمجھ رہی ہے میری بات۔"لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا،"جی ٹھیک ہے۔"یہ کہتی وہ زینوں کی جانب بڑھی اور اوپر چل دی۔۔۔

....°....

جب وہ کمرے میں داخل ہوا، تو اس نے پایا کہ کمرہ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا، جیسے کسی قصے کی شروعات ہو۔بیڈ کی سیج پر، پھولوں کا ایک بھنور سجا تھا، جو بیڈ کے عین اوپر سے نیچے کی جانب بہتا ہوا معلوم ہوتا تھا، جیسے کوئی رنگین ندی۔بیڈ کے اوپر، دلہن گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے بیٹھی تھی،اس کا چہرہ گھونگٹ سے ڈھکا ہوا تھا، جیسے کوئی راز چھپا ہو۔

آدمی نے آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کیا،اور بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے دودھ کے گلاس کی جانب بڑھا۔اس نے بغیر بیٹھے، گلاس کو ہونٹوں سے لگایا اور ایک ہی سانس میں دودھ کو گٹک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیا، جیسے کوئی پیاسا صحرا میں پانی پیتا ہے۔ پھر اس نے اپنی مونچھوں کو صاف کیا، جیسے کوئی مصور اپنے برش کو رنگوں سے پاک کرتا ہے، اور گلاس کو واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔

کمرے کی فضا میں ایک عجیب سی خاموشی تھی، جیسے ہر چیز اپنے وقت کا انتظار کر رہی ہو۔

پھولوں کی لڑیوں کو اس نے نرمی سے اطراف میں کیا، جیسے کوئی موسیقار اپنے آلے کو ترتیب دے رہا ہو، اور بیڈ کی جانب بڑھتے بیڈ پر بیٹھا دلہن کا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے، اس کی نظریں نیچے تھیں، جیسے کوئی شرمیلی کلی صبح کی پہلی کرن کا استقبال کر رہی ہو۔

تو میری بیوی ہے، میری عزت، "آدمی نے کہا، اس کی آواز میں ایک طے شدہ یقین تھا، "میری ہاں میں تیری ہاں ہو گی، سمجھی؟" ۔لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا، جیسے کوئی پتہ ہوا کے جھونکے سے ہل رہا ہو۔

مجھے لڑکا چاہیے، "آدمی نے مزید کہا، "کوشش کر کہ پہلے ہی لڑکا ہو جائے۔ "لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا، پھر نظریں نیچے کر لیں، جیسے کوئی پرندہ آسمان کی بلندیوں سے زمین کی طرف دیکھ رہا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میری خدمت تیرا فرض ہے،" آدمی نے اپنی بات جاری رکھی،" مجھے خوش کرنا تیری اولین ترجیحات میں سے ایک سمجھ گئی" لڑکی چپ چاپ سنتی رہی، جیسے کوئی دریا کنارے کی خاموشی میں بہتا جارہا ہو۔

یہ گھر اکیلا ہے تو، تو یہ مت سمجھ کہ تیرے گھر والے یہاں آتے جاتے رہیں گے۔ آج آخری اور پہلی بار تو انسے ملی ہے، آج سے تیرا جانا بند۔" لڑکی نے دوبارہ سر ہلایا، جیسے کوئی پھول ہوا کے ساتھ سر ہلا رہا ہو۔

تیرے باپ کو ایک لاکھ دے دیے ہیں، اب تو میری ہے، میری امانت، میری عزت۔ اب جو میں کہوں گا، وہ تو کرے گی۔"۔

وہ بیڈ سے اٹھا اور سوئچ بورڈ کی جانب بڑھا، اس کے ہاتھ نے سوئچ کو نیچے کیا اور کمرے کی روشنی چھن گئی۔ اچانک، زیرو والٹ کے بلب نے جل اٹھا، اور کمرہ لال روشنی میں نہا گیا، جیسے کسی نے رنگوں کی بارش کر دی ہو۔

••○○○ ✹ ✹ ✹ ○○○••

سال ۱۹۹۸

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سالوں کا سفر جاری رہا، اور وقت نے اپنی رفتار سے ۱۹۹۴ کو ۱۹۹۵ میں بدل دیا، پھر ۱۹۹۶ آیا اور نئے سال کی دہلیز پر قدم رکھا۔ نیلوفر کی زندگی میں بھی موسم بدلتے رہے، ۱۹۹۶ میں وہ ماں بننے کی امید لیے بیٹھی تھی، لیکن قدرت کے فیصلے کچھ اور تھے، اور بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی دنیا سے چلا گیا۔ وقت نے ایک وقفہ لیا، اور پھر ۱۹۹۷ کی صبح نے اپنی روشنی سے پورے محلے کو منور کر دیا۔

، آسمان پر بجلی کی تاریں بے ترتیبی سے لٹکی ہوئی تھیں، جیسے کسی نے وقت کو روک دیا ہو۔ نیلوفر سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس، سر پر ڈوپٹہ سجائے، باہر کھڑی، ایک عورت سے گفتگو میں مصروف ، تھی وہ خود دہلیز پر کھڑی تھی۔ اس کے ڈوپٹے کا آخری پلو دو انگلیوں میں پھنسا ہوا چہرے پر تھا جیسے کوئی پردہ اٹھا کر راز کی بات کر رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

بچوں کی کھیل کود کی آوازیں گلی میں گونج رہی تھیں، جب مقصود صاحب اپنی پھٹپھٹی سکوٹی پر آتے نظر آئے۔ سکوٹی کے ہینڈل پر شاپر لٹک رہے تھے، جیسے کوئی جھولا جھول رہا ہو۔ مقصود کی نظر جب نیلوفر پر پڑی، تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ نیلوفر نے مقصود کو دیکھا اور جھجھکتے ہوئے کچھ کہا، جس پر وہ عورت چل دی۔ نیلوفر کا پیٹ باہر کو تھا، ایک بار پھر وہ حاملہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکوٹی گیٹ کے پاس آکر رکی، مقصود نے گیٹ کھولا اور سکوٹی اندر لے گئے۔ اتر کر انہوں نے نیلوفر سے پوچھا، "کیا کہہ رہی تھی یہ عورت؟" نیلوفر کی آواز میں ڈر تھا، "جی وہ..." مقصود نے کہا، "ڈر کیوں رہی ہے؟ بول۔۔۔ کیا میں نے تجھے کبھی مارا ہے؟ بس اتنا کہا ہے کہ جب میں گھر نہ ہوں تو دروازہ مت کھولا کر۔ چور بھی آسکتے ہیں، تجھے پنڈی کے حالات کا نہیں پتا۔" مقصود کے لہجے میں سختی تھی، لیکن ان کی بات میں فکر بھی تھی۔ اگر ان کا لہجہ نرم ہوتا، تو شاید ان کی بات زیادہ قابل قبول ہوتی۔

نیلوفر نے مقصود کی بات پر سر ہلایا اور وہ تیزی سے شاپر ہینڈل سے اتار کر اوپر کی جانب بڑھ گئے۔ نیلوفر بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دی۔ "تو جا کر آرام کر، میں تیرے لیے یخنی تیار کر رہا ہوں۔ ویسے بھی زچگی کے دن قریب ہیں، زیادہ سیڑھیاں مت اترا چڑھا کر،" مقصود نے نرمی سے کہا۔ نیلوفر نے ان کی بات پر عمل کرتے ہوئے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی، نیلوفر نے بیڈ پر بیٹھ کر ایک گہری سانس لی اور مسکرائی۔ اس نے اپنے گول مٹول پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دل سے ایک دعا نکالی، "بیٹا ہو نا، خدایا۔" اس کی آواز میں ایک التجا تھی، جیسے وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے کچھ مانگ رہی ہو۔

■■■■

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کی گہرائی میں، چھوٹے کمرے کی فضا امید و توقع سے بھری ہوئی تھی۔ مقصود باہر بے چینی سے چکر کاٹ رہے تھے، ان کا دل گھڑی کی ٹک ٹک کی گونج میں دھڑک رہا تھا، ہر لمحہ پچھلے سے زیادہ طویل محسوس ہوتا تھا۔ اندر، دائی ماں کے تجربہ کار ہاتھوں نے نیلوفر کی مدد کی، جو درد کی شدت سے کراہ رہی تھیں۔

کمرے کے اندر کی کشمکش اور باہر کی بے قراری کے درمیان، ایک گہری خاموشی تھی، جو صرف نیلوفر کی درد بھری سسکیوں سے ٹوٹتی تھی۔ دائی ماں نے دروازہ بند کر دیا تھا، اور مقصود کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ اچانک، ایک زوردار چیخ نے فضا کو چیر دیا، اور پھر ایک ننھی کلکاری کی آواز نے مقصود کے دل کو چھو لیا۔ ان کا دل دھڑکنا شروع ہو گیا، اور کچھ دیر بعد دائی ماں کمرے سے باہر آئیں۔

www.novelsclubb.com

مقصود نے دائی ماں کی طرف دیکھا، ان کی آنکھوں میں سوال تھا۔ دائی ماں نے ان کے قریب آ کر ایک چھوٹی سی، کپڑے میں لپٹی ہوئی، ننھی جان ان کی باہوں میں دے دی۔ نومولود کا لال چہرہ، جو ابھی زندگی کی پہلی سانس لے رہا تھا، مقصود کے دل کو گرما گیا۔ انسان بہت کچھ سوچتا ہے، مگر ضروری نہیں کہ جو وہ سوچے وہی ہو۔

جب دائی ماں نے مسکرا کر کہا، ''مبارک ہو، بیٹی ہوئی ہے...'' مقصود کی مسکراہٹ اچانک ختم ہو گئی، جیسے کسی نے ان کے دل کو زخمی کر دیا ہو۔ ان کے چہرے کی خوشی گم ہو گئی، اور ان کی آنکھوں میں افسردگی کے سائے نمودار ہو گئے۔ ان کے دل میں ایک گہرا درد اٹھا، جیسے کسی نے ان کے گردے چرا لیے ہوں یا ان کے پھیپھڑوں میں پتھری ہو گئی ہو۔ ان کی سانسیں بھاری ہو گئیں، اور وہ اپنی نئی پیدا ہوئی بیٹی کو دیکھتے ہوئے، ایک گہری سوچ میں ڈوب گئے۔۔

••••ΔΔ••••

سال ۱۹۹۸

سال کی وہی سرد رات تھی، جب نیلوفر کی چیخوں نے خاموشی کو توڑ دیا۔ ۱۹۹۷ کی یادیں ابھی تازہ تھیں، جب انہوں نے اپنی پہلی بیٹی کو جنم دیا تھا، اور اب ۱۹۹۸ کی دہلیز پر، وہ دوبارہ اسی درد سے گزر رہی تھیں۔ مقصود، جو اپنی بڑی بیٹی کو گود میں لیے کمرے کے باہر بے چینی سے چکر کاٹ رہے تھے، ان کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔

کمرے سے نیلوفر کی درد بھری چیخوں کی آواز آئی، اور مقصود کے کانوں میں گونج اٹھی۔ ان کی سانسیں رک گئیں، اور دل دھڑک اٹھا۔ ان کی آنکھیں بند تھیں، اور وہ خدا سے دعا کر رہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے۔ پھر اچانک، نوزائیدہ کی کلکاری کی آواز نے فضا کو چیر دیا، اور مقصود کی دعائیں ایک لمحے کے لیے رک گئیں۔

دائی ماں نے کچھ وقت بعد دروازہ کھولا اور باہر آئیں۔ اب بچی ماں کے ساتھ تھی نہ کہ دائی کے پاس، مقصود نے دائی ماں سے پوچھا، "کیا بنا؟" دائی ماں نے شانے اچکائے اور کہا، "ماشاءاللہ دوبارہ بیٹی ہوئی ہے۔" مقصود کا دل پھٹ گیا، ان کی سانسیں رک گئیں، اور چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ انہوں نے اپنی پہلی بیٹی کو نیچے اتارا اور ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے، جیسے ان کی دنیا ان کے سامنے ہی ختم ہو رہی ہو۔

...°°ΔΔΔ°°...

۱۹۹۹

www.novelsclubb.com

وقت کی رفتار نے ایک بار پھر سال کا چکر مکمل کیا، اور ۱۹۹۸ کی یادیں ۱۹۹۹ کے سفر میں بدل گئیں۔ نیلوفر کی زندگی میں وہی لمحہ دوبارہ آیا، جیسے قدرت نے ان کی تقدیر میں ہر سال کے اسی موسم میں ماں بننے کی لکیر کھینچ دی ہو۔ ان کے گھر میں خوشیوں کی گونج ایک بار پھر سنائی دینے لگی، جیسے کوئی مشین ہر سال بچے کی آمد کا اعلان کر دیتی ہو، یا انٹرنیٹ سے بچے کی فائل ڈاؤنلوڈ ہو جاتی ہو۔

کمرے کے اندر سے وہی درد بھری آوازیں آرہی تھیں، اور مقصود، جواب ایک نہیں بلکہ دو ننھی بیٹیوں کو گود میں اٹھائے تھے، بے چینی سے کمرے کے باہر چکر لگا رہے تھے۔ وقت کے ساتھ صرف یہی ایک چیز بدلی تھی، باقی سب کچھ ویسا ہی تھا، صرف سال بدلا تھا اور اب گود میں ایک کی بجائے دو بیٹیاں تھیں۔

اچانک، کمرے سے ایک چیخ کی آواز گونجی، اور پھر بچے کی کلکاری کی آواز نے فضا کو چیر دیا۔ مقصود کا دل دوبارہ رکتے محسوس ہوا، انہوں نے بچیوں کو نیچے اتارا اور بے صبری سے دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا، اور دائی ماں باہر آئیں۔ مقصود نے ان کی جانب قدم بڑھایا۔

دائی ماں نے انہیں دیکھ کر کہا، "بیٹیاں تیری قسمت میں ایسے ہیں جیسے انسان کی قسمت میں موت۔" ان کی آواز میں ایک چھپی ہوئی مسکراہٹ تھی۔ مقصود نے سر پر ہاتھ مارا اور گردن جھکا لی۔ دائی ماں نے سر ہلایا اور دوبارہ کمرے میں چل دیں۔ مقصود وہیں کھڑے رہ گئے، ان کی آنکھوں میں ایک گہری اداسی اور دل میں بے شمار سوالات لیے۔

•••••∆∆∆•••••

سال ۲۰۰۰

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے ہر بہار میں پھول کھلتے ہیں، ویسے ہی نیلوفر کی زندگی میں ہر سال ایک نئ کونپل پھوٹتی تھی۔ سال ۱۹۹۹ سے ۲۰۰۰ کی آمد آمد تھی، اور وقت کے ساتھ جہاں بہت کچھ بدلا، وہاں نیلوفر کی قسمت نہ بدلی۔ اب ان کی دو بیٹیاں، جو پہلے سے ہی تھیں، صوفے پر بیٹھی دعا کر رہی تھیں کہ اس بار بھائی کی کلکاری گونجے۔ یہ وہی دعا تھی جو ان کے باپ نے انہیں سکھائی تھی۔

مقصود، جو اپنی تیسری بیٹی کو گود میں اٹھائے چکر لگا رہے تھے، نے سوچا کہ اللہ بچوں کی دعائیں سنتا ہے۔ بیٹیاں دعائیں کرتی رہیں، اور دعائیں ہوتی رہیں۔ اچانک، بچے کی کلکاری کی آواز نے فضا کو چیر دیا، لیکن اس بار کچھ مختلف تھا۔ مقصود کو کچھ کھٹکا، وہ چونکے اور دروازے کی جانب پلٹے۔

دائی ماں نے کچھ دیر بعد دروازہ کھولا اور باہر آئیں، ان کا چہرہ اترا ہوا تھا، نومولود کو جھولی میں اٹھائے۔ مقصود نے قدم بڑھایا اور پوچھا، ''کیا ہوا، وہ آواز کیوں نہیں آئی؟''۔

دائی ماں نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا، ''پھر بیٹی ہوئی ہے۔ تمہارے خاندان کے درخت ، پر ہمیشہ بیٹیوں کے پھول ہی کھلتے رہے ہیں۔ آج بھی وہی ہوا، بیٹی کا پھول کھلا، لیکن افسوس خزاں نے نیلوفر کو اپنے ساتھ لے لیا اور وہ پھول مرجھا گیا۔''۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مقصود کا چہرہ زرد پڑ گیا، آنکھیں پھیل گئیں، اور منہ کھل کر رہ گیا۔ان کے دل میں ایک گہرا صدمہ اترا، اور وہ لمحہ بھر کو ساکت ہو گئے۔ان کی بیٹیوں کی دعائیں، جو ابھی تک گونج رہی تھیں، اچانک خاموش ہو گئیں۔!!!!!۔۔۔۔

••••••••••✵••••••••••

کمرے کی چھت سے نظر اٹھائیں تو آسمان کی لا محدود وسعتیں نظر آتی ہیں۔نیلے اندھیرے کی چادر پھیلی ہوئی، جس میں ستاروں کی جھلملاہٹ نے روشنی کی لکیریں کھینچ دی ہیں۔پھر وہ روشنی اندھیرے میں بدلتی ہے، اور اندھیرا روشنی میں۔تاروں کی چمک دمک میں کوے کی پرواز نے ایک سایہ سا بنا دیا۔

وقت کی رفتار سے سال گزرتے گئے، ۲۰۰۰ سے ۲۰۲۴ تک کا سفر ایک پل میں طے ہو گیا۔ راولپنڈی کے امر پورہ محلہ سلطان کے کھوہ کے قریب۔۔ان گلیوں میں وقت کی گردش نے اپنی داستانیں بکھیر دیں۔جہاں کبھی بچپن کی کلکاریاں گونجتی تھیں، وہاں اب جوانی کے قدم رکھ چکی تھیں۔

لڑکیاں، جو کبھی معصوم سی کھیلتی تھیں، اب جوان ہو چکی تھیں۔کہتے ہیں جب لڑکیاں جوان ہوتی ہیں تو باپ کا دل اضطراب سے بھر جاتا ہے۔مقصود کے دل میں بھی وہی اضطراب تھا، جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر باپ کے دل میں ہوتا ہے۔ان کی بیٹیاں، جو کبھی ان کی انگلی پکڑ کر چلتی تھیں، اب خود اپنے راستے تلاش کر رہی تھیں۔

آسمان پر سورج کا غروب ہوتا ہے اور چاند نکلتا ہے، پھر چاند ڈوبتا ہے اور سورج کی روشنی پھر سے زمین کو منور کرتی ہے۔وقت کی اس تبدیلی میں، مقصود کی بیٹیوں کی زندگی میں بھی بہت کچھ بدل چکا تھا۔ان کی آنکھوں میں اب بھی وہی خواب تھے، لیکن اب وہ خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی جدوجہد میں تھیں۔

لڑکیاں ہوئیں جوان مقصود کا شروع ہوا اضطراب

پاکستان کے پرائیوٹ سکولوں کی حقیقت ایک تلخ موت کی حقیقت کی طرح ہے، جہاں ٹیچرز کی ، محنت اور علم کی قدر نہیں کی جاتی۔ان سکولوں میں ٹیچرز کو معمولی تنخواہوں پر رکھا جاتا ہے جیسے پانچ ہزار روپے ماہانہ، اور پھر ان سے ایسے کام کروائے جاتے ہیں جو ان کی تنخواہ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ٹیچر کی زندگی میں دن کا آغاز ہی اس خیال سے ہوتا ہے کہ آج کس طرح کی چھوٹی باتوں پر ان کی تنخواہ کاٹ لی جائے گی۔ کبھی دیر سے آنے پر، کبھی کسی بچے کے فیل ہونے پر۔ ان سکولوں میں ٹیچرز کو ایک غلام کی طرح دیکھا جاتا ہے، جن سے بغیر کسی اضافی معاوضے کے آرٹ اینڈ کرافٹ، پیپر رائیٹنگ، دوسرے ٹیچرز کی جگہ کلاسز لینا، اور ہزاروں کاپیاں چیک کروانا جیسے کام کروائے جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ بعض سکول اپنے ٹیچرز کی ڈگریاں بھی اپنے پاس رکھ لیتے ہیں تاکہ وہ کہیں اور نوکری نہ کر سکیں۔ اگر کوئی ٹیچر سکول چھوڑنے کی جرات کرے تو اس کی ڈگری واپس نہیں کی جاتی۔ اس طرح کے ماحول میں ٹیچرز کی حالت ایک ایسے شخص کی طرح ہوتی ہے جو اپنے حقوق سے محروم ہو۔

یہ تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کے پرائیوٹ سکولوں میں ٹیچرز کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے، وہ گورمنٹ سکولوں کے ٹیچرز کے ساتھ نہیں کیا جاتا، حالانکہ گورمنٹ سکولوں کے ٹیچرز کو کہیں زیادہ تنخواہ دی جاتی ہے یہ صورتحال نہ صرف ٹیچرز کے لیے بلکہ تعلیمی معیار کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔

--

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسلام آباد کے ایک معروف سکول 'اینجل لیگ' میں دوپہر کے وقت کا منظر تھا، جب چھٹی کی گھنٹی بجی تو خدیجہ اپنی ساتھی ٹیچرز کے ہمراہ باہر نکل رہی تھیں۔ اچانک پیچھے سے وائس پرنسپل کی آواز آئی، ''میڈم خدیجہ!'' خدیجہ، جو عبایا میں ملبوس تھیں اور جن کا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا تھا، مڑیں اور پوچھا، ''جی؟'' وائس پرنسپل نے کہا، ''سر نے آپ کو میٹنگ کے لیے بلایا ہے آپ کو کتاب مکمل کیے بغیر جانے کی اجازت نہیں ہے۔''

خدیجہ کی آواز میں غصہ صاف محسوس ہو رہا تھا، ''کون سی کتاب؟ آپ نے سردیوں میں مجھے ایک کمرے میں بغیر ہیٹر کے بیٹھنے پر مجبور کیا، میں بیمار ہو گئی۔ میں کس چیز کی کتاب لکھوں؟ چلیں، میں کتاب لکھ لیتی ہوں، لیکن پہلے میری تنخواہ تو دیں جو آپ نے تین مہینے سے نہیں دی۔ میں نے بغیر پیسوں کے کام کیا ہے، اضافی کلاسز لی ہیں، دوسرے ٹیچرز کے کام کیے ہیں۔ کتابیں لکھنا انکا کور بنانا ایڈمن کا کام ہے، ٹیچرز کا نہیں۔''

وائس پرنسپل نے جواب دیا، ''آپ اپنی ڈگری جمع کروا دیں، ہم آپ کی تنخواہ دے دیں گے۔'' خدیجہ نے جواب دیا، ''آپ نے خود کہا تھا کہ یہاں کچھ ٹیچرز نے جعلی ڈگریاں جمع کروائی ہیں۔ ٹیچرز سے ان کی ڈگری لینا کوئی قاعدہ نہیں ہے، یہ غلط ہے۔'' وائس پرنسپل نے کہا، ''اگر آپ کو اتنی مشکل ہے تو آپ سکول چھوڑ سکتی ہیں۔''

www.novelsclubb.com

آس پاس کھڑی دیگر ٹیچرز اس تلخ مکالمے کو دیکھ رہی تھیں، لیکن ان کے لیے یہ معمول کی بات تھی کیونکہ انہیں ان کی تنخواہیں مل رہی تھیں۔اس سکول میں، جیسا کہ پرائیویٹ سکولوں کی عمومی صورتحال ہے، سیاستدانوں سے زیادہ سیاست ہوتی تھی۔خدیجہ نے سر اثبات میں ہلایا اور کہا، ''صبر کیجیے، میں آپ کو بتاتی ہوں۔'' اور پھر وہ تیز قدموں سے باہر چل دیں، جبکہ وائس پرنسپل انہیں پیچھے سے دیکھتا رہا۔

--

سردی کی دھوپ میں، نرم گھانس پر، ماہ بیٹھی تھی۔چاند جیسی روشن اور خوبصورت، سورج کی کرنیں اس پر پڑ رہی تھیں، جیسے وہ خود ایک چھوٹا سورج ہو۔ہر طرف سردی کا احساس تھا،لوگ ،سویٹر پہنے، دھوپ کی گرمی کو محسوس کر رہے تھے۔درختوں کی شاخیں بغیر پتوں کے تھیں اور زمین پر بچھی گھانس بھی خشک نظر آرہی تھی۔

ماہ کے سامنے کچھ طالب علم پڑھائی میں مگن تھے، کچھ شور مچا رہے تھے،اور کچھ اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ماہ اپنے دوستوں کے ساتھ تھی، جن میں دو اور لڑکیاں تھیں اسکے علاوہ اور تین لڑکے شامل تھے۔ان کی باتوں کا سلسلہ جاری تھا جب ایک لڑکے نے کہا، ''مجھے امپریس کرنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مشکل ہے۔"اس کے لہجے میں مذاق کی جھلک تھی،اسے محسوس ہوا، گویا ماہ اس کے لئے تیار ہوئی تھی۔ حالانکہ حقیقت میں،وہ کلاس کی دیگر لڑکیوں کو حیران کرنے کے لئے سجی تھی۔

ماہ نے مہندی رنگ کا فراک پہن رکھا تھا، جس کے نیچے سفید رنگ کی ٹائٹس تھیں۔اس کے کھلے ہوئے سیاہ بال ہوا میں لہرا رہے تھے،اور پاؤں میں اس نے سفید جو گرز پہن رکھے تھے۔ ،اس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ اپنے انداز سے خوش ہے۔اس نے آنکھیں گھما کر کہا

میرا ذوق اتنا بھی گندا نہیں ہے۔""۔

اچانک،ماہ کے موبائل کی بیل بجی،اور اس نے فوراً اپنا بیگ کھول کر موبائل نکالا۔اس کی انگلیاں سکرین پر تیزی سے چلنے لگیں، جیسے کوئی اہم پیغام کا جواب دینے کے لئے بے تاب ہو۔

اسلام آباد کی ایک پر سکون لائبریری میں، نبرا کی موجودگی ایک خاموشی کا عنصر تھی۔وہ سی ایس ایس کی تیاری میں مصروف تھی،اس کی شلوار قمیض کی سادگی اور سر پر باندھے حجاب نے اسے ایک وقار بخشا تھا۔اس کے گرد لمبی چادر نے اس کی شخصیت کو مزید سنجیدگی دی تھی۔ لائبریری کی فضا میں کتابوں کی الماریوں کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی، جبکہ دو دیگر لڑکیاں بھی اپنی اپنی کتابوں میں غرق تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک لمحے میں، خاموشی کو موبائل کی وائبریشن نے توڑا۔ نبرا نے اپنے اطراف کی خاموشی کا احترام کرتے ہوئے، تیزی سے موبائل اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

دوسری طرف، آیا جس کا نام آیت سے نکلا تھا فورن آفس کے ایک روشن اور کشادہ کمرے میں تھی، جہاں اس کے اطراف میں دیگر انٹرنی بھی موجود تھے۔ اس کا عبایا اور چہرے کا نقاب اس کی پیشہ ورانہ شخصیت کو نمایاں کر رہا تھا۔ کمرے کی دیوار پر لگے بڑے شیشے سے دھوپ کی روشنی اندر آ رہی تھی، جس سے کمرہ روشن اور گرم تھا۔ آیا ایک گول میز کے گرد لگی کرسی پر بیٹھی تھی، اس کی توجہ اپنے لیپ ٹاپ پر مرکوز تھی، جب اس کا موبائل بج اٹھا۔ اس نے فوراً موبائل کی طرف دیکھا، شاید کوئی اہم پیغام یا کال کا انتظار تھا۔

ماہ کی رفتار میں ایک طوفانی جوش تھا، جیسے وہ کسی نامعلوم خطرے سے بچنے کے لئے دوڑ رہی ہو۔ اس کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے، اور اس کی آنکھوں میں ایک تیزی تھی جو اس کے ارادے کو ظاہر کر رہی تھی۔ پارکنگ میں پہنچ کر، اس نے بائیک کی چابی گھمائی، ہیلمیٹ پہنا، اور بائیک کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

www.novelsclubb.com

نبرا نے بھی اپنی چادر کو سیدھا کیا، ہیلمیٹ کو سر پر جمایا، اور اپنی بائیک کو روانہ کیا۔ اس کی چادر ہوا میں پھڑ پھڑا رہی تھی، جیسے کوئی پرچم جو جنگ کے لئے تیار ہو۔

آیا نے بھی اپنے عبایا کو ایڈجسٹ کیا، سکوٹی کو اسٹارٹ کیا، اور اسے تیزی سے آگے بڑھایا۔ اس کے انداز میں ایک سنجیدگی تھی، جیسے وہ کسی اہم مشن پر ہو۔ اس کا نقاب ہوا میں پھڑ پھڑا رہا تھا جیسے کوئی پرندہ اپنے پروں کو پھیلا کر اڑان بھرنے کو ہو۔

اسلام آباد اینجل لیگ کی طرف جانے والی سڑک پر، تینوں بہنیں ایک ساتھ تھیں، ان کی سواریاں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھیں۔ ان کے اطراف میں گاڑیاں تھیں، اور خوبصورت سڑک کے دونوں طرف درختوں کی قطاریں تھیں۔ سورج کی روشنی ان کے راستے کو منور کر رہی تھی، جیسے وہ ان کے سفر کا گواہ ہو۔

ان کی رفتار میں ایک غضب تھا، ایک کرختگی جو ان کے انداز میں نمایاں تھی۔ ان کی بائیکس کی آواز سڑک پر گونج رہی تھی، اور ان کی سواریوں کی رفتار نے ایک تھرل کا احساس دلایا، جیسے وہ کسی انجان مقصد کی طرف بڑھ رہی ہوں۔

دھوپ کی چمک میں، ان کی سواریوں کی چمک بھی بڑھ رہی تھی، اور ان کے اطراف کی گاڑیاں ان کی رفتار کو دیکھ کر حیران تھیں۔ ان کی تیزی اور ان کے انداز میں ایک ایسا جوش تھا جو ان کے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ارادے کو ظاہر کر رہا تھا۔ان کی سواریوں کی رفتار نے اسلام آباد کی سڑکوں پر ایک نیا رنگ بھر دیا تھا۔

°•••✧•••°

سڑک کے کنارے، گھروں کی ایک قطار کھڑی تھی، جہاں سے ایک کشادہ راستہ ایک بڑے گھر کی طرف جاتا تھا، جسے اب ایک سکول میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔اس گھر کے اوپر ایک بورڈ آویزاں تھا جس پر لکھا تھا "Angel League School – Brighten the Future of Your Kids"، جو ایک پرامید پیغام دے رہا تھا۔

تینوں بہنوں نے اپنی بائیکز کو پارکنگ ایریا میں روکا۔ان کے ارد گرد کے درختوں کی شاخیں ایسے لرز رہی تھیں جیسے کوئی زلزلہ آرہا ہو یا قیامت کی دستک ہو۔انہوں نے اپنے ہیلمیٹ اتارے اور بائیک کے پیچھے لگے لوہے کے ڈنڈوں کو باہر کھینچا، جن کی زمین پر رگڑ سے چنگارتی آوازیں نکل رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب وہ سکول کی دیوار کے پاس پہنچیں، تو انہوں نے خدیجہ کو کھڑا پایا۔ نبرا نے پوچھا، ''کیا ہوا ہے بتاؤ؟'' خدیجہ نے جواب دیا، ''یار یہ لوگ مجھ سے فضول کا کام کرواتے رہتے ہیں۔ کونسی ٹیچر کتاب لکھتی ہے، کونسی ٹیچر کور بناتی ہے؟ میں ان کی ایکسٹرا کلاسز بھی لوں، ان کے پیپر بھی لکھوں، آرٹ اینڈ کرافٹ کا کام بھی کروں، اوپر سے تین مہینے ہو گئے ہیں، انہوں نے میری تنخواہ نہیں دی۔ اب مجھے کہہ رہے ہیں میں ان کی کتاب لکھوں، پھر کتاب کا کور بناؤں۔''

خدیجہ نے اپنے بائیک کے پیچھے سے ڈنڈا نکالا اور کہا، ''اب کتاب تو لکھی جائے گی، نام ہوگا دختران مقصود سے پنگا نہیں ہے چنگا'۔''

چاروں بہنیں ایک ادا سے چلنے لگیں، جیسے کوئی گینگسٹر فلم کے منظر میں ہوں۔ ان کے لوہے کے ڈنڈے زمین پر لگتے ہوئے دھاتی آواز پیدا کر رہے تھے۔ ماہ کے بال ہوا میں لہرا رہے تھے، خدیجہ اور آپا کے عبایا نیچے سے پھڑ پھڑا رہے تھے، اور نقاب کا کپڑا بھی ہوا میں ہل رہا تھا۔ نبرا نے اپنی چادر کو ہوا میں اڑایا اور اپنے جسم کو اس سے ڈھکا، پھر ایک فلپ کے ساتھ اس نے چادر کو دائیں سے بائیں کندھے پر مارا۔

ان کے قدموں کی چاپ سے سڑک پر ایک مخصوص ردھم بن رہا تھا، جیسے وہ کسی مشن پر ہوں۔ ان کی چال میں ایک مقصدیت تھی، اور ان کے ارد گرد کا ماحول ان کے عزم کو عکس کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سڑک کے دونوں طرف کھڑے درختوں کی شاخیں ان کی چال کے ساتھ لرز رہی تھیں، اور سورج کی روشنی ان کے چہروں پر پڑ رہی تھی، جیسے وہ ان کے حوصلے کو سلام کر رہی ہو۔

سکول کے باہر کی کرسی پر بیٹھے سیکیورٹی گارڈ کی آنکھیں چونک اٹھیں جب اس نے ان چاروں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ اس کی بھوری آنکھوں میں حیرت کی جھلک تھی، اور وہ انہیں گہری نظر سے دیکھ رہا تھا۔

کیا کام ہے؟" اس نے اپنی گہری آواز میں پوچھا، جس میں ایک معمولی سی سختی تھی۔

تباہی!" نبرا نے جواب دیا، اس کے لہجے میں ایک شرارتی مسکان تھی۔

سیکیورٹی گارڈ کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں، "جی؟" اس نے حیرانی سے کہا۔

ماہ نے اپنے خوراٹ انداز میں کہا، "ابے اوو، سمندر میں ڈوبی ہوئی آبدوز زیادہ ہیں ہونہ کر، چل ہٹ!" اس کی آنکھوں میں شرارت تھی، اور اس کے ہاتھوں کی حرکت میں ایک بے پروائی۔

آیا نے معصومیت سے کہا، "ماہ، تمیز سے بات کرو۔" اس کی آواز میں نرمی تھی، اور اس کے انداز میں ایک معصومیت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا، ''ایک تو یہ کمبخت تنو کی چھوٹی بہن جو بھی کر لے، تجھے کام نہیں ملے گا ڈرامے میں۔'' اس کے چہرے پر ایک تفریحی تاثر تھا۔

آپا کو کمبخت تنو اس لئے کہا جاتا تھا کیونکہ وہ معصوم سی تھی، اور کمبخت تنو ایک ڈرامہ تھا جس کی مین لیڈ معصوم، مظلوم بیچاری تھی۔ بس اس کے نام پر اسے کمبخت تنو یا انڈین سیریز کی کریکٹر گوپی وائو کہا جاتا تھا۔

خدیجہ نے کہا، ''گوپی وائو، چپ کر جا، بہت تپی ہوئی ہوں میں۔'' اس کی آواز میں ایک تھکاوٹ تھی، اور اس کے چہرے پر ایک بے زاری کا تاثر تھا۔

گارڈ انکو دیکھتا رہا، اس کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔ جب وہ اندر گئی، وہ کچھ بولنے لگا، لیکن ماہ نے اسے ایک گھور کر دیکھا کہ وہ اپنی جگہ پر چپ کر کے بیٹھ گیا۔ ان چاروں نے گیٹ کو پھیلانگا اور سیدھی جانے لگے۔

سامنے سکول کا ماحول پھیلا تھا، سکول جو خالی تھا بس وائس پرنسپل یا کچھ ایڈمن کے لوگ تھے یا پرنسپل۔ ان چاروں بہنوں کے چہرے پر سنجیدگی تھی، اور ان کی چال میں ایک اتھارٹی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرنسپل کا کمرہ بڑا اور کشادہ تھا، عقب میں بڑی سی گلاس کی کھڑکی تھی جس سے گراؤنڈ کا خوبصورت نظارہ نظر آتا تھا، سڑک اور دور سرینا ہوٹل کی تیر چھی عمارت کا کچھ حصہ بھی دکھائی دیتا تھا۔ کمرے کی چھت لکڑی کی تھی جس سے ایک فانوس نیچے لٹک رہا تھا، فرش پر بھی لکڑی کا کام تھا۔ اطراف میں قیمتی ڈیکوریشن کی چیزیں تھیں، جیسے لیمپ، الماری، کمپیوٹر، فریمز، ٹی وی وغیرہ۔ درمیان میں ایک گول میز تھی، جس کے پیچھے ایک کرسی تھی اور سامنے دو کرسیاں تھیں۔ پرنسپل کے سامنے وائس پرنسپل اور ایڈمن کے کچھ لوگ بیٹھے تھے۔

جب دروازہ کھلا، چاروں بہنیں ایک ساتھ داخل ہوئیں، ان کی آمد میں بادلوں کی گرج اور برق کی چمک تھی۔ وہ چاروں ایسے چلیں جیسے طوفان کی رفتار سے، اپنے قدموں کی گونج سے کمرے کی فضا کو چھو لیا۔ ان کی آنکھوں میں وہ شعلہ تھا جو بحر کی گہرائیوں کو بھی روشن کر دے۔

ان کا ہر قدم اعتماد کی مثال تھا، جیسے زمین پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہوئے۔ ان کی چال میں وہ رعب تھا جو سمندر کی لہروں کو بھی قابو کر لے۔ ان کی موجودگی نے کمرے کی ہوا کو بھی تیز کر دیا، جیسے ہر سمت سے آتی ہوا ان کے گرد چکر لگا رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی آنکھوں کی چمک نے کمرے کے ہر کونے کو روشن کر دیا، جیسے سورج کی پہلی کرن نے اندھیرے کو چیر دیا ہو۔ ان کی موجودگی نے کمرے کی سکونت کو بھی چیلنج کر دیا، جیسے کوئی طاقتور بادشاہ اپنی سلطنت میں قدم رکھتا ہو۔

ان کی آمد نے کمرے کی فضا کو بدل دیا، جیسے موسم کی پہلی بارش نے خشک زمین کو تازگی بخش دی ہو۔ ان کی چال میں وہ طاقت تھی جو پہاڑوں کو بھی ہلا سکتی ہے، اور ان کی آنکھوں کی چمک میں وہ جادو تھا جو رات کے اندھیرے کو بھی روشن کر دے۔

پرنسپل نے حیرت سے پوچھا، "یہ کیا طریقہ ہے؟" ماہ نے جواب دیا، "ابے او، گدھے کی کھال سے بنے نکلی انسان!" اس کے بعد وہ پرنسپل کی طرف مخاطب ہوئی، جس کی کلین شیو تھی اور جو اونچا لمبا قد رکھتا تھا۔ وہ یکدم کھڑا ہوا اور حیران ہوا۔

نبرا نے کہا، "سیدھے سے خدیجہ کی تنخواہ دے، چھلے ہوئے آلو۔" پرنسپل نے کہا، "تم جانتی ہو، میں کون ہوں؟" ماہ ٹیبل کے پاس گئی، دائیں بائیں کرسیوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی ٹیبل پر ہاتھ مارا اور پرنسپل سے نظریں ملائیں۔

ابے او، ٹائیٹینک کے ملبے سے ملے ہوئے اونچے لمبے دریائی کھوتے کے مجسمے، میں جانتی ہوں تم کون ہو۔ تمہاری اونچائی اور یہ کلین شیو کسی کو بھی دھوکہ دے سکتی ہے، لیکن میں تمہارے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چال چلن کو اچھی طرح جانتی ہوں۔اب سیدھے سے میری بہن کی تنخواہ دے دو، ورنہ میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔"

وائیس پرنسپل، جو اپنی کرسی پر براجمان تھے، نے دائیں جانب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا، "یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟"ماہ، جو اب تک سیدھی کھڑی تھی، نے وائیس پرنسپل کی طرف دیکھا، جن کا چہرہ گول مٹول اور بھاری تھا، اور کہا، "اے او، انسان کی کھال میں جنگلی سانڈ، یہ وہی طریقہ ہے جو تم جیسے لوگوں کو سمجھ آتا ہے۔اب سیدھا ہو اور خدیجہ کے چالیس ہزار نکال .تاکہ ہم تنخواہ لے سکیں اور شرافت سے چلتے بنیں۔"

پرنسپل، جو اپنی میز کے پیچھے کھڑا تھا، ان کے سامنے آیا۔ماہ نے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ وہ کافی لمبا تھا، اور ان کے سامنے ان کی موجودگی چھوٹی محسوس ہو رہی تھی۔پرنسپل نے اپنے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا، "اپنی بہن کو کہو کہ ہماری کتاب لکھے اور کور بنائے، پیسے دے دیں گے۔"

،خدیجہ، جو نقاب میں تھی، نے آگ بگولا ہو کر جواب دیا، "کیوں بناؤں؟ یہ میرا کام نہیں ہے اور اگر میں نے ایسا کر دیا تو تم کہو گے کہ میں ڈگری بھی جمع کرواؤں۔ بلکل نہیں، ایسا نہیں ہو گا۔"پرنسپل نے مسکراتے ہوئے کہا، "پھر آپ کو پیسے بھی نہیں ملیں گے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خدیجہ کی آنکھیں چھوٹی ہو گئیں، جیسے وہ مسکرا رہی ہو، اور اس نے کہا، "اچھا، مجھے تنخواہ کا مسئلہ بھی نہیں۔ یہ میری انا تھی۔ اب تم دیکھو کہ میں کیا کرتی ہوں۔" کمرے میں موجود ہوا بھاری ہوتی دکھائی دی، بہنوں نے ایک دوسرے سے نظریں ملائیں اور مسکرائیں، جیسے سب کو کچھ کھٹکا ہو۔

پرنسپل نے اپنا سر ایک طنزیہ انداز میں جھٹکا، گویا وہ ان چاروں کی جرات پر مذاق اڑا رہا ہو۔ لیکن یہ مذاق صرف ایک پل کے لیے تھا، کیونکہ اگلے ہی لمحے، کمرے کے پیچھے موجود ایل ای ڈی پر جو وائلڈ لائف کا منظر دکھا رہا تھا، جس میں ایک شیر شکار کو دبوچے ہوئے تھا، اچانک ایک شگاف پڑا۔ سکرین پر پڑنے والی دراڑ سے کرچی کرچی ہو کر گلاس نیچے گرنے لگا، جس سے سب کی سانسیں تھم گئیں۔

www.novelsclubb.com

جب سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا، تو کمبخت تنو عرف گوپی وائو عرف آیا کھڑی تھی، اپنی بازی جیت چکی تھی۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ڈنڈا تھا، جسے اس نے اس مہنگی ڈھائی لاکھ کی ایل ای ڈی پر بے رحمی سے مارا تھا۔ پرنسپل کی آنکھوں میں حیرت کی چمک تھی، جیسے وہ کسی غیر متوقع طوفان کا سامنا کر رہا ہو۔

ایل ای ڈی کی ٹوٹی ہوئی سکرین سے گرتے ہوئے شیشے کی کرچیاں، جیسے برف کے ٹکڑے ہوں جو زمین پر بکھر رہے ہوں، اور تنو کا وہ ایک وار، جیسے کسی بہادر یودھا کی تلوار کا وار ہو، جس نے دشمن کے قلعے کی دیوار کو ریزہ ریزہ کر دیا ہو۔ پرنسپل کی حیرت زدہ نظریں، جیسے کسی بڑے سمندری طوفان کو دیکھ رہی ہوں، جس نے اپنی طاقت سے ساحل کو ہلا کر رکھ دیا ہو۔

آیا کی اس جرات مندانہ حرکت نے کمرے کی فضا کو بدل دیا، جیسے کسی بڑے پہاڑ کی چوٹی سے گرتا ہوا پتھر، جس نے اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو روند ڈالا ہو۔ اس کی طاقتور موجودگی نے کمرے کے ہر کونے کو چھو لیا، جیسے کسی بڑے جنگل کی آگ نے ہر درخت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو۔

ماہ کی جبڑیں بھینچی ہوئی تھیں، اس کی آنکھوں میں طوفان کی سی جلالت تھی۔ جس کرسی پر وائیس پرنسپل بیٹھا تھا، ماہا نے اسے ایسی زوردار لات ماری کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔

پرنسپل، جو ابھی تک اس صورتحال سے چونکا ہوا تھا، ٹیلی فون کی جانب بڑھنے لگا، لیکن نبرا نے، کیبل کی تار کو جھٹکے سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ ٹیلی فون کو اٹھا کر اس نے کانچ کی کھڑکی پر دے مارا جس سے کھڑکی پر دراڑ پڑ گئی اور سرینا کا منظر کریک میں گم ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

توڑ پھوڑ اور تباہی کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں، جیسے کسی زلزلے نے سب کچھ ہلا کر رکھ دیا ہو۔ خدیجہ، جس کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی، نے پرنسپل کی طرف دیکھا اور کہا، "پیسے میری محنت کا پھل تھے، اگر پیسے نہیں تو میرا حق ایسے وصول ہو گا۔" اس نے ساٹھ ہزار کے ٹیبل پر ڈنڈا مارا، جس سے ٹیبل کا کانچ ٹوٹ کر بکھر گیا، جیسے کسی آسمانی بجلی کی چمک نے زمین کو چھو لیا ہو۔ سامنے موجود لیپ ٹاپ پر بھی ڈنڈا مارا گیا، جس سے وہ دو ٹکڑوں میں بٹ گیا، جیسے کسی طوفان نے اپنے راستے میں آنے والی ہر شے کو تہس نہس کر دیا ہو۔

ایڈمین کے تین مرد، جو اب تک کمرے میں موجود تھے، پیچھے ہٹتے ہوئے باہر نکلنے لگے، لیکن خدیجہ نے دروازے کو کونڈی لگا دی اور کہا، "یہاں سے کوئی باہر نہیں جائے گا، اگر کوئی جائے گا تو وہ تمہارے زرد چہرے اور کانپتے وجود ہوں گے۔ تم نے خدیجہ سے پنگا لیا ہے۔" ان کی آواز میں اتنی طاقت تھی کہ وہ تینوں یکدم ڈر کر پیچھے ہٹ گئے، جیسے کسی بڑے آتش فشاں کے پھٹنے کی دھمکی سن لی ہو۔

ماہ، نبرا، خدیجہ، اور آیا، چاروں بہنیں ایک دوسرے کے لیے طاقت کا سرچشمہ تھیں، جیسے چاروں سمتوں سے آنے والی ہواؤں کا اتحاد، جو کسی بھی رکاوٹ کو پار کر سکتا ہے۔ ان کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موجودگی نے کمرے کی فضا کو ایک جنگ کے میدان میں تبدیل کر دیا، جہاں ہر طرف سے تباہی کی صدائیں آ رہی تھیں۔

وائیس پرنسپل، جو زمین پر اوندھے منہ گرا تھا، اب خوفزدہ بچے کی طرح کرال کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگا، جیسے کوئی زخمی پرندہ اپنے پروں کو سنبھالتے ہوئے اڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

نبرا نے دوسری طرف قدم بڑھایا اور الماری کو ایسے ٹوڑا جیسے طوفان کی زد میں آئے درخت کی شاخیں ٹوٹ کر بکھر جاتی ہیں۔ کانچ کی بارش نے فضا کو چھلنی کر دیا، کتابیں بکھر گئیں جیسے کسی بڑے زلزلے نے علم کے محل کو ہلا کر رکھ دیا ہو۔

خدیجہ نے اوپر لٹکتے فانوس کو توڑا، جس کا کانچ ایسے نیچے گرا جیسے آسمان سے کانچ کی بارش ہو رہی ہو۔ پرنسپل، جو اب تک ساکت تھا، چونک کر پیچھے ہٹا اور گڑگڑاتے ہوئے بولا، ”رکو، رکو، میں پیسے دیتا ہوں۔“ وہ اپنی ٹیبل کی جانب لڑکھڑاتے ہوئے گیا، چالیس ہزار نکالے اور خدیجہ کو دیے، ”یہ پیسے لو اور یہ بند کرو۔“

خدیجہ کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی، جیسے کسی بڑی جنگ کو جیت لیا ہو۔ اس نے نوٹوں کی گڈی کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھاما، اور ایک لمحے کے لیے وقت جیسے تھم گیا۔ اس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی بہنیں، جو اس کے ارد گرد کھڑی تھیں، ان کی آنکھوں میں بھی وہی عزم اور تصمیم کی جھلک تھی۔

آتش دان کے پاس پہنچ کر، خدیجہ نے ایک نظر شعلوں پر ڈالی، جو بھوکے شیر کی طرح لپک رہے تھے۔ اس نے پیسوں کو آگ کی زبانوں کی طرف بڑھایا، اور جیسے ہی نوٹ آگ کے سمندر میں چھوڑے گئے، وہ لپٹوں میں گھر گئے۔ نوٹوں کی سبزی میں سے نارنجی اور سرخ رنگ کی لپٹیں نکلنے لگیں، جیسے کسی رقص کرتے ہوئے مور کے پر۔

جب خدیجہ نے پیچھے ہٹنا شروع کیا، تو اس کی حرکت میں ایک شان تھی، جیسے کوئی ملکہ اپنے تخت سے اتر رہی ہو۔ اس کی بہنیں، جو اب تک مسکرا رہی تھیں، ان کی مسکراہٹ میں ایک گہری معنویت تھی، جیسے وہ جانتی ہوں کہ ان کی بہن نے صرف پیسے نہیں، بلکہ ایک بڑے اصول کی بھی قیمت چکائی ہے۔

خدیجہ کی آواز میں جب وہ بولی، تو اس میں ایک وقار تھا، جیسے کوئی بڑی دانائی کی بات کہہ رہی ہو۔ اس کے الفاظ نے کمرے کی فضا کو بدل دیا، جیسے کسی بڑے طوفان کے بعد کی خاموشی میں بھی اس کی گونج سنائی دے رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

یہ رقم آپ کی نہیں، میری دیانتداری کی کمائی ہے۔میں اسے آپ کی بے حسی کی نذر نہیں کروں گی۔ ٹیچرز کوئی محض ملازم نہیں، بلکہ وہ معمار ہیں جو نسلوں کی تعمیر کرتے ہیں۔ یہ پیشہ صرف پیسے کمانے کاذریعہ نہیں، بلکہ یہ ایک عظیم مشن ہے۔آپ کی دنیا شاید صرف دولت کے گرد گھومتی ہو، لیکن میری دنیا اصولوں، اقدار اور عزت کے گرد گھومتی ہے۔میں خدیجہ ہوں، جو اپنے حق کے لیے کھڑی ہوتی ہے، تو وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ ہر اس شخص کے لیے لڑتی ہے جس کی عزت کو داؤ پر لگایا گیا ہو۔"۔

یہ کہتی وہ بہنوں کے جانب بڑھی، اور چاروں بہنیں اداسے کونڈی کھول کر باہر نکلیں، پیچھے تباہی چھوڑ کر۔ سب اجڑی حالت میں انہیں دیکھتے رہے، اور وہ اداسے چلتی رہیں، جیسے طوفان کے بعد کی خاموشی میں بھی ان کی موجودگی کی گونج سنائی دے رہی ہو۔ان کی روانگی میں ایک تھرل تھا، ایک کارروائی کی سی جلالت تھی، جیسے کوئی فاتح سپاہی میدان جنگ سے واپس لوٹ رہاہو۔

www.novelsclubb.com

جب ماہ نے گیٹ کھولا، تو ایک کے بعد ایک، تمام بائیکس آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئیں۔ ہر بائیک کی آواز گونجتی ہوئی، ایک مدھم سرگوشی کی طرح، ہال کے خاموش ماحول میں رچ بس گئی۔ ماہ نے اپنی بائیک کو بھی اندر کیا، جس کی چابی اس نے نفاست سے اپنے پرس میں رکھی۔

چاروں بہنیں، ایک ساتھ چلتی ہوئیں، ہال کے دروازے کی جانب بڑھیں۔ دروازہ عموماً اس وقت ہی کھلا ہوتا تھا جب گھر میں مہمان آتے تھے، اور آج بھی وہی صورتحال تھی۔ مقصود صاحب کی باتوں کی آوازیں، جو کہ ہال کے اندر سے آ رہی تھیں، نے ان کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

، ہال کے اندر قدم رکھتے ہی، ان کی نظریں سامنے رکھے ہوئے میز پر پڑیں، جہاں کیک، بسکٹس سموسے اور دیگر لوازمات خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔ یہ سب کچھ ایک متوسط طبقے کے گھر کی سادگی اور نفاست کو ظاہر کر رہا تھا۔

جب سب کے چہروں پر تشویش کے آثار نمودار ہوئے، تو سب سے بڑی بہن نبرا نے آنکھیں میچ کر ایک گہری سانس لی۔ یہ اشارہ تھا کہ آج نبرا کا رشتہ بھی آنا تھا۔ تمام بہنوں کی نظریں ملیں، اور انہوں نے اطمینان سے پلکیں جھپکیں، جیسے کہہ رہی ہوں کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

مقصود صاحب نے جب ان کی جانب دیکھا، توان کی نظریں صوفے پر بیٹھی ہوئی ایک عورت پر جم گئیں، جو رشتہ لے کر آئی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، جو کہ ایک سرکاری ملازم تھا۔ مقصود صاحب نے مسکرا کر کہا، ''جی بہن، یہ میری بیٹی نبرا ہے، سب سے بڑی، پھر خدیجہ پھر آیا، میری سب سے اچھی بیٹی، اور آخر میں میری بیٹی ماہ۔''

عورت نے نبرا کو دیکھا، جو کہ سانولی تھی لیکن اس کی خوبصورت موٹی آنکھیں، جن کا رنگ مکمل سیاہ تھا، جیسے رات کا اندھیرا یا سیاہ غلاب، اور گول بھورے لب، پتلی ناک، اس نے خود کو حجاب میں رکھا تھا۔ ''مگر تصویر میں تو سفید لگ رہی تھی،'' عورت نے مسکرا کر جھجھک کر کہا۔

مقصود صاحب نے چہرہ جھکا لیا، جبکہ ماہ نے جواب دیا، ''ویسے آپ کا بیٹا تو تصویر میں کارٹون لگ رہا تھا، اور حقیقت میں بھی ایسی شکل پر تو اس کو کوئی بڑھی ضعیفہ بھی مل جائے تو کرم ہے۔''

عورت چونکی، اور رشتہ والی بھی۔ خدیجہ نے کہا، ''سانولا رنگ تو پھر خوبصورت ہے، اللہ کی تخلیق ہے، مگر جن کے دل کالے ہوں، آپ لوگوں کی طرح، ان کا کیا۔''

، عورت تلملائی، اور مقصود صاحب ان کو دیکھتے رہے۔ ڈر کر عورت نے کہا، ''بھائی صاحب آپ نے تو اتنی تعریف کی تھی بیٹیوں کی۔'' نبرا نے کہا، ''تو کیا تعریف کی تھی ہمارے باپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے ؟"۔ عورت نے کہا، "یہ ہی کہ تمیز دار ہو، معصوم، بات ماننے والی۔" ماہ نے کہا، "بلکل غلط کہا تھا، ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔"۔

عورت نے منہ بنا کر ایک طرف دیکھا اور کہا، "ہم جا رہے ہیں بھائی۔"۔

نبرا نے ہلکی مسکان کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ کیا، "بہتر ہے کہ آپ جلدی سے چلے جائیں، کیونکہ ہم میں ابھی اتنی طاقت نہیں کہ آپ پر لاٹھی چارج کر سکیں۔" مقصود کے چہرے پر حیرت کا اظہار ہوا، "لاٹھی چارج؟" اس کی نظریں دائیں بائیں گھومیں۔

صوفے پر بیٹھا ہوا لڑکا، جو چائے پی رہا تھا، نے پرچی میز پر رکھی اور اپنی ماں کے ساتھ جانے لگا۔ ،اس نے بہنوں کو گھور کر دیکھا، تو نبرا نے کہا، "کیا دیکھ رہے ہو؟ آنکھیں نیچے کرو۔ قسم سے اگر تم میرے گھر میں نہ ہوتے، تو میں تمہیں دکھاتی کہ میں کیا ہوں۔" اس کی آواز میں اتنی طاقت تھی کہ لڑکا کانپ اٹھا

عورت کے چہرے پر ناگواری کا اظہار واضح تھا جب اس نے تلخی سے کہا، "جہنم میں جاؤ۔" لیکن آیا، جسے گھر میں گوپی بہو کے نام سے جانا جاتا تھا، کا جواب اتنا دلچسپ تھا کہ عورت کے پاس کوئی جواب نہ رہا۔ "تو آپ جا رہی ہیں نا اپنے گھر" عورت کی بے چینی بڑھ گئی اور وہ وہاں سے چل دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب نے آپا کی طرف ستائشی نظروں سے دیکھا۔ ''واہ بائی، کیا بات ہے آپ کی!'' آپا نے فخر سے اپنے ہاتھ کو جنبش دی، جیسے کہہ رہی ہو، ''ابھی تمہیں میرے رنگوں کا کیا پتا۔'' اس کی آواز میں ایک خوداعتمادی تھی، جیسے وہ اپنی ذہانت اور چابکدستی پر فخر محسوس کر رہی ہو۔

جب وہ چلے گئے، تو ماہ نے پیچھے جا کر دروازہ بند کیا اور ہال میں واپس آئی۔ ''یہ کیسا رشتہ تھا بابا؟ آپ کو یہ کارٹون ہی ملا تھا؟ یہ ہی وجہ تھی کہ آپ نے ہمیں تصویر نہیں دکھائی تھی اس گلہری کی۔'' بالکل تصویر نہیں دیکھی گئی تھی بس اینٹ کا جواب چٹان سے دیا گیا تھا

مقصود، جو سر جھکائے بیٹھا تھا، نے سر اٹھایا۔ ''نبرا اب ستائس کی ہو گئی ہے، میں اور کیا کر سکتا ہوں؟ مجھے تم سب کی شادی کرنی ہے۔''

نبرا نے جواب دیا، ''ہاں، تو کیا ہوا؟ جو جمایا گند آئے گا، اسے شادی کر دیں گے؟ رشتے والوں کے پاس تو ہمیشہ گند ہوتا ہے، کچھ اچھا نہیں دکھاتے۔'' وہ آرام سے کھڑی ہو کر بولی، ''اور ویسے بھی، مجھے سی ایس ایس کرنے دیں۔ پیسہ اور مرتبہ آیا تو لوگ خود ہی میرے پیچھے مریں گے شادی کے لئے۔''

مقصود نے سر اٹھایا اور ان کو دیکھا۔ ''یہ تمہارا تیسرا چانس ہے سی ایس ایس کا۔ جلدی سے پیپر دو، ورنہ تم جانتی ہو کہ میں کیا کروں گا۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مقصود صاحب کی پیشانی پر بل پڑ گئے جب انہوں نے بیٹیوں کی جانب دیکھا، "یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ لاٹھی چارج کی دھمکیاں؟ کیا معاملہ ہے؟" بہنوں کے چہرے کی رنگت فق ہو گئی حتیٰ کہ نقاب میں جو تھیں ان کی بے چینی بھی صاف ظاہر تھی۔ مقصود صاحب کی نظریں ان پر تشویش سے ٹکی ہوئی تھیں۔

ماہ نے ہلکے سے قدم بڑھاتے ہوئے کہا، "ابا، وہ تو بس انہیں ڈرانے کی بات تھی۔ چھوڑیں اس بات کو، ہم اپنے کمرے میں جا رہی ہیں۔ کھانا آپ ٹیبل پر لگا دیں۔" اس کے بعد، سب بہنیں آہستہ آہستہ کمرے ہال سے کھسک لیں

مقصود صاحب نے ان کے جانے کا منظر دیکھا اور مسکرا دیے، "تم سب کو تو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔" ان کی مسکراہٹ میں ایک باپ کی محبت اور فہم نمایاں تھی۔

www.novelsclubb.com

••••°°°••••∆••••°°°••••

آپ شاید یہ سوچ رہے ہوں کہ مقصود صاحب، جو کبھی اتنے کھڑوس تھے، اچانک اتنے بدل کیسے گئے؟ کیا کوئی جادو کی چھڑی گھوم گئی، یا کیا سورج مغرب سے نکل آیا؟ نہیں، ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ دراصل، شروعات میں مقصود صاحب نے بچیوں پر بہت سختی کی۔ انہیں گھر سے اکیلے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی ایسا ہی ایک دن ہوا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محلے کی گلیوں میں بچوں کی قہقہے بکھرے پڑے تھے، لیکن ماہ کے لیے یہ سب منع تھا۔ایک دن، بھولے بسرے لمحے میں، وہ اپنی دوستوں کے ساتھ باہر کھیلتی پائی گئی۔اسی اثنا میں، مقصود صاحب کی پھٹپھٹی کی آواز سنائی دی، جو آفس سے واپسی پر تھے۔ان کی نظر جب ماہ پر پڑی، توان کے چہرے پر برہمی کی لکیریں نمایاں ہو گئیں۔

گھر پہنچتے ہی، ماہ اور اس کی بہنوں کو جو سرزنش ملی، وہ کسی طوفان سے کم نہ تھی۔ مقصود صاحب نے ایک نہ سنی، اور بہنوں کو تنبیہ کی کہ ماہ کو باہر کیوں جانے دیا۔اس دن کے بعد، ماہ کے لیے کھیل کے میدان سکڑ کر گھر کی چاردیواری تک محدود ہو گئے۔۔۔ یہ کم نہ تھا کہ پڑھائی بھی ان کے لئے ممنوع تھی۔ لیکن بہنوں نے حق کے لئے کھڑے ہو کر لڑائی کی، اور، آہستہ آہستہ مقصود صاحب کا دل بھی پگھلا۔

ان بہنوں کی زندگی میں فلموں کا بھی بڑا کردار تھا۔ وہ فلمیں جو انہوں نے گھر کی چاردیواری میں قید ہو کر دیکھیں، ان کے ذہنوں میں اتنی رچ بس گئیں کہ وہ خود کو حقیقی جنگجو سمجھنے لگیں۔ایک دن، جب ماہ کو محلے کے ایک لڑکے نے سکول میں تنگ کیا، تو ساری بہنیں اس کی مدد کو پہنچ گئیں۔جب مقصود صاحب کو اس واقعے کی خبر ملی، توان کی بیٹیاں اتنی معصوم بن گئیں کہ کوئی بھی دھوکا کھا جاتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وقت کے ساتھ ساتھ، مقصود صاحب کی پریشانیاں بھی بڑھتی گئیں۔ بیٹیوں کی شادی، ان کی حفاظت، اور ان کی آزادی کے بارے میں ان کی فکرمندی بڑھتی گئی۔ لیکن پھر وہ وقت بھی آیا جب سب کچھ بدل گیا۔ ایک وقت جس نے مقصود صاحب کی دنیا کو ہی پلٹ کر رکھ دیا۔

گزشتہ منظر کی بازگشت

کمرہ وسیع و عریض اور خوبصورتی سے آراستہ تھا، جو کہ امر پورے محلے کے برعکس تھا۔ ایک بڑی کھڑکی کمرے کی دیوار پر روشنی کی کرنوں کو اندر دعوت دے رہی تھی، اور اس کھڑکی کے بالکل نیچے ایک شاہانہ کنگ سائز بیڈ موجود تھا، جو چار بہنوں کی مشترکہ ملکیت تھا۔ کمرے کی دیواریں بے بی پنک رنگ سے مزین تھیں، اور چھت سے لٹکتی ہوئی ستاروں کی ایک مالا نیچے کی جانب جھول رہی تھی، جو سورج کی روشنی میں چمکتے ہوئے رنگ برنگے منظر پیش کر رہی تھی۔ بیڈ کے سامنے ایک بڑی الماری تھی، دائیں جانب ایک میز پر کمپیوٹر رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک کرسی، جبکہ بائیں جانب ایک سٹڈی ٹیبل تھی۔

آیا اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی کتابوں میں غرق تھی، جب اچانک نیچے سے کچھ لڑکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ مقصود صاحب کے گھر کے باہر محلے کے کچھ شرارتی لڑکے جمع تھے، جو پانچ کی تعداد میں تھے اور اپنی مضبوط جسامت اور لمبے قد کی وجہ سے نمایاں تھے۔ مقصود صاحب ان سے کچھ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پریشان نظر آرہے تھے اور وہ انکی سکوٹی اور مقصود صاحب کے گرد چکر لگا رہے تھے، جب ایک لڑکے نے ان سے پوچھا، "قرضہ کب واپس کرے گا؟" مقصود صاحب نے کچھ گھبراہٹ میں جواب دیا، "اب حالات کچھ خراب ہیں، میں کچھ کرتا ہوں، میں دے دوں گا۔" ایک دوسرے لڑکے نے کہا، "تو کب سے یہی بات کر رہا ہے۔" مقصود صاحب نے ڈرتے ہوئے کہا، "دے دوں گا، ابھی جاؤ، یہاں تماشہ مت بناؤ۔" گھروں کی بالکونیوں سے لوگ باہر نکل کر دیکھنے لگے۔ آیا، جو کھڑکی سے یہ سب دیکھ رہی تھی، اس کا چہرہ پریشانی اور تجسس کے ملے جلے جذبات سے آڑا ہوا تھا۔

آیا کی سانسیں تیز تھیں، اس کے قدموں کی آواز گونج رہی تھی جب وہ بیڈ سے اٹھ کر باہر کی جانب دوڑی۔ وہ جب باہر پہنچی، تو دیوار پر نصب بڑی ایل ای ڈی کے سامنے اس کی تینوں بہنیں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں، ایک جھگڑے والی فلم میں محو تھیں۔ آیا کے قریب آتے ہی ان کی نظریں ایل ای ڈی سے ہٹ کر اس پر جم گئیں۔ "کیا ہوا، کمبخت تنو؟ تم اتنی ہانپ کیوں رہی ہو؟ سب خیریت ہے؟" نبرا نے پوچھا۔ ماہ نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا، "کھلی آنکھوں سے کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں دیکھ لیا؟" آیا نے زچ ہو کر جواب دیا، "بابا کو باہر لڑکے تنگ کر رہے ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تینوں بہنیں ایک ساتھ کھڑی ہوئیں، اور ہم آواز میں بولیں، ""کیا!!؟"" آیا نے اثبات میں سر ہلایا۔ خدیجہ، جس کی رنگت صاف تھی، لمبے سیاہ بال، چھوٹی بھوری آنکھیں، پتلی ناک، اور گلابی گول ہونٹ، کچھ جسم میں بھاری تھی، وہ بولی، ڈنڈے نکالو، بیٹ نکالو، جو جو ہتھیار ہے وہ نکالو۔ بہت معصومیت کا لبادہ اوڑ لیا۔ چلو، ہمارے باپ کو ہماری ضرورت ہے۔ میرا نقاب لے کر آؤ۔""۔

آیا نے اثبات میں سر ہلایا، جس کی سنہری آنکھیں تھیں، جو اس کو دادی سے وراثت میں ملی تھیں اس کو وٹلگو یعنی برگا تھا۔ اس کے چہرے پر کچھ نشانات تھے، مگر وہ خوبصورت تھی، اس کے سفید بال، سفید ابروئیں، اور سفید پلکیں تھیں۔ بہنیں اٹھیں اور کمرے کی جانب بڑھیں۔ پیچھے ٹی وی پر، ہیرو نے ولن کے منہ پر پنجا مارا، اور دانت باہر کو آ گئے۔

کمرے میں ایک گہری خاموشی چھا گئی، جیسے طوفان سے پہلے کی کمشکل۔ ہر ایک کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں، اور چہرے پر تناؤ کے آثار نمایاں تھے۔ آیا کے ہاتھ مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے، اور اس کی آنکھوں میں فیصلہ کنیت کی جھلک تھی۔ خدیجہ نے اپنے ہونٹوں کو بھینچ لیا، اور نبرا کی آنکھوں میں ایک عزم کی چمک تھی۔ ماہ کے چہرے پر ایک سنجیدگی تھی، جو عموماً اس کے مذاقیہ انداز کے برعکس تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،مقصود صاحب کی حالت دیکھ کر گلی کا سناٹا چھا گیا تھا۔وہ لڑکے جو ابھی تک غرور میں چور تھے انہوں نے مقصود صاحب کو زمین پر دو زانوں بیٹھا دیا تھا اور ان پر دباؤ ڈال رہے تھے۔ایک لڑکے نے غصے میں سکوٹی کو لات ماری، جس سے وہ گر کر چھتنار ہو گئی۔ ''بتا دے گا پیسے ابھی کہ نہیں ؟''مضبوط لڑکے نے دھاڑ کر کہا۔

بے خبری میں گیٹ کی چرچراہٹ نے سب کو چونکا دیا۔دو شبیہیں، عبایا اور نقاب کے پردے میں،ایک اور جس نے حجاب کی چادر اوڑھ رکھی تھی،اور ماہ جس کا گلا ڈوپٹے سے سجا تھا،ہاتھوں میں فولادی ڈنڈے اور کرکٹ کا بیٹ لئے کھڑی تھیں۔نقاب والی خدیجہ نے اعلان کیا،''پیسے نہیں چھترہیں تمہارے لئے گندی نالی کے کیڑوں۔''اس کی آواز میں ایک مضبوطی تھی جو فضا میں گونج اٹھی۔

بہنوں نے جوش میں آکر حملہ کیا اور لڑکے دہشت زدہ ہو گئے۔محلے والے حیران ہو کر دیکھنے لگے اور مقصود صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ماہ نے تیزی سے ایک لڑکے کے چہرے پر بیٹ مارا، جس سے وہ گھومتا ہوا زمین پر گر پڑا۔ایک اور لڑکا پیچھے سے ماہ پر حملہ آور ہوا، لیکن ماہ نے پھرتی سے جھک کر اسے چکما دیا۔آیا کو سامنے سے آتے دیکھ کر وہ لڑکا تھم گیا،اور اس کی آنکھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیرت سے پھیل گئیں۔ آیا نے بغیر کسی توقف کے اس کے چہرے پر فولادی ڈنڈا دے مارا، جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

جب نبرا کے سامنے وہ لمبا لڑکا آیا، جس کی دھاڑ سے فضا گونج اٹھی، تو نبرا کے اندر کی شیرنی جاگ اٹھی۔ اس کی آنکھوں میں عزم کی چمک تھی، اور جب وہ جوش میں آئی، تو اس کے بازوؤں میں پہاڑوں جیسی طاقت بھر گئی۔ اس نے لڑکے کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما، اسے کندھے پر اٹھایا، اور ایک جاندار داؤ کے ساتھ اسے زمین بوس کر دیا۔ لڑکا درد سے کراہتا ہوا نیچے گرا، اور نبرا کی طاقت دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ نبرا نے بغیر کسی تردد کے اس کے منہ پر لوہے کا ڈنڈا مارا، جس کی گونج سے وہ بے ہوش ہو گیا۔

مقصود صاحب، جو اب تک بیٹیوں کی جرات دیکھ کر دنگ رہ گئے تھے، انہیں احساس ہوا کہ لڑکیاں بوجھ نہیں ہوتیں۔ وہ بھی بازو بن سکتی ہیں، اگر انہیں موقع دیا جائے اور ان کی صحیح تربیت کی جائے۔ مقصود صاحب نے سمجھا کہ جنس کی بنیاد پر کسی کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ انہیں بھی مواقع دینے چاہئیں تاکہ وہ بھی معاشرے کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔

خدیجہ نے دو لڑکوں کو جو خوفزدہ کھڑے تھے، مخاطب کیا، ''تمہیں کتنے پیسے چاہیئے؟'' لڑکے نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا، ''ست... ست... ستر ہزار۔'' ماہ اندر جا کر پیسے لائی اور انہیں لڑکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے منہ پر دے مارے، ''آئندہ یہاں نظر مت آنا، ورنہ تمہیں ایسی جگہ پر ڈالوں گی کہ موت کے فرشتے کو بھی تمہارا پتہ نہ چلے۔'' اس نے زمین پر کراہتے لڑکوں کو دیکھا اور کہا، ''اب ان لاشوں کی طرح پڑی اس گندگی کو اٹھا کر نکل جاؤ۔'' مقصود صاحب نے حیرت سے دیکھا کہ پیسے کہاں سے آئے، لیکن انہیں اب سمجھ آچکی تھی کہ لڑکیاں بھی بازو بن سکتی ہیں، اگر ان کی صحیح تربیت کی جائے۔

جیسے ہی وہ دو لڑکے اپنے ساتھیوں کو گاڑی میں بٹھا کر روانہ ہوئے، جن کے چہرے پر درد کی سوجن اور آنکھوں میں شکست کی نمی تھی، ماہ نے سکوٹی کو سنبھالا دیا۔ دور بالکونی سے، ایک لڑکا ، اپنی ماں کو یاد دلاتا ہے کہ یہ وہی بہنیں ہیں جنہوں نے بچپن میں اسے سبق سکھایا تھا۔ ''اماں میں نے کہا تھا، آپ نے نہیں سنی، دیکھ لیا نا انہوں نے مجھے مارا تھا۔'' ماں نے جواب دیا، ''شکر کر کہ مارا تھا، ورنہ آج تو یہاں نہ ہوتا، قبر میں حساب دے رہا ہوتا۔''۔

لڑکے نے منہ بنایا اور دوبارہ بیلکانی سے منہ نکال کر بائیں جانب بیٹیوں اور باپ کو دیکھنے لگا۔

بیٹیاں اپنے باپ کو سہارا دیتے ہوئے گھر کی جانب بڑھیں، ان کے قدموں میں عزم کی مضبوطی اور سر میں فخر کی بلندی تھی۔ ماہ نے سکوٹی کو گھر کے اندر پارک کیا، اور بیٹیوں نے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اندر کی جانب لے جانا شروع کیا۔ان کی چال میں وہ وقار تھا جو یہ پیغام دیتا ہے کہ بیٹیاں بوجھ نہیں، بلکہ نعمت ہوتی ہیں۔۔

بیٹیاں زحمت نہیں رحمت ہوتی ہیں

ماہ نے دروازہ بند کیا،اور سکوٹی کو ایک طرف کھڑا کر دیا۔ مقصود، جو شرمساری سے سر جھکائے کھڑے تھے، کو ماہ نے مخاطب کیا، ''میں جانتی ہوں آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میرے پاس یہ پیسے کہاں سے آئے۔ دراصل، میں آن لائن کام کر رہی ہوں۔ میں چاہتی تھی کہ میں ایک بزنس وومین بنوں اور آپ کو ہم لڑکیوں پر فخر کرواؤں۔ آپ کو بتاؤں کہ لڑکیاں بوجھ نہیں ہوتیں۔ ''مقصود نے اپنی بیٹیوں کو پیار سے دیکھا اور انہیں گلے لگا لیا،اور وہ سب مسکرا دیں۔ یہ پہلی بار تھا جب انہوں نے اپنے باپ کے نرم گوشے کو محسوس کیا تھا۔ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے،اور دل میں یہ یقین کہ وہ کچھ بھی کر سکتی ہیں۔

وہ دور گزر چکا تھا جب مقصود صاحب کی سختیاں بیٹیوں کے لیے بے پناہ تھیں۔ اب وہ انہیں آزادی دے چکے تھے، بشرطیکہ ان کی ہر نقل و حرکت سے وہ باخبر رہیں۔ یہ شرط نہ تو ناقابل قبول تھی اور نہ ہی بیٹیوں کے لیے کوئی بوجھ۔ دخترانِ مقصود کو اس بات کا ادراک تھا کہ جیسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے وہ عمر کی منزلیں طے کر رہی ہیں، ان کی شادی کا معاملہ ان کے والد کے لیے فکر مندی کا باعث بنتا جارہا ہے۔ معاشرتی چہ میگوئیاں کہ اگر لڑکی کی عمر تیس سال کو پہنچ جائے تو اس کی شادی کون کرے گا، اگر بالوں میں چاندی جھلکنے لگے تو پھر صرف طلاق یافتہ مردوں کے ہی رشتے آتے ہیں۔ رشتے والے بھی اکثر ناگوار رشتوں کو خوشنما بنا کر پیش کرتے ہیں، انہیں کیا؟ انہیں تو اپنے کمیشن سے غرض ہوتی ہے۔

اس لیے زندگی کے اہم فیصلے خود کرنے چاہیے، کسی تیسرے کے ہاتھ میں نہیں دینے چاہیے۔ جو فیصلہ آپ خود اپنے لیے کر سکتے ہیں، وہ کوئی اور نہیں کر سکتا، سوائے ماں باپ کے۔ اپنے ، فیصلوں کو اہمیت دیں، اور یہی کام دخترانِ مقصود کر رہی تھیں۔ ان کا مقصد تھا کہ وہ کچھ بنیں تاکہ ان کے والدان پر فخر کریں، کہ دنیا انہیں مانے۔ آئندہ کیا ہو گا، یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ساعت رواں

ایک ہفتے بعد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمرے کی روشنی میں ایک خاص قسم کا جادو تھا، جیسے ہر کونے میں کہانیاں بکھری پڑی ہوں۔ کھڑکی سے باہر کی دھندلی رات اور اندر کی گرما گرم روشنی میں ایک عجیب تضاد تھا۔ نبرا، جو سٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی، اس کی آنکھوں میں کتابوں کے صفحات کی جھلک تھی، جیسے وہ ہر لفظ کو زندگی دے رہی ہو۔ سی ایس ایس کی تیاری میں مصروف، اس کا دماغ بارہ مضامین کے درمیان جنگ لڑ رہا تھا، ہر روز دو امتحانات کی تیاری کے لیے۔

دوسری طرف، خدیجہ اپنے موبائل کی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی، جب اچانک اس کی نظر ایک ویڈیو پر پڑی اور اس کے چہرے پر ایک تیزی سے بدلتا ہوا تاثر آیا۔ اس کی انگلیاں جیسے رقص کرتی ہوئی اسکرین پر پھسلیں، اور وہ اچانک کھڑی ہو گئی، جیسے کوئی ناقابل برداشت خبر سن لی ہو۔ ماہ نے حیرت سے پوچھا، "کیا ہوا، بہن؟ کرسی پر آگ لگ گئی کیا؟" خدیجہ نے جواب دیا اپنے موبائل کی سکرین دور سے ہی سب کو دکھاتے ہوئے، "یہ دیکھو، یہ نعمان کی بیٹی کی شادی ہے۔ دیکھو کیسے اس نے شادی پر پیسے لگائے ہیں۔ بیٹیوں کو منیش ملہوترا کے کپڑے پہنانے کے لیے پیسے ہیں، مگر ٹیچرز کو ان کا حق دینے کے لیے نہیں۔ بیٹیوں کے ناچ پر پیسے اڑانے کے لیے ہیں، ٹیچرز کو تنخواہ دینے کے لیے نہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

خدیجہ نے مایوسی سے اپنی جگہ پر واپس بیٹھتے ہوئے منہ بنایا، جبکہ آیا، جو کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی تھی، نے کہا، ''چھوڑ دو، اللہ حساب لینے والا ہے۔ دفاع کر دو ان لوگوں کو۔'' خدیجہ نے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا، ''دفاع ہی ہیں، اللہ تباہ کرے ان کو۔ ان کا سکول بند ہو، ان کو وہ عذاب ملے کہ ان کو یاد رہے۔'' وہ بار بار وہی ویڈیو دیکھ رہی تھی، جس میں 'مانیکے کا گانا بج رہا تھا، اور موبائل سے آواز آ رہی تھی:

،ہائے یہ میری آنکھیں''

،رات بھر کرے باتیں تیری، یہ تیری

،آئے جو تیری یادیں

رک رک چلے سانسیں میری، یہ میری۔''

اس گانے کی دھن میں ایک سحر تھا، جو کمرے کے ماحول کو بدل رہا تھا، جیسے ہر سرگم کے ساتھ ،ان کے دل کی دھڑکن بھی تال میل کر رہی ہو۔ اور وہ دو لڑکیاں، جو ویڈیو میں ناچ رہی تھیں ان کے قدموں کی چاپ اور ہنسی کی گونج، ایک خوشی کا پیغام دے رہی تھی، جیسے وہ اپنی خوشیوں کو پوری دنیا کے ساتھ بانٹ رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

معاملہ یہ تھا کہ سکول میں جو توڑ پھوڑ کی گئی تھی،اس کی زد میں خدیجہ اور اس کے بہنیں آئیں تھیں۔ مگر خدیجہ نے چالا کی اور ہوشیاری سے اس معاملے سے خود کو الگ کر لیا۔ شکر کا مقام یہ تھا کہ اس دن سی سی ٹی وی کیمرے خراب تھے، جس کی وجہ سے کوئی ثبوت نہیں تھا۔ جب انسپیکٹر نے پوچھا تو خدیجہ نے بڑی معصومیت سے جواب دیا کہ وہ تو صرف اپنی تنخواہ لینے گئی تھی اور جب اسے نہ ملی تو وہ واپس آگئی۔ پیچھے کیا ہوا،اس سے اس کا کوئی واسطہ نہیں تھا۔

مقصود صاحب کے دوست جو کہ ایس ایچ او تھے،ان کی مدد سے معاملہ زیادہ نہ بڑھا۔ نعمان، جو کہ آرمی کے ریٹائرڈ ڈائریکٹر تھے،ان کے لیے یہ کیس لمبا چل سکتا تھا، مگر بات آخر کار رفع دفع ہو گئی۔ خدیجہ نے اپنے طریقے سے بدلہ لیا، نعمان کی گاڑی کے لیدر کی سیٹ کو پھاڑ کر اور ٹائر کو نقصان پہنچا کر۔ قسمت ان کے ساتھ تھی کہ وہ اس معاملے سے بچ نکلیں۔ اور یہ بچنا بھی کیسے نہ ہوتا، جب کہ اس پرائیوٹ سکول کے خلاف پہلے سے ہی کورٹ میں مقدمات چل رہے تھے۔

--

خدیجہ کی نظریں موبائل کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں، جہاں 'مانیکے' کے بول ابھر رہے تھے:

،ہاں مجھے پیار ہے تم سے، ہاں تجھ میں ہی تو میرا جہان"

تن ہاری، من ہاری،۔"۔

اس کے چہرے پر ناگواری کی ایک گہری لکیر تھی، جیسے وہ اپنے جذبات کو قابو کرنے کی جدوجہد کر رہی ہو۔ دانتوں کو بھینچتے ہوئے، اس کے ہاتھ نے موبائل کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا، اور پھر ایک لمحے میں، اس نے آلہ کو بند کر دیا اور ایک طرف رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں جلن کی چمک تھی، جیسے وہ اس ویڈیو میں ناچنے والوں کو اپنی نظروں سے ہی سزا دینا چاہتی ہو۔ اس کے ہونٹوں پر بےزاری کی شکنیں تھیں، اور اس کے جسم کی ہر حرکت میں ایک تناؤ تھا، جیسے وہ کسی بڑی کارروائی کے لیے خود کو تیار کر رہی ہو۔ اس کے دل میں ایک طوفان اٹھ رہا تھا، لیکن اس نے خود کو سنبھالا اور اپنے جذبات کو ضبط کیا۔

ماہ، جو بستر کے سرہانے ٹیک لگائے بیٹھی تھی، اچانک اپنے موبائل پر کچھ دیکھ کر قہقہہ لگانے لگی۔ خدیجہ، جس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا، اس کی ہنسی سن کر حیران ہوئی اور پوچھا، "کیا بات ہے؟" ماہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا، "یار، یہ لوگ کیا سمجھتے ہیں؟ اسلام میں عورتوں کی کیا حیثیت ہے؟ یہ عورت انسٹا پر کہہ رہی ہے کہ 'تم لوگ حجاب پہن کر سر دھوتے ہو، اسلام اتنا قدامت پسند کیوں ہے؟'" "اس بات کو سن کر ساری بہنیں ہنس پڑیں۔ خدیجہ کے چہرے پر پہلے سے موجود کراہت کچھ کم ہوئی، اور وہ بھی مسکرا دی۔..

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خدیجہ نے ایک گہری سانس لی اور مسکرا کر کہا، "اسلام قدامت پسند نہیں، بلکہ ایک معتدل دین ہے جس نے عورتوں کو وہ حقوق عطا کیے ہیں جو دنیا کے کسی بھی دوسرے مذہب نے نہیں دیے۔ جائیداد میں حصہ، پسند کی شادی، تعلیم کا حق، اسکے علاوہ بہت کچھ۔۔ یہ تمام حقوق اسلام نے عورتوں کو دیئے ہیں۔ بیٹی کو رحمت اور ماں کے قدموں تلے جنت کا درجہ دیا گیا ہے۔"

"فاطمہ بنت محمد الفہریہ القرشیہ نے دنیا کی پہلی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی، شفاء بنت عبداللہ نے مارکیٹ کی انتظامیہ سنبھالی، اور حضرت سمیہ اسلام کی پہلی شہید بنیں (وہ پہلی پر زور دے کر بولی)۔ نسیبہ بنت کعب نے غزوہ اُحد میں دشمنوں کا مقابلہ کیا، جب کفار نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کے لیے آرہے تھے، تو نسیبہ (رضہ) نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔"

"خولہ بنت الأزور نے بازنطینی جنگ میں شجاعت کی مثال قائم کی، اُم حکیم بنت الحارث نے معراج السفر کی جنگ میں بہادری دکھائی۔ شریفہ فاطمہ یمن کی طاقتور حکمران تھیں، چاند بی بی نے احمد نگر کی جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سیدہ الحرہ، غزالۃ الحروریہ، اور رزاو کنگڈم کی مالکہ آمنہ نے بھی اپنی اپنی جگہوں پر تاریخ ساز کردار ادا کیے۔"

"اسلام نے عورتوں کو آگے بڑھنے کی تعلیم دی ہے، اور اسلامی قوانین کے اندر رہ کر جو آزادی ملی ہے، وہ حقیقی آزادی ہے۔ مشرقی معاشرے میں بس یہ کہا جاتا ہے کہ 'یہ نہ کرو، گناہ ہے'،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن اسلام نے عورتوں کو ہر چیز کی آزادی دی ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی قوانین کے اندر رہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں ہر چیز کی آزادی دی ہے۔ اہل بیت کی خواتین نے واقعہ کربلا میں اپنے مردوں کے ساتھ قدم بہ قدم رہیں۔ آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مردوں کی جگہ لیں، بلکہ یہ ہے کہ ہم اپنے حقوق و قوانین کے مطابق زندگی گزاریں۔ دنیا جو کہتی ہے، کہتی رہے۔"

خدیجہ کی ان باتوں پر سب بہنوں نے یک زبان ہو کر کہا، "بے شک۔"

-**فاطمہ بنت محمد الفہریہ القرشیہ:** دنیا کی پہلی یونیورسٹی، القرویین کی بانی، جو علم کی روشنی پھیلانے میں ایک مثالی کردار ادا کرتی ہیں۔

-**شفاء بنت عبداللہ:** اسلام کی پہلی مارکیٹ ایڈمنسٹریٹر، جنہوں نے تجارتی امور میں اپنی مہارت سے معاشرے کی خدمت کی۔

-**حضرت سمیہ (رضہ):** اسلام کی پہلی شہید خاتون، جنہوں نے اپنے ایمان کی خاطر جان کی قربانی دی۔

-**نسیبہ بنت کعب:** غزوہ اُحد میں نبی کریم ﷺ کی حفاظت میں جانبازی دکھانے والی، جنہوں نے دشمن کے حملوں کا بہادری سے مقابلہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

-خولہ بنت الأزور: بازنطینی جنگ میں اپنی بہادری کے جھنڈے گاڑنے والی، جنھوں نے میدانِ جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

-أم حکیم بنت الحارث: معراج السفر کی جنگ میں اپنی بہادری سے دشمن کو شکست دینے والی۔

-شریفہ فاطمہ: یمن کی طاقتور حکمران جنھوں نے اپنی حکمت عملی سے علاقے کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔

-چاند بی بی: احمد نگر کی جنگ میں اپنی قیادت کی بدولت فتح حاصل کرنے والی۔

-سیدہ الحرہ: مغربی افریقہ کی مسلمان حکمران جنھوں نے اپنی بہادری اور دانشمندی سے حکومت کی۔

-غزالۃ الحروریہ:

کا تعلق خارجی اسلام کے حروریہ فرقے سے تھا، جو کہ کوفہ کے علاقے میں واقع تھا۔ انہوں نے ایک دن کے لیے کوفہ شہر پر کنٹرول حاصل کیا تھا اور اپنے مرد جنگجوؤں کی قیادت کی تھی تاہم، ان کی قیادت میں کسی خاص سلطنت یا مملکت کا ذکر نہیں ملتا، بلکہ وہ حروریہ فرقے کی ایک معروف شخصیت تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ززاو سلطنت کی مالکہ آمنہ: نے اپنے علاقہ میں اسلامی اصولوں کے مطابق حکمرانی کی اور عدل و انصاف کو فروغ دیا۔

-سلطانہ رضیہ: دلی سلطنت کی پہلی خاتون حکمران، جنہوں نے اپنی قیادت اور عدل کے ذریعے تاریخ میں نام کمایا۔

••••• ••••• ✵ •••••••••

دفتر کا کمرہ معمولی سائز کا تھا، دیواروں کے ساتھ فائلوں کی الماریاں سجی ہوئی تھیں، جن میں زرد پڑتے کاغذات بھرے پڑے تھے۔ کمرے کے وسط میں ایک چھوٹی سی میز تھی جس پر مقصود صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لنچ باکس رکھے ہوئے تھے۔ بریک کے وقت میں، ایک ساتھی نے مقصود صاحب کے پاس بیٹھ کر گفتگو شروع کی۔

دیکھیں مقصود صاحب، بیٹیوں کی پرورش ایک بڑی ذمہ داری ہے،" اس نے کہا، اپنے چہرے پر ایک شرارتی مسکان لاتے ہوئے۔

مقصود صاحب نے اپنے ہاتھوں کو میز پر ٹکاتے ہوئے جواب دیا، "لیکن آپ کے تو صرف بیٹے ہیں، اس بات کا کیا مطلب ہے؟"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماشاءاللہ، اللہ کا شکر ہے کہ بیٹے ہیں، "، اپنے سر کو ہلکے سے جھٹکا دیتے ہوئے اور ایک نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے۔ بولا

مقصود صاحب کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں، "تو پھر اس بات کا کیا مطلب ہوا؟"۔

ہمارے محلے میں ایک واقعہ پیش آیا، جہاں ایک لڑکی نے اپنی مرضی سے شادی کر لی، "اپنی آواز کو نرم کرتے ہوئے۔ "موبائل پر کسی لڑکے سے محبت ہو گئی تھی اسے پھر کیا بھاگ کر شادی کر لی اور باپ اس کو دل کا۔ دورہ پڑھ گیا"۔ وہ افسوس میں لبوں کو جنبش دیتے بولا۔۔

پھر محتاط انداز میں اس نے مقصود صاحب سے پوچھا، "آپ کی تو چار بیٹیاں ہیں، کیا آپ کی بڑی بیٹی کا رشتہ طے نہیں ہوا؟ "مقصود صاحب نے نظریں چرا لیں۔ وہ شخص حیران ہوا اور "جاسوسانہ انداز میں آگے جھک کر بولا، "میں یہ رشتوں کو منع کرنے کی باتیں سمجھ نہیں پا رہا۔ مقصود صاحب نے فوراً پیچھے ہٹ کر جواب دیا، "میری بیٹیاں بہت پرہیزگار اور متقی ہیں، اور جس لڑکی کی آپ بات کر رہے ہیں، شاید اس کی کچھ مجبوریاں ہوں۔ براہ کرم، ہر جگہ کسی ،دوسری لڑکی کی بات نہ کیا کریں، یہ آپ پر بھی آسکتا ہے۔" وہ شخص مسکرایا اور کہا، "ارے میرے تو صرف بیٹے ہیں۔ "مقصود صاحب نے مسکرا کر جواب دیا، "بیٹوں کے بھی بچے ہوتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں۔"وہ جو محظوظ ہوتے کھانا کھا رہا تھا، اچانک چونکا اور مقصود صاحب کی مسکراہٹ پر نظر پڑی۔۔پھر وہ اپنا کھانا کھانے لگا۔۔

اور مقصود صاحب اپنا کام کرنے لگے۔۔۔

°•••••••••••☆•••••••••••°

رات کا وقت تھا، اور بعام خانہ ہیٹر کی گرمی سے معمور تھا۔کمرہ روشنی سے جگمگا رہا تھا، جس کی ،وجہ اوپری بلب کی چمک تھی۔ مرکز میں ایک بڑا ٹیبل تھا جس کے گرد کرسیاں سجی ہوئی تھیں اور بائیں جانب دروازہ تھا۔ کھانا کھا چکنے کے بعد، ماہ اور آیا پلیٹیں اٹھا کر سامان سمیٹ رہی تھیں، جب مقصود صاحب نے، جو کچھ دیر سے خاموش بیٹھے تھے، اپنی بیٹیوں کو ایک ایک کر کے دیکھا اور کہا، "بیٹھو، مجھے تم سے کچھ اہم بات کرنی ہے۔"

چاروں بہنوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، جب آیا نے پوچھا، "ابا، سب خیریت تو ہے؟" آیا اور ماہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئیں، اور مقصود صاحب نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا، بیٹیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے، پھول کی طرح۔ میں نے تم پر سختیاں اس لیے کیں کہ تم کسی غلط راہ پر نہ چلی جاؤ۔ میں نے کبھی تمہیں نقاب یا عبایا پہننے کا نہیں کہا، لیکن جب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خدیجہ اور آیا نے خود سے نقاب کیا، اور نبرا نے حجاب کرنا شروع کیا، تو مجھے احساس ہوا کہ میری بیٹیاں مجھ سے بھی زیادہ سمجھدار ہیں۔"۔

مقصود صاحب کی آنکھوں میں فخر کی چمک تھی جب انہوں نے کہا، "مجھے تم پر فخر ہے کہ تم حجاب اللہ کی خوشنودی کے لیے کرتی ہو، نہ کہ کسی انسان کی خوشنودی کے لیے۔" ساری بہنوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور مسکرائیں۔

ماہ پردہ نہیں کرتی، لیکن جب اسے اس کی اہمیت کا احساس ہوگا، تو وہ بھی شروع کر دے گی۔" ماہ نے شرما کر نظریں جھکا لیں اور مسکرائیں۔

مقصود صاحب نے پھر کہا،

ایک بات یاد رکھنا، خزانہ ہمیشہ گہرائی میں چھپا ہوتا ہے، جیسے ہیرے زمین کی گہرائیوں میں بنتے ہیں۔ تمہیں اپنی حفاظت خود کرنی ہے، ہر بری چیز سے۔"۔

کمرے کی فضا میں ایک گرمجوشی تھی، جو محبت اور احترام کی بنیاد پر قائم تھی۔ چاروں بہنوں نے اپنے والد کی باتوں کو دل سے لگایا اور ان کی باتوں کی گہرائی کو محسوس کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبرا کے دل میں ایک بے چینی سی تھی، لیکن اس نے اپنے جذبات کو ظاہر نہیں کیا۔ مقصود، صاحب نے گلے کو صاف کرتے ہوئے، سنجیدگی سے پوچھا، "کیا تمہیں کوئی ایسا شخص پسند ہے، جس سے تم شادی کرنا چاہتی ہو؟" کمرے میں پہلے کی خوشی کا ماحول اچانک تناؤ میں بدل گیا جیسے شادی کی بات نہیں بلکہ کوئی سنگین خبر سنائی گئی ہو۔

خدیجہ نے جواب دیا، اس کی آواز میں ایک مضبوطی تھی، "بابا، آپ تو جانتے ہیں کہ ہمیں ابھی شادی کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے کیریئر پر توجہ دینی ہے، تاکہ مستقبل میں ہم آرام سے زندگی گزار سکیں۔ شادی کا وقت آئے گا، لیکن ابھی ہماری ترجیحات مختلف ہیں۔"

ماہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "مجھے تو شادی کا خیال بھی وائرس کی طرح لگتا ہے۔"

اس کی بات پر سب نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

مقصود صاحب نے دعا دی، "اللہ کرے تمہاری تمام خواہشات پوری ہوں۔" ان کے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ تھی، جو ان کے دل کی گہرائیوں سے آئی تھی۔

وقت کے ساتھ، مقصود صاحب کی شخصیت میں ایک نمایاں تبدیلی آئی تھی۔ جہاں کبھی وہ اپنی بیوی سے سختی سے بات کرتے تھے، وہاں اب وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آتے تھے۔ان کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک تھی،جو ان کی بیٹیوں کے لیے ان کے پیار اور فخر کو ظاہر کرتی تھی۔

••••••••••••○○••••••••••••

رات کی چادر تنی ہوئی تھی،اور سٹڈی ٹیبل پر ماہ اور نبرا کتابوں میں غرق تھیں۔نبرا کی نظریں سی ایس ایس کی تیاری میں جمی ہوئی تھیں،جبکہ ماہ اپنے بی بی اے کے آخری سمسٹر کے امتحانات کی آخری جدوجہد کر رہی تھی،اس کا خواب بزنس وومین بننے کا تھا۔کمرے کی روشنی میں ان کی امیدوں کی جھلک تھی،جیسے پچھلے سمسٹرز کے شاندار جی پی اے نے اس کے عزم کو مزید پختہ کر دیا ہو۔

آیا،جس نے آئی ٹی میں ڈگری حاصل کی تھی،ایک کمپنی کے ٹیسٹ میں سو فیصد نمبر حاصل کر کے سلیکٹ ہوئی تھی،اب اس کی آئی ٹی مینجمنٹ کی پوسٹ کے لیے انٹرویو تھا۔اس کی چال میں اضطراب تھا،جیسے کل کے انٹرویو کی فکر نے اسے بے چین کر رکھا ہو۔

خدیجہ،جو خیالوں کی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی،نے کہا،"تمہارے یہ چکر مجھے گھما رہے ہیں۔" آیا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے،ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا،"پتا نہیں کیا ہو گا،کیسے سوال پوچھے گیں وہ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبرا نے کتاب سے نظریں ہٹا کر کہا، ”فکر مت کرو، کونفیڈینٹ ہو کر ہر سوال کا جواب دینا۔ مجھے یقین ہے تم سلیکٹ ہو گی، تم نے اس کمپنی میں پندرہ دن انٹرنشپ بھی تو کی تھی۔“

، آیا نے اپنے پردے کو لے کر ہونے والی مشکلات کا ذکر کیا، ”میرے پردے کو لے کر مجھے ہمیشہ ڈیگریڈ کیا جاتا تھا۔“

، خدیجہ نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا، ”وہ اگر اثاثے کی قدر نہیں کریں گے تو نقصان انکا ہو گا تمہارا نہیں۔ تم بس کونفیڈنٹ ہو کر انٹرویو دو۔“

ماہ نے آنکھیں گھما کر کہا، ”انٹرویو نہیں ہو گیا، ایریا ۵۱ کا سیکرٹ ہو گیا۔ کر لو گی، تمہاری اس ادا سے تو مجھے ٹینشن ہونے لگ گئی ہے حد ہے چیچ۔“

آیا نے بیڈ پر پیچھے ہوتے ہوئے لائٹ کا سوئچ بند کیا، اور یکدم کمرے میں جو ستارے لٹک رہے تھے وہ روشن ہو گئے، جیسے آسمان کا ایک ٹکڑا زمین پر اتر آیا ہو۔ سٹڈی ٹیبل پر پڑھتی ہوئی لڑکیوں کے لیمپ جل اٹھے، اور خدیجہ اپنے خیالوں میں گم، ایک نئی دنیا میں کھو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دھند نے دوپہر کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، گویا کہ سورج کی روشنی کو بھی چھپا لیا گیا ہو۔ ہر طرف کہر کی ایک موٹی چادر بچھی ہوئی تھی، جس نے معمول کے مناظر کو دھندلا دیا تھا۔ لوگ اپنے گرم کپڑوں میں لپٹے، سردی سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے، اور ان کے منہ سے نکلتی سانس کی بھاپ دھوئیں کی مانند فضا میں تحلیل ہو رہی تھی۔

آیا نے عبایا اور نقاب پہن رکھا تھا، ہاتھوں میں گلوز تھے، اور کندھے پر بیگ لٹکا ہوا تھا۔ وہ باہر نکلی، اس کے پیچھے فورن آفس کی عمارت کا سایہ تھا، جس کی معماری میں جدیدیت اور روایت کا حسین امتزاج نظر آتا تھا دیوار پر 'منسٹری آف فورن آفئیرز' کا بورڈ نصب تھا، جس پر انگریزی میں نام کندہ تھا۔ پارکنگ ایریا میں، ایک گنجے درخت کے نیچے اس کی سکوٹی کھڑی تھی۔ وہ اس طرف بڑھی اور دل ہی دل میں دعا کی، "یا اللہ، آج انٹرویو اچھا ہو۔" اس نے موبائل نکال کر وقت دیکھا، انٹرویو میں صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔ اس نے گہری سانس لی اور سکوٹی کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

سکوٹی کو سٹارٹ کرنے کی کوشش کی، لیکن سکوٹی نہ چلی۔اضطراب کی لہر اس کے اندر دوڑ گئی۔ اس نے پیٹرول گیج کی طرف دیکھا،، پیٹرول ختم تھا۔اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا،اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے زمین نیچے سے کھسک رہی ہو، یا جیسے سورج اپنے مدار سے بہک گیا ہو۔

آیا کے سامنے منظر دھندلا گیا، جیسے دنیا ایک دم گھومنے لگی ہو۔سڑک پر چلتی ہوئی گاڑیوں کی شکلیں مبہم ہو گئیں،اور آس پاس کے لوگوں کی آوازیں ایک دوسرے میں مل کر ایک بے ترتیب شور میں بدل گئیں۔پیٹرول پمپ تو بالکل سامنے تھا،لیکن آیا کی جیب خالی تھی، پیسے نہیں تھے۔گھڑی کی سوئیاں بے رحمی سے گھوم رہی تھیں،وقت کا گزرنا اس کے لیے ایک اضافی تناؤ بن گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے لیے ایک سناٹا چھا گیا، جیسے وقت تھم گیا ہو۔پھر اچانک آیا کے اعصاب نے جواب ، دیا،اس نے فوراً اپنے موبائل کو نکالا اور نمبر ملانا شروع کر دیا۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور مدد کے لیے کسی قریبی دوست یا رشتہ دار کو کال کرنے کی کوشش کی۔اور کال کس کو کی ظاہری بات ہے، بہنوں میں سے کوئی ایک۔ماہ۔۔۔نے اپنی دوست کو خوشی سے بتایا، ''آخر کار، امتحانات کا بوجھ اتر گیا۔اب میرے پاس آرام کرنے کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وقت ہے۔" اس کی آواز میں راحت کی لہر تھی، لیکن اسی لمحے اس کے فون کی گھنٹی نے اس کی توجہ بٹادی۔ وہ یونیورسٹی کے کیمپس میں ایک پتھریلی راہ پر کھڑی تھی، جہاں دائیں جانب ایک ،وسیع میدان تھا، پیچھے اس کے شعبے کی عمارت کھڑی تھی، بائیں جانب گاڑیوں کی پارکنگ تھی اور درمیان میں ایک سڑک تھی جس کے دونوں طرف برہنہ درختوں پر بیٹھے کوے شور مچا رہے تھے۔

ماہ نے جب فون کی سکرین پر نظر ڈالی، تو اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر کال اٹھانے لگی۔ "کیا بات ہے، گوپی بھو؟" "ماہ، جلدی سے میرے دفتر آ جاؤ، میری سکوٹی کا پٹرول ختم ہو گیا ہے اور وقت بھی کم ہے،" دوسری طرف سے آواز آئی۔ ماہ نے حیرت سے کہا، "کیا؟ میں اتنی دور سے کیسے آؤں؟ وقت نکل جائے گا۔ ٹھیک ہے، میں کوشش کرتی ہوں۔"۔

اس نے فون بند کیا اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بھاگی۔ اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ پیچھے آنے والے لوگ حیران رہ گئے۔ پارکنگ ایریا میں پہنچ کر، اس نے فرتی سے، ہیلمیٹ پہنا اور اپنی بائیک پر سوار ہو کر، ایک ماہر موٹر سائیکل سوار کی طرح، بائیک کو آگے بڑھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لائبریری کی خاموشی میں، نبرا اور خدیجہ کتابوں کے درمیان بیٹھی تھیں۔ نبرا کی آنکھیں سی ایس ایس کی تیاری میں غرق تھیں، جبکہ خدیجہ، جو فارغ تھی، نے سوچا کہ وہ اپنی بہن کا ساتھ دے گی۔ اچانک، خدیجہ کے موبائل کی گھنٹی نے سناٹے کو توڑ دیا، ایک تیز، بے رحم سیٹی کی ، طرح جو کانوں میں چبھتی ہے۔ لائبریرین، جو اپنی کتاب میں محو تھی، نے ایک تیز نظر ڈالی جیسے خدیجہ نے انکا گردہ چھین لیا ہو۔

خدیجہ نے جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر کال اٹھائی، نبرا کے دل میں تشویش کی لہر دوڑ گئی، اور وہ اس کے پیچھے دوڑی۔ باہر، ان کے پیچھے سڑک پر گاڑیوں کی آوازیں تھیں، اور دائیں جانب فٹ پاتھ نے ایک موڑ لیا تھا، جہاں ایک اور سڑک تھی۔ خدیجہ نے فون اٹھایا، اور ماہ کی آواز سنی۔ کیا..؟" خدیجہ نے چونک کر کہا، "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ہم فوراً آفس پہنچ جائیں گی، تم آرام سے آؤ۔"۔

کال بند کرتے ہی، نبرا اور خدیجہ نے اپنی بائیک کی طرف قدم بڑھائے۔ لیکن جب انہوں نے بائیک کو دیکھا، تو ان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ ٹائر سے ہوا نکل چکی تھی، جیسے قسمت نے ان کے ارادوں کو ہوا میں اڑا دیا ہو۔ کیا آیا کا انٹرویو نہیں ہو گا؟ یا وقت کا کوئی اور کھیل تھا؟ دونوں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے ایک دوسرے کو دیکھا، ان کی نظریں حیرت اور مایوسی سے بھری ہوئی تھیں۔ خدیجہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا، جیسے وہ اپنی سانسوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

°°•••••• ✵ ✵ ✵ ••••••°°

ماہ کی بائیک شہر کی گہما گہمی کو چیرتی ہوئی، رفتار کی نئ حدود کو چھو رہی تھی۔ گاڑیوں کے ہارن کی گونج اس کے ارادے کو متزلزل نہ کر سکی۔ اس کی بائیک کی آواز، جیسے کسی چیتے کی دھاڑ، ہر چیخ پچھاڑ کر رہی تھی۔ ایک لمحے میں، ماہ نے بائیک کو ویلی کرتے ہوئے پیچھے کی طرف اٹھایا، اور پھر یکدم اسے آگے کی طرف جھکا دیا، جیسے کوئی شعبدہ باز ہوا میں کرتب دکھا رہا ہو۔

بائیک کے ٹائر نے زمین کو چھوا، اور ماہ نے اسے تیر چھا کرتے ہوئے ایک کار کے قریب سے نکالا، جیسے کوئی ماہر پائلٹ ہوائی جہاز کو بادلوں کے درمیان سے گزار رہا ہو۔ گاڑیوں کی ہارن کی آوازیں ایک دم بڑھیں، لیکن ماہ نے بائیک کو سیدھا کیا اور دوبارہ رفتار پکڑی، اتنی تیزی سے کہ جیسے برقی روشنی فضا میں کوندر ہی ہو۔ اس نے بائیک کو ایک بار پھر ہوا میں اچھالا، اور وہ آگے کی طرف بڑھی، اس کی پیچھے کی چٹیا ہوا میں لہراتی ہوئی، جیسے کوئی جنگجو اپنی تلوار کو فضا میں گھما رہا ہو۔ ماہ کی بائیک کی رفتار اور اس کی مہارت نے اسے ایک حقیقی ہیرو بنا دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پارکنگ ایریا میں آیا کی بے چینی کی لہریں گھڑی کی ٹک ٹک کے ساتھ گونج رہی تھیں، جیسے وقت کی ریت انگلیوں سے پھسل رہی ہو۔اس کے پاس صرف پچاس منٹ باقی تھے۔

دوسری جانب، خدیجہ اور نبرا نے لائبریری کے ایک روزمرہ آنے والے شخص سے بائیک ادھار لی، اپنی بائیک کی چابی اسے امانت کے طور پر دیتے ہوئے۔ان کی نظروں میں عزم کی جھلک تھی، اور وہ شخص بھی ان کے حوصلے کو دیکھ کر متاثر ہوا۔

خدیجہ نے بائیک کو اسٹارٹ کیا اور ایک ٹائر پر اٹھا کر، ایک ماہر بائیکر کی طرح، اسے سیدھا کیا۔ بائیک کی گرجتی آواز نے فضا کو چیر دیا، جیسے کوئی طوفان آگے بڑھ رہا ہو۔وہ دونوں روڈ پر بائیک کو دوڑاتی ہوئی، آفس کی بلڈنگ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔دائیں جانب گھروں کی قطاریں ، تھیں، بائیں جانب سڑک کے پار جنگل کی سبزہ زاری تھی، اور وہ دونوں دھند کو چیرتی ہوئی ایک مشن پر مامور، آگے بڑھتی جا رہی تھیں۔دھند کی چادر ہلکی پڑتی جا رہی تھی، اور ان کی منزل روشن ہوتی جا رہی تھی۔

.. ...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،آیا نے اپنی سکوٹی کو درخت کے ساتھ محفوظ کر کے، وقت کی قلت کا احساس کرتے ہوئے تیزی سے روڈ کی طرف قدم بڑھایا۔ اس کے پاس جی ٹو یلو ون پہنچنے کے لیے صرف چالیس منٹ باقی تھے۔ اس نے سڑک پر نظر ڈالی، تو دیکھا خدیجہ اور نبرا بائیک پر سوار، طوفان کی طرح اس کی جانب بڑھ رہی تھیں۔

،بائیک کے قریب آتے ہی، آیا نے ایک گہری سانس لی اور خدیجہ نے اسے آواز دی، ''چلو جلدی بیٹھو۔'' اسی اثناء میں، ماہ کی بائیک کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی، جیسے کوئی شیر اپنی موجودگی کا اعلان کر رہا ہو۔ نبرا نے بائیک سے اترتے ہوئے آیا سے کہا، ''تم یہاں بیٹھو، میں ماہ کے ساتھ آتی ہوں۔'' آیا فوراً بائیک پر سوار ہوئی، اور خدیجہ نے بائیک کو دوڑا دیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سے ماہ نے اپنی بائیک کو نبرا کے قریب روکا اور کہا، ''چلو، فوراً بیٹھو، ہمیں دیر ہو رہی ہے۔'' نبرا نے بغیر کسی توقف کے بائیک پر بیٹھ کر، اسے آگے بڑھا دیا۔ دونوں بائیکس کی رفتار میں اضافہ ہوتا گیا، جیسے وہ وقت کے ساتھ دوڑ لگا رہی ہوں، ہر لمحہ قیمتی تھا، اور ہر سیکنڈ کا حساب تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سڑک پر ان کی بائیکس کی دوڑ جاری تھی، گاڑیوں کے درمیان سے راستہ بناتے ہوئے۔ آپا نے بے صبری سے کہا، ''خدیجہ، تیز چلاؤ، براہ کرم!'' سردی کی لہر ہوا میں موجود تھی، لیکن ان کے ، سویٹر، نقاب، اور عبایا نے انہیں گرمی کا احساس دلایا۔ خدیجہ نے جواب دیا، ''یہ بائیک ہے براق نہیں، میں جتنا چلا سکتی ہوں، چلا رہی ہوں، صبر کرو۔'' پیچھے سے ماہ کی بائیک کی گرجتی آواز آرہی تھی، اس کی چٹیا ہیلمیٹ سے باہر نکل کر لہرا رہی تھی، نبرا نے بھی ہیلمیٹ پہن رکھا تھا۔

جب وہ جی تیویلوون کی سڑک پر پہنچے، تو انہوں نے دیکھا کہ سامنے ٹریفک کا جم غفیر تھا، انہیں ، نہیں معلوم تھا کہ مسئلہ کیا تھا۔ اچانک، دونوں بائیکس رک گئیں۔ ماہ نے پیچھے سے، ہیلمیٹ اتارا جبڑہ بھینچا، اور بیزاری سے بولی، ''یہ کیسی بدقسمتی ہے؟'' خدیجہ نے بھی ہیلمیٹ اتارا، ''شاید گوپی بہو کا انٹرویو نہیں ہو پائے گا۔'' آپا کی آنکھوں میں آنسو آگئے، ''نہیں، براہ کرم، ایسا نہ ہو۔''

، دونوں بائیکس ایک دوسرے کے برابر تھیں، جب ماہ کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس نے کہا میرے پاس ایک خرافاتی پلین ہے۔'' سب نے اس کی طرف دیکھا، نبرا نے اپنی گردن آگے

www.novelsclubb.com

کی طرف جھکائی اور پوچھا، ''اب تیرے دماغ میں کونسا خرافاتی پکوان پک رہا ہے؟'' ماہ نے ایک شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، جیسے اس کے پاس ہر مشکل کا حل ہو۔

خاموشی کا پردہ اچانک ہی سائرن کی تیز آواز سے چاک ہو گیا، جیسے کوئی بجلی کی کڑک ہو۔

گاڑیوں کی قطار میں کھڑے لوگوں نے حیرت سے اپنی گاڑیوں کو سیدھا کرنا شروع کر دیا، جیسے کوئی ناقابل یقین منظر دیکھ رہے ہوں۔ ٹریفک پولیس کے اہلکار بھی حیران رہ گئے جب دو ، بائیکس کی گرجتی آوازیں سنائی دیں۔ نبرا کے ہاتھ میں ایک چھوٹا لیکن طاقتور پورٹیبل سپیکر تھا جس کی آواز نے ہر طرف پھیل کر گاڑیوں کو دائیں بائیں ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

ایک دم سے بیچ کی جگہ خالی ہو گئی، اور دونوں بائیکس نے قطار کو چیرتے ہوئے راستہ بنا لیا۔ آگے ماہ اور نبرا تھیں، جبکہ پیچھے خدیجہ اور آیا۔ گاڑیوں کے سواروں نے جب دیکھا کہ یہ ایمبولینس نہیں بلکہ بائیکس ہیں، تو وہ غصے سے بھر گئے، کچھ تو باہر نکل کر اس منظر کی ویڈیو بنانے لگے۔

دونوں بائیکس آگے بڑھتی رہیں، ٹریفک پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی، لیکن وہ بے خوف نکل گئیں۔ دو انسپیکٹرز نے گاڑی میں بیٹھ کر ان کا پیچھا کیا، لیکن وہ بائیکس پہلے ہی دور نکل چکی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبرا نے موبائل پر سائرن کی آواز بند کی اور سپیکر کو نیچے کر دیا، جو ایک گول چھوٹا سا سپیکر تھا۔ اس نے تیزی سے سپیکر اور موبائل کو اپنے بیگ میں ڈالا۔ پیچھے پولیس انہیں روکنے کی صدائیں لگا رہی تھی، لیکن ماہ نے ایک تیز کٹ مار کر خدیجہ کے ساتھ راستہ بدل لیا۔ ہوا کی تیز لہریں ان کے گرد چکر لگا رہی تھیں، جیسے وہ خود کوئی طوفان ہوں، جو اپنے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو پار کر جاتا ہے۔

سڑک کے دونوں جانب گاڑیاں تیزی سے گزر رہی تھیں، جیسے وہ ہوا کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہوں۔ پیچھے سے پولیس کی گاڑیاں بھی ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ آیا، نے خوفزدہ ہو کر پوچھا اب کیا ہوگا؟" خدیجہ، جو موٹر سائیکل چلا رہی تھی، نے جواب دیا، "تم فکر نہ کرو، ہم سنبھال لیں گیں"۔

، وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچ گئیں جہاں دائیں جانب ایک سڑک تھی، درمیان میں فٹ پاتھ ، اور پھر بائیں جانب ایک اور سڑک۔ ان کے بائیں جانب گھروں کی قطار تھی، اور جہاں وہ تھیں وہاں سامنے مختلف کمپنیوں کی عمارتیں تھیں۔ انٹرویو کے لیے صرف پانچ منٹ باقی تھے جب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچانک موٹر سائیکل رک گئی اور آیا نے فوراً اتر کر کمپنی کی طرف دوڑ لگا دی، جبکہ پولیس ان کے پیچھے رک گئی۔

آیا جب کمپنی کے اندر داخل ہوئی، تو وہاں تین لڑکیاں موجود تھیں، جو مختلف ماڈرن لباسوں میں ملبوس تھیں۔ ایک سیکیورٹی گارڈ نے آیا کے پیچھے آ کر پوچھا، "آپ کون ہیں؟"

گارڈ کو شبہ ہوا کہ شاید کوئی چور یا مشکوک شخص آیا ہے۔ اس کے چہرے پر سوالیہ نشان اور تشویش کے آثار تھے، لیکن اس کی ہمت برقرار تھی۔ اسی دوران، ایک ریسپشنسٹ ہاتھ میں فائل لیے ویٹنگ روم میں داخل ہوئی اور "آیا مقصود" کہتے ہوئے ایک جانب بیٹھی ہوئی تین لڑکیوں کی طرف دیکھا۔ لڑکیاں نام سے ناواقف تھیں، کندھے اچکائے۔ لیکن آیا نے فوراً ریسپشنسٹ کی جانب قدم بڑھایا۔ اس نے اپنا کال لیٹر اور ٹیسٹ پاسنگ لیٹر دکھایا اور کہا، "جی میں آیا مقصود ہوں۔" ریسپشنسٹ نے دستاویزات کو دیکھا اور پھر آیا سے کہا، "براہ کرم آپ اپنا چہرہ دکھا سکتی ہیں؟" آیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا چہرہ دکھایا، جبکہ پیچھے کھڑے گارڈ کی طرف اس کی پیٹھ تھی۔ اس دوران، تینوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جیسے کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ رہی ہوں۔ آیا کے چہرہ دیکھنے کے بعد، رسپشنسٹ نے کہا، "ٹھیک ہے، آپ جاسکتی ہیں۔"۔

آیا نے سر ہلایا اور انٹرویو کے کمرے کی طرف بڑھ گئی، جہاں وہ تین لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ وہاں کی دیوار کے پار مین آفس تھا، جہاں لوگ مصروف کام میں تھے۔ ایک لڑکی نے کہا، "یہ بہن جی ٹائپ لڑکی کیسے یہ جاب کرے گی؟" رسپشنسٹ نے جواب دیا، "ان کے ٹیسٹ میں سو میں سے سو نمبر آئے ہیں۔" گارڈ نے کہا، "پتا نہیں ان کے پیچھے ٹریفک پولیس کیوں تھی۔"۔

پیچھے شیشے کے دروازے کے پار، باقی تینوں اب بھی پولیس کے سامنے کھڑیں انکی تفتیش کا جواب دے رہی تھیں۔ ریسپشنسٹ نے کہا، "شاید ان کا انٹرویو لیٹ نہ ہو جائے، شاید ٹریفک سگنل توڑا ہو۔" تینوں لڑکیوں نے اپنی ابرو اچکائیں اور سمجھ گئیں کہ اصل میں کسی کی قابلیت کا اندازہ ان کے لباس سے نہیں بلکہ ان کے عمل سے ہوتا ہے۔

....

انٹرویو کا کمرہ وسیع و عریض تھا، جس کی چھت لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اس پر مہین نقاشی کی گئی تھی جو روشنی میں چمک رہی تھی۔ فرش پر بھی لکڑی کا استعمال کیا گیا تھا جس پر پالش کی ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جھلک نظر آ رہی تھی۔ دیواروں کو آرام دہ اور پر سکون رنگوں سے پینٹ کیا گیا تھا، جس پر فنکارانہ تصاویر اور سرٹیفکیٹس کی فریمیں آویزاں تھیں۔

ایک طرف بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے تین کرسیاں رکھی گئی تھیں، جن پر انٹرویو لینے والے ماہرین بیٹھے تھے۔ان کے چہرے سنجیدہ تھے لیکن آنکھوں میں تجسس کی جھلک تھی۔ان کے سامنے ایک خالی کرسی تھی جو انٹرویو دینے والے امیدوار کے لیے مخصوص تھی۔

جب دروازہ کھٹکایا گیا، تو انٹرویو پینل میں سے ایک نے مدعو کیا، "اندر آیئے۔" جب دروازہ کھلا، تو ایک نقاب پوش لڑکی اندر داخل ہوئی۔انٹرویو لینے والوں نے ایک لمحے کے لیے حیرت کا اظہار کیا لیکن جلد ہی اپنے تاثرات کو سنبھال لیا۔لڑکی نے پر اعتماد قدموں سے چلتے ہوئے اپنی جگہ لی اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

،انٹرویو لینے والے میں سے ایک نے فائل کھولی اور اسے دیکھتے ہوئے متاثر کن انداز میں کہا یونیورسٹی کی ڈگری میں آپ کے چار بائے چار سی جی پی اے واقعی متاثر کن ہیں، یعنی آپ ایک روشن خیال طالب علم تھیں۔" انٹرویو لینے والوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آیا نے جواب دیا، "بالکل، محنت کا پھل تو ملتا ہی ہے۔" اس کا انداز پر اعتماد تھا اور اس کے ہاتھ میز پر استحکام سے رکھے گئے تھے۔ اس کی بات سن کر انٹرویو لینے والوں کے چہرے پر بھی ایک مثبت تاثر آیا۔

"انٹرویو کنندہ ا نے دلچسپی سے سوال کیا، "آپ کا دن کیسا رہا؟

، آیا نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنی کہانی سنانے لگی، "بہت برا، بلکل بھی اچھا نہیں تھا۔ دراصل میری سکوٹی خراب ہو گئی تھی اور مجھے یہاں پہنچنا بھی تھا۔ میں نے اپنی بہنوں کو کال کی، اور وہ مجھے لینے میرے پاس پہنچ گئیں۔ کیسے بھی کر کے اپنی اپنی بائیکز دوڑاتے ہوئے ہم نے ٹریفک سگنل بھی پار کر لیا، جس۔ وجہ سے ہمارے پیچھے پولیس لگ گئی۔ وہ اب بھی باہر ہیں، لیکن مجھے یہاں پہنچانا تھا، کچھ بھی کر کے۔ وقت کم تھا میرے پاس۔"۔

تینوں انٹرویو کنندگان نے ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا۔ انٹرویو کنندہ ۲ نے پوچھا، "آپ ، کے والد نے آپ کو بائیک چلانے کی اجازت دی ہے؟" آیا نے جواب دیا، "، میں بائیک چلاتی ہوں نہ کہ رائیفل" اس کے اعتمادی انداز اور بے باک جواب نے تینوں انٹرویو کنندگان کو متاثر کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آیا کی باتوں میں ایک خاص قسم کی مضبوطی تھی،اس کے ہاتھوں کی حرکتیں محتاط اور معنی خیز تھیں۔اس کے جسم کی زبان اعتماد کا اظہار کر رہی تھی، جیسے وہ اپنے مقصد کے لیے پر عزم تھی۔

''انٹرویو کنندہ دو نے سوال کیا،''آپ نے آئی ٹی مینجمنٹ میں کیریئر کا انتخاب کیوں کیا؟

آیا نے جواب دیا،''میں نے ٹیکنالوجی کی دنیا میں ہمیشہ ایک چیلنج دیکھا ہے،اور مجھے چیلنجز کا سامنا کرنا پسند ہے۔آئی ٹی مینجمنٹ میرے لیے ایک ایسا میدان ہے جہاں میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کر سکتی ہوں۔''۔

انٹرویو کنندہ تین نے پوچھا،''آپ کی زندگی میں کون سا پہلو آپ کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے؟''۔

آیا نے کہا،''میری زندگی میں میری بہنوں کا کردار سب سے زیادہ متاثر کن ہے۔ان کی محنت اور عزم نے مجھے ہمیشہ مضبوط بنایا ہے۔ان کی محبت میرے لئے سب کچھ ہے۔''آیا کی آواز میں جذبات کی گہرائی تھی،اور اس کے ہاتھوں کی حرکت سے اس کی باتوں کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انٹرویو کنندہ ایک نے پوچھا، ''آپ نقاب کیوں پہنتی ہیں، اور آپ کو لگتا ہے کہ آپ لوگوں سے ایسے مقابلہ کر پائیں گی؟''۔

آیا نے جواب دیا، ''میں نقاب اپنی ذاتی پسند کی بنا پر پہنتی ہوں۔ میرا یقین ہے کہ میری گفتگو کی مہارت ہی میری شخصیت کی عکاسی کرتی ہے، نہ کہ میرا چہرہ۔ میں اپنے اعتماد اور قابلیت پر بھروسہ کرتی ہوں۔'' آیا کے چہرے پر نقاب کے پیچھے سے بھی ایک مضبوط اور پر سکون تاثر جھلک رہا تھا، اور اس کے جسم کی زبان سے اس کی مضبوطی اور خود اعتمادی کا اظہار ہو رہا تھا۔

انٹرویو کنندہ دو نے پوچھا، ''آپ کو ہماری کمپنی میں کیوں منتخب کیا جائے؟''۔

آیا نے اپنی تعلیمی اور پیشہ ورانہ کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ''میری تعلیمی اور پیشہ ورانہ کامیابیاں میری صلاحیتوں کی گواہ ہیں۔ میں نے ہمیشہ اپنے کام میں نئے انداز اور جدت لانے کی کوشش کی ہے، اور میں یقین رکھتی ہوں کہ میں آپ کی کمپنی کے لیے ایک قیمتی اضافہ ثابت ہوں گی۔ اگر آپ مجھے منتخب نہیں کرتے، تو یہ میرا نقصان نہیں ہو گا۔ کیونکہ جو شخص خود ایک اثاثہ ہو، اسے کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی۔ فکر تو ان لوگوں کو ہونی چاہیے جو اثاثہ کی قدر نہیں کرتے''۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انٹرویوکنندہ تین نے آیا کی باتوں میں جو اعتماد تھا اس کی تعریف کی اور پوچھا، "آپ کے خیال میں، آپ کی یہ خصوصیت آپ کو ہماری ٹیم کا ایک اہم رکن بنا سکتی ہے؟" ان کے چہرے پر دلچسپی اور توجہ کا اظہار تھا۔

آیا نے جواب دیا، "جی ہاں، میرا اعتماد میری سب سے بڑی طاقت ہے۔ میں ٹیم کے ساتھ مل کر کام کرنے میں یقین رکھتی ہوں اور میرے پاس مواصلات کی مضبوط مہارتیں ہیں جو کہ کسی بھی پروجیکٹ کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہیں۔" اس کے ہاتھوں کی حرکت میں ایک مثبت اور تعاونی رویہ نظر آ رہا تھا۔

انٹرویوکنندہ ایک نے آیا کی باتیں سن کر اپنی متاثر کنی کا اظہار کیا اور کہا، "ہم آپ کو ہماری ٹیم میں شامل کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں گے۔" ان کے چہرے پر ایک مسرت اور اطمینان کا تاثر تھا، اور ان کے ہاتھوں کی حرکت سے ایک مثبت ردعمل کا اشارہ مل رہا تھا۔

آیا نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "میں آپ کی کمپنی کا حصہ بننے کے موقع کی قدر کرتی ہوں۔" اس کے لہجے میں شکر گزاری اور امید کا تاثر تھا، اور اس کے جسم کی زبان سے ایک مثبت اور پرامید رویہ جھلک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب آیا دفتر سے باہر نکلی، تو اس نے دیکھا کہ پولیس کی گاڑی اب بھی وہاں موجود ہے۔ پولیس اہلکاروں کے سامنے خدیجہ، ماہ، اور نبرا کھڑے تھے۔ پولیس اہلکار نے سخت لہجے میں کہا، "آپ سب کو ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہوگا۔"۔

ماہ نے جواب دیا، اپنے مخصوص انداز میں، "اگر ہم نہ گئے تو کیا تم ہمیں پولیس مقابلے میں مار دو گے؟ ہم نے تمہیں بارہا سمجھایا ہے کہ ہماری بہن کو دیر ہو رہی تھی۔ کیا تم کو یہ بات سمجھ نہیں آتی؟ ہم پاگل نہیں ہیں کہ بلاوجہ ٹریفک کے قوانین توڑیں۔"۔

آیا نے قدم بڑھایا اور دونوں پولیس افسران اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ "دیکھیے، ہمیں دیر ہو رہی تھی، اور جو ہمیں اس وقت سمجھ آیا، ہم نے وہی کیا۔"۔

ماہ نے منہ بنا کر کہا، "میں انہیں سیدھا کر دوں گی۔ انہیں لگتا ہے کہ ہم دوسری عورتوں کی طرح ہیں، جن کے گھر میں گھس کر یہ انہیں مارتے ہیں۔ میں انہیں بتا دوں گی کہ میں کون ہوں۔"۔

نبرا نے ماہ کو دیکھا اور گھور کر کہا، "بات مت بگاڑو۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ ٹریفک پولیس ہے جاہل فالحال گوپی والا گوارپن مجھے تم میں نظر آرہا ہے" ماہ نے منہ بنایا" پولیس لفظ جہاں بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئے سمجھ لو سب ایک جیسے ہیں" دفعتاً موبائل پر اشتیاق کو کال کی، جو مقصود صاحب کا دوست تھا اور ایس ایچ او تھا۔۔۔ کال کان سے لگایا گیا کال پک ہوئی۔۔ تو ماہ فوراً بولی۔۔

اشتیاق انکل، آپ کہاں تھے؟ میں آپ کو کب سے کال کر رہی تھی۔ یہ پولیس والے ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔" ماہ نے کہا۔

پولیس افسر نے 'تنگ' لفظ سن کر چونک کر کہا، "ہم کب تنگ کر رہے ہیں؟ ہم تو صرف تفتیش کر رہے تھے۔"

ماہ نے اہلکار کو موبائل دیا، اور اہلکار نے موبائل دیکھا، پھر ماہ۔ کو اہلکار نے موبائل کان سے لگایا اور یکدم سیدھا ہو کر ڈرتے ہوئے کہا، "جی جی سر، اوکے اوکے سر، غلطی ہو گئی، جی جی سمجھ گیا۔"

افسر نے فوراً موبائل ماہ کو دیا، اور ماہ نے کان سے لگا کر کہا، "اوکے اشتیاق انکل، شکریہ۔ جی، ہو گیا۔ آیا کا انٹرویو۔۔ بہت شکریہ آپ کا۔" اس نے کال کاٹ دی اور گردن اکڑا کر پولیس افسر کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ایک گہری سانس لی اور پراعتماد لہجے میں کہا، ”چلو، اب چلتے بنو شاباش!“ اس کے الفاظ میں ایک طاقت تھی جو پولیس اہلکاروں کو بھی حرکت میں لے آئی، وہ فوراً ہی اپنی گاڑی کی طرف بڑھے، جو دھول اڑاتی ہوئی روانہ ہو گئی۔

آپا نے اپنی بہنوں کی طرف دیکھا، آنکھوں میں شکریہ کا پیغام لیے، ”شکریہ، دوستوں...“ اس کی آواز بھرا گئی، جیسے کسی گہرے جذبے کو روکنے کی کوشش کر رہی ہو، اور پھر آنسوؤں کے قطرے اس کے نقاب کو بھگونے لگے۔

نبرا نے آپا کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں حیرت اور محبت کی جھلک تھی، ”پاگل ہو گئی ہو؟ ہم بہنیں ہیں، اور جب تک ہم چاروں ساتھ ہیں، کوئی ہمیں کچھ نہیں کر سکتا۔ ہم ایک الٹیمیٹ ٹیم ہیں، صرف بہنیں نہیں، بلکہ ایک دوسرے کی جان بھی ہیں۔“ اس کے الفاظ میں ایک قوت تھی، اور اس کے ہاتھ آپا کے کندھوں پر محبت سے رکھ دیے گئے۔

یکدم، چاروں بہنیں ایک دوسرے سے گلے ملیں، ایک گہری محبت اور یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے۔ ماہ نے کچھ دیر بعد کہا، ”ہماری اتنی محنت کا کیا کوئی فائدہ ہوا؟ انٹرویو کیسا رہا؟“۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آیا نے مسکرا کر جواب دیا، ''بہت اچھا، بہت اچھا رہا۔'' اس کے چہرے پر ایک روشن مسکراہٹ تھی، جو اس کی آنکھوں تک پہنچ گئی، اور اس کے ہاتھوں نے بہنوں کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔

شکر اللہ کا، ''سب بہنیں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرائیں، ان کے چہرے خوشی اور اطمینان سے بھرپور تھے۔

وقت کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی، اور نبرا کے سی ایس ایس کے امتحانات کا وقت آ پہنچا تھا۔ یہ اس کا آخری موقع تھا، اور اس کے دل پر ٹینشن کا بوجھ تھا۔ رات کے اندھیرے میں، وہ مطالعہ میں مصروف رہتی، صفحات کی سرسراہٹ اور قلم کی رگڑ کے ساتھ۔

صبح کی پہلی کرن جب کمرے میں جھانکتی، نبرا کتابوں کے ڈھیر کے بیچ سوتی پائی جاتی۔ چند گھنٹے کی نیند کے بعد، وہ پھر سے اٹھتی، اپنے نوٹس کو سمیٹتی، اور امتحان دینے کے لئے نکل پڑتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امتحانی مرکز کی تبدیلی اس کے لئے ایک اضافی چیلنج تھی، لیکن وہ ہر روز نئے عزم کے ساتھ اس ،کا سامنا کرتی۔ امتحانی ہال میں، وہ اپنے علم کو قلم کی نوک پر رکھ کر سوالات کے جوابات لکھتی اور پھر تھکی ہوئی لیکن مطمئن واپس آتی۔

دوپہر کی دھوپ میں، وہ کچھ دیر کے لئے آنکھیں موند لیتی، اور پھر اگلے پیپر کی تیاری میں جُت جاتی۔ اس کی محنت اور لگن کا عکس اس کے چہرے پر نظر آتا، جب وہ رات کے انتہائی پہر تک پڑھتی رہتی۔

یہ سلسلہ چلتا رہا، ایک دن میں دو پیپرز کی تیاری، امتحان دینا، اور پھر واپسی پر کچھ دیر کی آرام کے بعد دوبارہ مطالعہ۔ نبرا کی محنت اور عزم کی داستان، وقت کی تیز رفتاری میں بھی اپنی جگہ قائم رہی۔

. ...

پھر وہ دن بھی آیا جب نبرا کا آخری امتحان تھا۔ صبح کی ہلکی روشنی میں، اس کے قدم امتحانی مرکز کی سرد، سنگین دہلیز پر پڑے۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، ہر قدم کے ساتھ ایک نئ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کشمکش کا احساس ہوتا۔ امتحان شروع ہونے میں ابھی بیس منٹ باقی تھے، جب اس نے اپنی ڈیٹ شیٹ کو نکالا تو اس کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا

اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا گھومتی محسوس ہوئی، ایسا لگا جیسے زمین اس کے پاؤں کے نیچے سے سرک رہی ہو۔ اس نے دیکھا کہ جس مضمون کی وہ رات بھر تیاری کرتی رہی، اس کا امتحان تو دوپہر کو تھا، اور جس مضمون کو اس نے صرف بیس منٹ دیے تھے، اس کا امتحان ابھی صبح کا تھا۔ اس کے دل میں ہلچل مچ گئی، ایک یکدمی شاک کی طرح، جیسے کوئی ناگہانی آفت آپڑی ہو۔

یکدم وہ اپنے بیگ کی طرف لپکی، اس نے وہ والی کتاب نکالی جس کا ابھی بیس منٹ میں پیپر تھا وہ سامنے کے گنجے درخت کے نیچے بینچ پر بیٹھ گئی۔ بینچ پر اوس کی بوندیں تھیں، جو ٹھنڈ کی وجہ سے جمی ہوئی تھیں۔ اس نے آنکھیں مینچیں اور سامنے سیمنٹ کے بنے بینچ پر بیٹھی، جہاں اوس خشک ہو چکی تھی۔ اس نے کتاب کھولی اور پڑھنے لگی، ہر لفظ پر اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں جیسے وقت کے ساتھ دوڑ لگا رہی ہوں۔ اس کے ہاتھوں کی حرکت میں ایک بے چینی تھی، اور اس کے چہرے پر ایک عزم کی جھلک تھی، جو اس کی محنت اور لگن کا بیان کر رہی تھی۔ اس کے ارد گرد کا ماحول ایک خاموش تماشائی کی طرح تھا، جو اس کی جدوجہد کا گواہ بن رہا تھا۔۔۔

....

www.novelsclubb.com

امتحانی ہال کی فضا میں ایک سنجیدگی تھی، جو نبرا کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ گونج رہی تھی۔ وسیع ہال کی دیواروں پر قائدِ اعظم کی باوقار تصویر نے ایک تاریخی حسن بکھیر رکھا تھا، جبکہ فاطمہ جناح کی تصویر دائیں دیوار پر، سر سید احمد خان کی تصویر بائیں دیوار پر، اور علامہ اقبال کے شعر درمیانی دیوار پر نقش تھے، جو طلباء کو علم کی اہمیت اور قومی ہیروز کی یاد دلا رہے تھے۔

طلباء کی قطاریں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں، ہر ایک کے ہاتھ میں قلم تھا، اور وہ محویت سے اپنے پیپرز لکھ رہے تھے۔ سٹیج پر ہیڈ انوجیلیٹر کی موجودگی نے ایک اتھارٹی کا احساس دلایا، جو کرسی پر بیٹھے ہوئے، طلباء کی نگرانی کر رہے تھے۔

نبرا، جو اپنے پیپر میں مگن تھی، اچانک ایک انوجیلیٹر کی نظروں کا مرکز بن گئی۔ انوجیلیٹر کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، جیسے وہ نبرا کی تحریر کی گہرائیوں میں جھانکنا چاہتے ہوں۔ نبرا کی پیشانی پر شکنیں عیاں تھیں، اور اس کے ہاتھوں کی حرکت میں ایک بے چینی تھی، جیسے وہ اس غیر متوقع توجہ سے مضطرب ہو۔"۔

، سر آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ مجھے الجھن ہو رہی ہے۔" نبرا کی آواز میں ایک نرمی تھی لیکن اس کی باتوں میں ایک استدلال بھی تھا۔" ادھر اور بھی بچے ہیں، اگر آپ کو دیکھنا ہے تو

پیچھے جا کر کھڑے ہو جائیں۔ میرے سے ایسے پیپر نہیں ہوتا، پلیز یا کچھ فاصلے پر کھڑے ہوں۔"۔

انو جیلیٹر نے ایک گہری نظر نبرا پر ڈالی، پھر ایک ادبی انداز میں پیچھے ہٹ گئے، اور دوبارہ ہال میں ، گشت کرنے لگے۔ ان کی نظریں وقتاً فوقتاً نبرا پر پڑتی رہیں، لیکن اب ایک مناسب فاصلے سے تاکہ وہ بے دھڑک اپنا پیپر مکمل کر سکے۔

نبرا نے ایک گہری سانس لی، اور اپنی توجہ دوبارہ پیپر پر مرکوز کی۔ اس کے ہاتھ پھر سے قلم کی رفتار سے حرکت کرنے لگے، اور اس کے چہرے پر ایک توجہ کی جھلک نظر آئی، جیسے وہ اپنے علم کی گہرائیوں سے جوابات کو کاغذ پر اتار رہی ہو۔ امتحانی ہال کی گھڑی کی ٹک ٹک اس کے عزم کی گواہ بن گئی، اور وقت کے ساتھ اس کی محنت کا سفر جاری رہا۔

کمرے کا ماحول خوشی اور محبت سے بھرپور تھا، جہاں نبرا بستر کے ہیڈ بورڈ کے سہارے بیٹھی تھی، اور اس کے اطراف میں ماہ، خدیجہ، اور آیا اس کی باتوں میں گم تھیں۔ نبرا نے اپنی آپ بیتی سنائی، مجھے تو لگا کہ میں گئی، لیکن شکر ہے کہ پیپر ٹھیک ہو گیا۔ ایک تو وہ انو جلیٹر کہیں کا میرے سر پر کھڑا تھا، لیکن میں نے بہادری سے کہہ دیا کہ سر، میرے سے ایسے پیپر نہیں ہوتا۔"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خدیجہ نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا، ''شکر اللہ کا کہ سب ٹھیک ہو گیا۔'' اس کے چہرے پر راحت کی لہر تھی۔

پھر وہ مسکراتے ہوئے بولی، ''ویسے ایک اور خوشخبری ہے۔'' سب کی نظریں اس پر جم گئیں۔

کیا؟'' نبرا نے پوچھا۔

میں نے یوتھ پروگرام میں اپلائی کیا تھا، اور مجھے بیس لاکھ روپے کا لان مل رہا ہے ادائیگی قسط وار ''ہو گی اور جیسے جیسے ہم سکول سے پیسے کمائیں گے ساتھ ساتھ ادائیگی کرتے جائیں گے۔۔ خدیجہ کی آواز میں خوشی تھی۔

سب بہنیں خوشی سے چہک اٹھیں اور یکدم گلے لگ گئیں۔ ''کیا واقعی؟'' خدیجہ نے تیزی سے سر ہلایا۔ ''ہاں، اب ہمیں بس ایک اچھے علاقے میں گھر چاہیے، جہاں ہم نرسری کھول سکیں اور اچھے پیسے کما سکیں۔''۔

آیا نے کہا، ''بس دعا کرو کہ میری جاب ہو جائے، پھر مہینے کی لاکھ سیلری ہو گی۔ ہم لوگ ڈی ایچ اے میں کرائے پر گھر لے لیں گے اور وہیں سکول کھول لیں گے۔''۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ نے کہا، ''ویسے میں نے جو آن لائن سٹور کھولا تھا، اس پر میری پہلی سیل آج ہوئی ہے۔''

سب بہنیں دوبارہ خوشی سے چہک اٹھیں۔

کیا واقعی؟'' سب نے حیرت سے پوچھا۔

ماہ نے اثبات میں سر ہلایا۔''ہاں، اب بابا کو پتا چلے گا کہ ہم لڑکیاں کسی سے کم نہیں، ہم بوجھ نہیں، بازو بھی بن سکتی ہیں، اور یہ بات ہم سوسائٹی کو بتائیں گیں۔''

آیا بولی ''ہوں ہم کیوں ہوں گی بوجھ وہ ہوں جو شہزادوں کی راہ دیکھ رہی ہیں، کہ ان کو کوئی بیاہ کے لے کر جائے گا۔ ہم کیوں بوجھ ہوں؟ ہم تو خود مختار بنیں گیں۔''

،بس دعا کرنا کہ میں پاس ہو جاؤں اور بعد میں جو بھی رکاوٹیں ہوں، ان میں بھی کامیاب ہوں تاکہ میں اسسٹنٹ کمشنر بن سکوں۔'' نبرا نے کہا۔

سب بہنیں ہم آواز میں بولیں، ''آمین، انشاءاللہ۔''

...oooo ✿ ✿ ✿ oooo...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دو مہینے بعد موسم کی معتدلی نے خان پور ڈیم کے کنارے ایک خوابیدہ سکون بکھیر دیا تھا، جہاں ،چار بہنیں، خدیجہ ،ماہ، نبرا،اور آیا،ایک نئے مہم جوئی کے سفر پر نکلی تھیں۔آسمان صاف تھا جس میں سفید بادل ہلکے پھلکے گھوم رہے تھے،اور سورج کی چمک نے ان کے چہروں کو روشن کر دیا تھا۔

پیراشوٹ کی رنگینی نے آسمان کو ایک نئی زندگی دی تھی، جبکہ دو پیراشوٹ کشتی کے ساتھ جڑے ہوئے تھے،اور ایک بوٹ انہیں آگے کھینچ رہی تھی، پانی کی پگڈنڈی چھوڑتے ہوئے۔خدیجہ اور ماہ ایک پیراشوٹ میں تھیں، جبکہ نبرا اور آیا دوسرے میں،اور نیچے کشتی میں مقصود صاحب بیٹھے تھے،اوپر اپنی بیٹیوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

ہوا میں اڑتے ہوئے،انہیں نیچے پانی چھوٹا سا نظر آرہا تھا،اور جب کشتی نے ایک گول گھومی، تو پیراشوٹ بھی اس کے ساتھ گھومے،ایسے کہ انہیں لگا جیسے دنیا گھوم گئی ہو۔

ماہ نے چلاتے ہوئے کہا،''یہ میری زندگی کا سب سے اچھا دن ہے!''لیکن تیز ہوا میں اس کی آواز دب گئی۔ہوا کی آواز اتنی تھی کہ تھر تھر کی آواز ہر طرف تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کے چہرے خوشی اور جوش سے بھرپور تھے، اور ان کی آنکھوں میں مہم جوئی کی چمک تھی۔ ہر ایک کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی، جو ان کے دلوں کی گہرائیوں سے نکلی تھی۔ ان کے ہاتھ ہوا میں لہرا رہے تھے، جیسے وہ آسمان کو چھونے کی کوشش کر رہے ہوں۔

یہ منظر، ان کی زندگی کے ایک نئے باب کی شروعات کی طرح تھا، جہاں وہ اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لئے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی تھیں۔ اور اس خوبصورت دن پر، ان کی خوشیوں کی گونج پورے خان پور ڈیم میں سنائی دے رہی تھی۔

پانی پر سورج کی چمک اور آسمان کا عکس ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔ سورج کی کرنیں پانی کی سطح پر جھلملاتی ہوئی، ایک دلفریب تصویر بنا رہی تھیں، جیسے کہ پانی میں ہزاروں ہیرے بکھرے ہوں۔ آسمان کا نیلا رنگ پانی میں اپنا عکس دیکھ کر گویا خود میں محو ہو گیا تھا۔

اڑتے پیراشوٹس کی رنگینی نے آسمان کو مزید روشن کر دیا تھا، اور جب وہ ہوا میں گھومتے، تو ان کے رنگ پانی پر بھی چھا جاتے۔ تیرتی کشتیوں کی حرکت نے پانی کی سطح پر ہلچل مچا دی تھی، جس سے پانی کے عکس میں بھی ایک خوبصورت رقص شروع ہو گیا تھا۔

چاروں بہنیں، پیراشوٹس کے ساتھ ہوا میں اڑتی ہوئی، اس منظر کا حصہ بن گئی تھیں۔ان کے چہرے خوشی اور جوش سے بھرپور تھے، اور ان کی آنکھوں میں مہم جوئی کی چمک تھی۔ان کے ہاتھ ہوا میں لہرا رہے تھے، جیسے وہ آسمان کو چھونے کی کوشش کر رہے ہوں۔

نیچے کشتی میں مقصود صاحب بیٹھے تھے، اوپر اپنی بیٹیوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ان کی آنکھوں میں فخر کی جھلک تھی، جیسے وہ اپنی بیٹیوں کی کامیابیوں کو دیکھ کر دل سے دعائیں دے رہے ہوں۔

خان پور ڈیم کے کنارے، وہ بہنیں کشتی میں بیٹھی مزے کر رہی تھیں۔ نبرا، خدیجہ، ماہ، اور آیا نے پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی کی ٹھنڈک ان کے ہاتھوں کو چھو کر گزری۔ماہ نے پانی ہاتھ میں بھرا اور آیا کے منہ پر پھینک دیا، جو اس کے پیچھے بیٹھی تھی۔آیا نے بھی مسکراتے ہوئے پانی کا جوابی حملہ کیا۔

سورج کی روشنی پانی پر پڑتی، تو ایسے لگتا جیسے موتی بکھرے ہوں۔ان کے اطراف میں پہاڑوں کی ساکت شکلیں اب حرکت میں آگئی تھیں، جیسے وہ بھی ان کی خوشی میں شریک ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ نے ہنستے ہوئے کہا، ''سوچو اگر یہاں جل پری آجائے تو کیا ہو؟'' خدیجہ نے جواب دیا، ''تیرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، تجھے دیکھ کر وہ بھاگ جائے گی۔''

ماہ نے خدیجہ کو دیکھا اور چٹکی لی، ''کہیں تم نے پانی میں اپنا عکس تو نہیں دیکھ لیا؟'' خدیجہ نے نقاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، ''میں نے تو نقاب کر رکھا ہے، مگر تمہارا عکس پانی میں نظر آرہا ہے۔''

ماہ نے ہنس کر کہا، ''تو پھر ڈر کر بھاگ جاؤ تم۔'' خدیجہ نے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، ''مگر میں تو پری ہوں۔''

لنڈی کوتل کی پری! '' ماہ نے ہنس کر کہا۔ خدیجہ نے پانی بھرا اور ماہ پر پھینک دیا، ''تجھے میں پانی میں پھینک دیتی، مگر مجھے لوگوں کی فکر ہے۔ تیرا گندہ وجود پانی کو بھی آلودہ کر دے گا۔''

،ماہ نے آنکھیں گھمائیں، ''تب ہی میں کہوں کہ پانی میں گٹر جیسی کیوں بو آرہی ہے۔ اب پتا چلا میری بہن خدیجہ کب سے پانی میں ہاتھ مار رہی تھی۔''

نبرا اور آیا ہنسی، ''ان کا چلتا رہے گا۔'' مقصود صاحب نے ہنس کر کہا، ''یہ دونوں کبھی نہیں بدلیں گی۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خوش گپیوں میں مصروف تھے جب انہوں نے ایک بھاری شے کے پانی میں گرنے کی آواز سنی۔ دور ایک کشتی میں ایک عورت اور آدمی کی چیخیں سنائی دیں، ''ہمارا بیٹا پانی میں گر گیا، کوئی تو بچاؤ!'' اس خبر نے ہر طرف ہلچل مچا دی۔ ارد گرد کوئی غوطہ خور نہیں تھا، اور فوری مدد کے لیے کمپلین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی

اچانک وہاں کی فضا میں ایک ہلچل مچ گئی، ہر شخص نے حیرت سے دوسرے کی جانب دیکھا۔ ''خدیجہ، آیا، ماہ اور نبرا کی نظریں ایک دوسرے سے ملاقات کر رہی تھیں، جیسے کوئی خاموش گفتگو چل رہی ہو۔ خدیجہ اور آیا نے عبایا کے نچلے حصے کو آزاد کیا، تاکہ تیراکی کے دوران کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ مقصود صاحب کی نظریں ابھی بھی اسی سمت میں جمی ہوئی تھیں، جب ان کے چہرے پر پانی کی چھینٹیں پڑیں اور پانی کی آواز نے ان کے کانوں کو چھو لیا۔ مقصود صاحب نے جب پلٹ کر دیکھا، تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور منہ حیرانی سے کھل گیا۔

بچوں... 'ان کے منہ سے نکلا اور ارد گرد کے لوگوں نے بھی اسی سمت دیکھا، ان کی بھی آنکھیں' حیرت سے پھیل گئیں اور منہ حیرانی سے کھل گیا۔''

وہ جیسی ہی پانی کی گہرائیوں و کھائی میں اتریں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی نظریں تیزی سے پانی کی سطح کے نیچے چھپے ہوئے بچے کو تلاش کر رہی تھیں۔ پانی کی سطح پر موجود دیگر لوگ بھی پریشانی میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، امید کرتے ہوئے کہ بچہ جلدی سے مل جائے۔

پانی کے اندر، خدیجہ، آیا، ماہ، اور نبرا کی نظریں پانی کی دھندلی گہرائیوں میں گھوم رہی تھیں۔ پانی کے اندر کی دنیا ایک مختلف منظر پیش کر رہی تھی، جہاں ہر چیز سکون سے بھری ہوئی تھی، لیکن اس سکون کے نیچے ایک تناؤ بھی موجود تھا۔ ان کے حجاب اور نقاب پانی کے اندر ہوا کی طرح ہل رہے تھے، جیسے وہ پانی کے اندر کی موجوں کے ساتھ رقص کر رہے ہوں۔

اس دوران، دور سے غوطہ خوروں کی ٹیم نظر آنے لگی۔ وہ تیزی سے پانی کی سطح کی طرف بڑھ رہے تھے، امید کرتے ہوئے کہ وہ وقت پر پہنچ جائیں۔ خدیجہ اور آیا نے اپنی تلاش جاری رکھی --

پانی کی گہرائیوں میں، ایک خاموشی تھی جو صرف پانی کے حرکت سے ٹوٹتی تھی۔ آیا نے اپنے ساتھیوں کو مختلف دشاوں میں روانہ کیا، ان کے اشارے پر ہر ایک نے اپنی راہ لی۔ پانی کے اندر سے نکلتے بلبلوں نے ایک خوبصورت منظر پیش کیا، جیسے وہ پانی کی سطح پر رقص کر رہے ہوں۔ ماہ کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں، وہ جلدی سے سطح پر آئی اور گہرا سانس لیا۔ مقصود صاحب کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، ان کی آواز میں فکر مندی تھی جب وہ بولے، 'بیٹا اوپر آؤ۔' ماہ نے جواب دیا، 'ابا، ہم اس بچے کو تلاش کر کے رہیں گے۔' ارد گرد کے لوگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے، جب اچانک ماہ پانی کی گہرائیوں میں غائب ہو گئی۔ اوپر پیراشوٹ سے اترتے ہوئے لوگ بھی اس تماشے کو دیکھنے لگے۔ پانی کی گہرائی میں، رنگ برنگی مچھلیاں ان کے آس پاس سے گزریں، ان کی چمک دمک ان کے ارد گرد ایک جادوئی ماحول بنا رہی تھی۔ وہ گہرائی میں مزید نیچے جا رہی تھیں، لیکن وہ بچہ ابھی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔"

--

پانی کی سرد و گہری وادیوں میں، ان کی تلاش جاری تھی۔ بچے کا کوئی سراغ نہ ملنے پر بھی، ان کی ہمت نہ ٹوٹی۔ ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر، انہوں نے ایک دوسرے کو حوصلہ دیا اور پھر، سے متحد ہو کر تلاش کا سلسلہ شروع کیا۔ اچانک، انہیں پانی کی تہہ میں کچھ عجیب سا محسوس ہوا جیسے کوئی چیز گہرائی میں حرکت کر رہی ہو۔ انہوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور اس راز کی جانب بڑھنے لگیں۔ پانی کے اندر کی دنیا میں، جہاں ہر طرف خاموشی تھی، صرف ان کی سانسوں کی آواز اور پانی کی ہلکی سی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ مچھلیوں کی ایک قطار ان کے سامنے سے گزری، جیسے وہ ان کے مشن کے لیے راہ دکھا رہی ہوں۔ ان کی نظریں تیزی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے گہرائی کی جانب مرکوز تھیں، جہاں انہیں کچھ دھندلا سا دکھائی دیا۔ کیا وہ بچہ تھا؟ یا کچھ اور؟ ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، اور وہ اس انکشاف کی جانب بڑھتی گئیں۔

.........∆∆∆.........

سب کی نظریں پانی کی سطح پر مرکوز تھیں، جیسے کہ وقت کی رفتار بھی اسی کے ساتھ تھم گئی ہو۔ اسی اثنا میں، غوطہ خوروں کی ٹیم نے پانی کی گہرائیوں میں جست لگانے کی تیاری کی، مگر ان کی نظریں جمی رہ گئیں جب پانی کی سطح پر بلبلے اٹھنے لگے، جیسے کہ سمندر کی سطح پر رقص کرتے ہوئے موتی۔ پانی کی گہرائیوں سے ایک ارتعاش کی لہر اٹھی، اور یکدم، چاروں بہنیں پانی کی سطح پر نمودار ہوئیں، جیسے کہ سمندر کی موجوں نے اپنے خزانے سے چار موتیوں کو جنم دیا ہو۔ ماہ نے اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف فلپ کیا، اور پانی کی بوندیں چاروں طرف بکھر گئیں، جیسے کہ ،چاندنی رات میں تاروں کی بارش۔ ان سب نے خود کو جھٹکا دیا تاکہ پانی کی بوندیں جھڑ جائیں جیسے کہ پرندے اپنے پروں کو جھٹک کر اڑان بھرنے کو تیار ہوں۔ جب وہ کچھ اوپر ہوئیں، تو نبرا کے ہاتھ میں ایک چھوٹا بچہ تھا، جس کی عمر پانچ سے چھ سال کے قریب تھی، جیسے کہ ایک ننھا فرشتہ جسے زندگی کی نئی صبح مل گئی ہو۔ اس منظر کو دیکھ کر اس کے ماں باپ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ ،رہا، اور ماں نے گہری سانس لی، جیسے کہ ایک بھاری بوجھ اتر گیا ہو۔ بچہ بے ہوش تھا مگر زندہ تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے کہ ایک چھوٹا پودا جو طوفان کے بعد بھی سر اٹھائے کھڑا ہو۔ مقصود صاحب پر بیٹیوں کے لئے محبت اتری، انہیں سمجھ آیا کہ بیٹیاں فخر ہوتی ہیں، بیٹیاں نعمت ہوتی ہیں، بیٹیاں اثاثہ ہوتی ہیں۔ اگر یہ سب خوبیاں بیٹیوں میں نہ بھی ہو، تو ہر کسی کی اپنی شخصیت ہوتی ہے، اور بیٹی کی جو بھی شخصیت ہو، وہ اس میں بھی فخر، نعمت، اور رحمت ہوتی ہے، بوجھ نہیں۔ وہ چاروں پانی میں تیرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھیں، کہ اچانک اطراف میں سیٹیوں، تالیوں اور شور و غل کی آوازیں گونج اٹھیں، جیسے کہ پوری کائنات ان کی جیت کا جشن منا رہی ہو۔ لوگ جو کشتی میں تھے، وہ پانی میں ہاتھ مارتے ہوئے پانی کی چھینٹیں اڑانے لگے، وہ لوگ سیٹیاں بجانے لگے سب نے موبائل نکال کر ویڈیو بنانا شروع کر دی، جیسے کہ وہ ایک تاریخی لمحے کو محفوظ کر رہے ہوں۔

www.novelsclubb.com

....

انتظامیہ کے کمرے کی گرمائش میں، چار بہادر بہنیں اپنے تولیوں میں لپٹی، خود کو خشک کر رہی تھیں۔ ان کے چہروں پر ابھی بھی پانی کی چمک تھی، جیسے کہ وہ ابھی ابھی کسی دوسری دنیا سے لوٹی ہوں۔ اسی دوران، وہ عورت جس کا بیٹا ابھی اسپتال میں تھا، شکریہ ادا کرنے آئی۔ اس کے قدموں میں ایک عجیب سی جلدی تھی، جیسے وہ ہر قیمت پر ان بہنوں کا احسان ماننا چاہتی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،وہ بہنوں کے قریب آئی،اور ایک ایک کر کے ان سے گلے ملی۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے جو شکر گزاری کے موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔"آپ چاروں کا بہت شکریہ،آپ چاروں واقعی میں اثاثہ ہیں،"اس نے کہا،اور پھر خدیجہ اور آپا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی،"میں نے جب برقع ایونجر کارٹون دیکھا تھا،تو سوچا کرتی تھی کہ کیا واقعی ایسے ہیرو ہوتے ہیں؟آج پتا چلا کہ ہوتے ہیں اور ساتھ ہی،حجاب ایونجرز بھی ہوتے ہیں۔"اس نے ماہ کی طرف دیکھا،"اور حقیقی زندگی کے ایونجرز بھی،جو کہ لڑکیاں ہیں۔"

اس نے نظریں جھکائیں،"میرے بیٹے کو لائف جیکٹ سے الجھن ہو رہی تھی،اس لئے میں نے اسے اتار دیا،جس کا مجھے افسوس ہے۔"نبرا نے آہستہ سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا،اور مسکرا کر کہا،"اللہ کا شکر ہے کہ آپ کا بیٹا بچ گیا۔اللہ اسے لمبی زندگی دے،اور آپ لوگوں کے ساتھ رکھے،ہمیشہ وہ آپ کے ساتھ رہے،نیک و صابر۔"وہ عورت مسکرائی،"آمین۔"

پھر وہ مقصود صاحب کی طرف مڑی،اور بولی،"واقعی جناب،آپ نے اپنی بیٹیوں کی تربیت بہت اچھی کی ہے۔انہیں حقیقی آزادی آپ نے دی ہے،اصل آزادی یہ ہوتی ہے۔"مقصود صاحب کے چہرے پر ایک درد بھری مسکان آئی،جیسے کوئی پرانی یاد تازہ ہو گئی ہو۔ان کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں میں ایک گہری چمک تھی، جوان کی بیٹیوں کے لئے فخر اور محبت کی گواہی دے رہی تھی۔

•••❄•❄•❄•❄•❄•••

صبح کی پہلی کرنوں کے ساتھ، ماہ اپنے سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی۔اس کے پہنے ہوئے سفید اور نیوی بلیو رنگ کے فراک پر خوبصورت کلیاں مسکرا رہی تھیں، جیسے بہار کی پہلی صبح ہو۔اس کے بال کنڈل میں بندھے ہوئے تھے، اور چہرے پر میک اپ کی ہلکی پرت نے اس کی خوبصورتی کو اور بھی نکھار دیا تھا۔اب وہ جیولری پہن رہی تھی، جیسے کوئی ملکہ تیار ہو رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کی فئیرویل پارٹی میں شرکت کے لئے وہ جا رہی تھی، جو لاسٹ سمسٹر کے طلباء کے لئے منعقد کی گئی تھی۔آئینے کے عکس میں پیچھے بیڈ کا منظر نظر آرہا تھا، جہاں آیا، خدیجہ، اور نبرا نماز پڑھ کر مقصود صاحب کو ناشتہ کروا کے سو گئی تھیں۔مقصود صاحب دفتر چلے گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنے میں باہر گھنٹی بجی، ماہ کے چہرے پر سوالیہ نشان ابھرا۔ وہ اٹھی اور چلتے ہوئے نیچے گیٹ کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھولا تو ایک کوریئر والا کھڑا تھا۔ ''جی؟'' ماہ نے پوچھا، اس کے گلے پر ڈوپٹہ سجا ہوا تھا، جو پاکستانی طرز کے لباس کی شان بڑھا رہا تھا۔

''جی یہ آیا مقصود کا گھر ہے؟'' کوریئر والے نے پوچھا۔ ماہ نے اثبات میں سر ہلایا، ''جی ہاں۔''

''کوریئر والے نے ایک بڑا اینویلپ نکال کر دیا۔ ماہ نے اسے پکڑا، ''آپ ان کی کیا لگتی ہیں؟ کوریئر والے نے پوچھا۔

بہن۔'' ماہ نے جواب دیا۔''

۔کوریئر والے نے ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا اور بولا، ''براہ کرم یہاں دستخط کر دیں۔'' ماہ نے کلپ بورڈ پکڑا اور پین بھی ساتھ ہی وہ سائن کرنے لگی۔

دروازہ بند کرتے ہوئے، ماہ نے اینویلپ کھولا۔ اس کے اندر سے جو چیز نکلی، اس نے ماہ کو حیران کر دیا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں، منہ کھل گیا، اور ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو ہوا میں بلند کیا، جیسے کوئی فاتح اپنی جیت کا اعلان کر رہا ہو۔ اس کے قدم خوشی سے اچھل پڑے، اور وہ گھومتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی،۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خاموشی کی چادر تنی ہوئی تھی، جب تینوں بہنیں نیند کے میٹھے آغوش میں تھیں۔اچانک، ایک چیخ نے خاموشی کو چیر دیا، اور وہ تینوں بہنیں ایک دم سے اٹھ بیٹھیں، گویا موت کا نقارہ بج اٹھا ہو۔آپا، جو ابھی تک نیند کی مستی میں تھی، ہانپتے ہوئے بولی، ”کیا ہوا؟ یاجوج ماجوج آ گئے ہیں کیا؟“وہ بستر پر ادھر اُدھر ہونے لگی، جب نبرا نے اس کے سر پر پیار سے تھپکی دی، ”بیوقوف، تو رات بھر یاجوج ماجوج کی داستانیں سنتی رہی، اب بھی خواب میں ہی ہے کیا؟“۔

آپا کو جب ہوش آیا، تو اس نے شرمندگی سے نظریں جھکا لیں اور دائیں بائیں دیکھنے لگی۔اتنے میں ماہ کمرے میں داخل ہوئی، خوشی سے اچھلتی ہوئی۔سب نے اسے دیکھا تو نبرا نے کہا، ”یہ بجلی کی ننگی تاروں پر ٹنڈو کسی خوشی میں کر رہی ہے خیریت ہے کیا“ماہ نے ان کے سامنے اینویلپ لہراتے ہوئے کہا، ”بوجھو تو کیا آیا۔۔۔“وہ گنگناتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھوں میں اب بھی نیند کا خمار تھا۔خدیجہ نے جمائی لی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا، ”ہاں تو بتاؤ، کیا ہے؟“ماہ نے بیڈ پر چڑھ کر ان کے سامنے اینویلپ کھولا، ”ارے آپا کا تقرری نامہ آیا۔“۔اسنے دوبارہ گنگنا کر بولا اور گیت کو مکمل کیا۔۔

تینوں بہنیں حیرت سے چونک پڑیں۔ آپا نے کچھ دیر تک ماہ کو خاموشی سے دیکھا، پھر اچانک آنسوؤں کی بارش شروع ہو گئی۔ ایسا ہی ہوتا ہے جب کسی کی محنت کا پھل ملتا ہے، اور اس کے جذبات بے قابو ہو جاتے ہیں۔۔۔ جیسے آپا کے تھے۔۔

آپا کے آنسوؤں نے ایک لمحے کے لئے خوشی کی لہر کو ساکت کر دیا۔ ماہ نے محبت بھرے انداز میں کہا، "پاگل ہو گئی ہے کیا، میری بہادر بہن؟" آپا نے ان سب کی طرف دیکھا، آنکھوں میں حیرت بھری امید کے ساتھ، "کیا یہ سچ ہے؟"۔

خدیجہ نے آنکھیں گھما کر کہا، "یہ کوئی خواب نہیں، نہ ہی کوئی دجال یا یاجوج ماجوج کی چال۔ یہ تو تیری محنت کا پھل ہے۔" آپا نے ایک دم سے ان تینوں بہنوں کو گلے لگا لیا اور خوشی کے آنسو بہانے لگی، "یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہے۔ اگر تم نہ ہوتیں تو میں یہاں تک نہ پہنچ پاتی۔"

خدیجہ نے مسکرا کر کہا، "ہم بہنیں ایک دوسرے کے لئے ہیں، ہر خوشی اور ہر مشکل میں۔" ماہ نے یکدم یاد کرتے ہوئے اپنے سر پر ہاتھ مارا، "ارے، پارٹی کے لئے دیر ہو رہی ہے۔" وہ

www.novelsclubb.com

تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی، ''میں واپس آؤں تو ہم شکرانے کے نفل پڑھیں گے، پھر ساتھ میں باہر گھومنے چلیں گے۔''

تینوں بہنیں اب بھی ایک دوسرے کے گلے لگی ہوئی تھیں، ماہ کو مسکرا کر دیکھا اور پھر سے ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں، ایک دوسرے کی خوشی میں اپنی خوشی محسوس کرتے ہوئے۔

•••••••••••• ❁ ❁ ❁ ••••••••••••

یونیورسٹی کا وسیع و عریض گراؤنڈ جشن کی رونق سے سجایا گیا تھا۔ ہر طرف ہریالی بکھری پڑی تھی، درختوں پر نئی کونپلیں پھوٹ رہی تھیں، اور درختوں کے ساتھ لالٹین اور رنگین ربن کی آرائش کی گئی تھی۔ آسمان صاف نیلا تھا، جیسے کسی مصور نے اپنے خوابوں کا رنگ بکھیر دیا ہو۔ ہوا میں موسیقی کی لہریں تیر رہی تھیں، جو ہر طرف خوشی کا پیغام بانٹ رہی تھیں۔

طلباء کی باتوں کی گونج میں، ماہ اپنی دو دوستوں کے ساتھ گراؤنڈ میں داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک درخت کے ساتھ آئینہ لٹک رہا تھا، جہاں ایک لڑکی اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس لڑکی کا ماہ کے ساتھ مقابلہ رہتا تھا، کیونکہ ماہ ہمیشہ اچھے نمبر حاصل کرتی تھی، اور وہ لڑکی بھی، مگر ماہ کے نمبر ہمیشہ بہتر ہوتے، جس سے وہ لڑکی ماہ سے حسد کرتی تھی۔ ماہ کو جاتے دیکھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر، وہ لڑکی اپنی دوستوں سے مخاطب ہوئی، مگر اس کی بات ماہ کے لئے تھی، ''دیکھو، لوگ خود کو کتنا اہم سمجھتے ہیں، جیسے کسی کہانی کے مین کریکٹر ہوں اور ہر ہیر وانکے لیئے ہی مرتا ہو۔''

ماہ، جو اس جانب سے گزر رہی تھی، یکدم رک گئی اور پلٹ کر اس لڑکی کی طرف دیکھا، سینے پر ہاتھ باندھے، اور انگریزی میں جواب دیا ''''Oh darling, let's keep it real. I don't live in a delusional or delulu world,'' وہ مسکرائی، ''کیوں کہ میں اپنی زندگی کی خود ہیر و ہوں، اور ایک میان میں دو تلواریں نہیں ٹک سکتیں۔''

ماہ کی دوستیں اس کی چٹکبری باتوں پر خوشی سے چہک رہی تھیں۔ ایک طرف، اس لڑکی نے طنز کا تیر چلایا، ''بڑا ہی سستا ایٹیٹیوڈ ہے۔'' ماہ نے زور کا قہقہہ لگایا اور جواب دیا، '' جانم، میرے اوپر یہ ایٹیٹیوڈ بھی خوب جچتا ہے، ہے نا؟ تم جب بھی کوشش کرو، تو بس یوں لگتا ہے جیسے بندریا نے نئی نئی چال سیکھی ہو۔ اور ہاں، یہ ایٹیٹیوڈ پہلے سستا تھا، لیکن جب میں نے اسے اپنایا تو یہ قیمتی ہو گیا۔ خوبصورتی کی بات ہو تو سستی چیز بھی قیمتی بن جاتی ہے۔''

ماہ نے اس لڑکی کو سر سے پاؤں تک ناپتے ہوئے کہا، ''اور جب انسان کی شکل میں جانور مہنگے لباس بھی پہن لیں، تو بھی وہ کلاس لیس ہی نظر آتے ہیں، بالکل لنڈے کے مال کی طرح۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لڑکی نے غصے سے اپنے دانت کچکچاتے ہوئے کہا،"تم مجھے بالکل پسند نہیں، مجھے تم سے نفرت ہے۔"۔

ماہ نے اپنے لبوں کو ایک معصوم سی مسکراہٹ میں سمیٹا اور بائیں جانب سرِ کی۔ جہاں درخت ،سے لٹکتا آئینہ اس کی پشت سے چھپا ہوا تھا۔ نمودار ہوا اس آئینے میں اس لڑکی کا عکس نمایاں ہوا جیسے ہی عکس نمیاں ہوا نہ سمجھی سے لڑکی اپنا عکس دیکھنے لگی پھر ماہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے، وہ لڑکی اپنے خیالات میں گم ہو گئی۔ اس دوران، ماہ کی دوستیں ہلکی سی ہنسی کے ساتھ اس منظر کو دیکھ رہی تھیں۔

ماہ نے نرمی سے کہا،" جاناں، بار بار آئینہ دیکھنے سے اکثر اوقات دل بھر جاتا ہے۔" اور پھر ناک چڑھا کر بولی،" اور جب چہرہ ایسا ہو کہ دل کو نہ بھائے، تو نفرت کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔"۔

اس کے چہرے پر ایک شوخی بھری مسکراہٹ تھی، جیسے وہ اس لمحے کو پوری طرح سے جی رہی ہو۔ لڑکی نے ماہ کے طنز کو محسوس کیا اور کچھ کہنے کو ہوئی، لیکن ماہ نے پہلے ہی کہہ دیا،" میرا ،وقت بہت قیمتی ہے، اور میں اسے بے وقعت لوگوں پر ضائع نہیں کر سکتی۔" وہ ہاتھ ہلا کر بولی خیر،" اور اسی عزم کے ساتھ وہ وہاں سے چل دی

اور اس کی دوستیں بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیں۔ لڑکی بس زمین پر پاؤں پٹختی رہ گئی۔،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبرا اور خدیجہ اگلے دن لان، نکلوانے جارہی تھیں، انکو کچھ دستاویزات پُر کرنی تھیں اور قانونی کارروائی سے گزرنا تھا۔ پنڈی کے محلے میں، سامنے بچے کرکٹ کھیل رہے تھے، شور شرابا اور ٹریفک کی آوازیں، اوپر لٹکتی تاروں پر کوے، وہی ماحول جس سے یہ بہنیں تھک چکی تھیں۔ نبرا نیچے جھک کر بائیک کا ٹائر دیکھ رہی تھی، اور خدیجہ اسکے پیچھے کھڑی، نظریں جھکائے اسکو دیکھ رہی تھی۔ اسی لمحے، پیچھے سے ایک بائیک گزری، لیکن نبرا اپنے کام میں مگن رہی۔ نبرا کھڑی ہوئی، ہاتھ جھاڑا، جب انکے پاس محلے کی ایک بزرگ آئی، مسکراتے ہوئے بولی، "کیسی ہو بچے؟" نبرا اور خدیجہ نے انکی جانب توجہ دی، "بالکل ٹھیک آنٹی، آپ کیسی ہیں؟" نبرا نے، پوچھا۔ بزرگ عورت بولی، "اللہ کا شکر ہے۔" اس نے انکے سر پر ہاتھ رکھا اور پیچھے ہوتی، جاسوسانہ انداز میں بولی، "میری بہو رشتوں کا کام کررہی ہے، سوچا تمہارے ابا سے پوچھوں مگر وہ تو ملتے نہیں، تو تم سے ہی پوچھ لیا۔ اب تو تمہارے بالوں پر چاندی پڑ گئی ہوگی، بیٹا۔ اتنی عمر میں تو میری بہو کے بچے سکول جانے لگ گئے تھے۔" نبرا نے مسکرا کر جواب دیا، "ابھی جس عورت کے چالیسویں کے چاول آپ کھا کر آرہی ہیں، دادی جان، وہ آپ سے چھوٹی ہے۔ اب کیا، آپ دوسروں کے ہی چالیسویں کے چاول کھائیں گی، یا دوسروں کو بھی شرف بخشیں گی کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،وہ آپ کے چالیسویں کے چاول کھائیں؟''عورت، جو مسکرا رہی تھی، اسکی مسکراہٹ سمٹی

ارے، میں تو تمہاری بھلائی کے لئیے بول رہی تھی۔''خدیجہ نے کہا، ''آنٹی، وہ بھی تو آپ کی''

بھلائی کے لئیے ہی بولی ہے۔ دیکھیں، روز آپ اپنی بہو سے باتیں سنتی ہیں، اگر اللہ کو پیاری

ہو گئیں تو سکون سے رہیں گی آپ۔''عورت نے ناراض نظروں سے انکو دیکھا، منہ بنا کر آگے

، چل دی۔ نبرا اور خدیجہ نے ایک دوسرے کو دیکھا، تو ہنس کر تالی ماری۔ نبرا بائیک پر بیٹھی

ہیلمیٹ پہنا، اور خدیجہ اسکے پیچھے بیٹھی، اس نے بھی ہیلمیٹ پہنا، اور بائیک فراٹے مارتی دوڑ

پڑی۔۔۔

\-----------

آفس کی گہما گہمی میں، نبرا اور خدیجہ کے سامنے ایک شخص نے انہیں ایک چیک تھمایا۔ خدیجہ کی آنکھوں میں امید کی چمک تھی جب اس نے چیک کو اپنے بیگ میں سلجھا کر رکھا۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں خواب تھے، جیسے وہ اپنے مستقبل کو روشن دیکھ رہی ہوں۔

زمانے کی گردش میں، وہ ڈی ایچ اے کے ایک گھر میں منتقل ہوئیں جو کہ کرائے پر تھا۔ جہاں انہوں نے ایک نرسری کا آغاز کیا۔ ان کی محنت کی چمک دھیرے دھیرے پورے محلے میں

www.novelsclubb.com

پھیل گئی، جیسے صبح کی پہلی کرنیں چھپے ہوئے اندھیرے کو دور کرتی ہیں۔خدیجہ کی نرسری میں بچوں کی تعداد بڑھتی گئی، جیسے باغ میں پھولوں کی بہار آتی ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ، خدیجہ نے ٹیچرز کو ہائر کرنا شروع کیا،ان کے ساتھ احترام اور محبت سے پیش آتی، جیسے باغبان اپنے پودوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ان کی محبت اور محنت سے نرسری کی دیواروں میں زندگی کی رونق بڑھتی گئی، جیسے موسم بہار میں درختوں پر نئے پتے آتے ہیں۔

آیا کا دفتر اور ماہ کا آن لائن کاروبار بھی پھل پھول رہا تھا، جیسے کسی کشتی کے پھیلتے ہوئے بادبان سمندر کی ہواؤں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ان کے باپ کو ان پر فخر تھا، جیسے کسی شاعر کو اپنی شاعری پر ہوتا ہے۔

ان چار بہنوں نے اپنی محنت سے ایک تنگ محلے سے نکل کر ایک الائیٹ کلاس ماحول میں جگہ بنائی، جیسے کوئی پرندہ اپنے پروں کو پھیلا کر آسمان کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔ان کی کہانی ایک مثال بن گئی کہ بیٹیاں کسی سے کم نہیں، وہ ہر کام کر سکتی ہیں، لڑکیاں بوجھ نہیں بلکہ ایک قیمتی سرمایہ ہوتی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

. .. ...

بی ایم ڈبلیو کی وسیع نشستوں پر آرام سے بیٹھی، آیا نے اپنی بوس کی بیوی کو گھر چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ گاڑی کی پرسکون روانی میں، اس نے انجن کو آہستہ سے زور دیا اور وہ شاندار سواری آگے بڑھی۔ اس دوران، اس کی ہمسفر نے مہنگے لباس کی چمک میں، نقاب کے پیچھے کی وجہ پوچھی "تم کیا وٹلیگو کی وجہ سے نقاب کرتی ہو"۔۔۔

،آیا نے، جو سفید سلک کے عبایا میں ملبوس تھی، ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا نہیں، میں نقاب اللہ کی رضا کے لیے پہنتی ہوں۔ وٹلیگو میری زندگی کے فیصلوں کو کنڑول" نہیں کرتا۔ یہ میری خصوصیت ہے، اور میں اس پر فخر محسوس کرتی ہوں۔ اللہ نے مجھے منفرد بنایا ہے، اور میں اس کی بنائی ہر چیز پر راضی ہوں۔"۔

اس کی باتوں میں ایک گہرا اعتماد اور سکون تھا، جیسے وہ اپنی انفرادیت کو قبول کرتی ہو اور اسے اپنی طاقت بنالیا ہو۔

ہمسفر نے آیا کی باتوں کو سن کر مسکرا کر کہا، "تم واقعی میں حاضر دماغ اور خود اعتماد ہو۔ تم میں واقعی ایک منفرد خوبی ہے۔" اس کے چہرے پر ایک حقیقی تعریف کی جھلک تھی، جیسے وہ آیا کی مضبوطی اور اس کے ایمان کی قدر کرتی ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپا کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، اور اس کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت نے گاڑی کی سٹیئرنگ کو محکم تھام رکھا تھا، جیسے وہ اپنی زندگی کی باگ ڈور بھی اسی طرح مضبوطی سے تھامے ہوئے ہو۔ اس کی پوری شخصیت سے ایک مثبت روشنی پھوٹ رہی تھی، جو اس کے ارد گرد کے ماحول کو بھی روشن کر رہی تھی۔

کمپیوٹر روم کی خاموشی میں صرف کی بورڈ کی ہلکی سی ٹچ کی آواز گونج رہی تھی۔ نبرا نے اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے، ایک گہری سانس لی اور اپنی بہنوں کی طرف دیکھا جو اس کے پیچھے کھڑی بے صبری سے سکرین کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ اس کے ہاتھوں نے ماؤس کو ہلکے سے چھوا اور 'ریفریش' بٹن دبایا۔ سکرین پر نتائج کا صفحہ آہستہ آہستہ لوڈ ہونے لگا۔

کمرے میں تناؤ کی لہر دوڑ گئی۔ نبرا کی سانسیں تیز ہو گئیں، اور اس کی بہنیں ایک دوسرے کے ہاتھ تھام کر کھڑی تھیں۔ اچانک، سکرین پر نام واضح ہونے لگے۔ نبرا کی آنکھیں وسیع ہو گئیں، اور اس کی بہنوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر ایک دم سے چیخ اٹھیں۔ ''نبرا! تم نے کر دکھایا!''۔ وہ خوشی سے اچھل پڑیں اور گلے ملنے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن نبرا کی آنکھوں میں ایک عجیب سی بے یقینی تھی۔اس نے اپنی آنکھیں پھر سے سکرین پر جمائیں، جیسے وہ کچھ تلاش کر رہی ہو۔اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی، لیکن آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔"یہ...یہ ممکن نہیں..."اس نے سرگوشی کی۔

اس کی بہنوں نے اسے گلے لگایا،اور نبرا نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیے۔۔اس کی خوشی کے آنسو تھے،اور ایک گہری راحت کی سانس۔اس کے پیچھے سے، مقصود صاحب کی آواز آئی،"کیا ہوا ہے؟"نبرا نے اپنے آنسو پونچھے،اٹھی،اور پلٹ کر اپنے والد کی طرف بڑھی۔

،بابا،میں نے سی ایس ایس کلئیر کر لیا ہے،"اس نے اپنی آواز میں ایک نئ قوت کے ساتھ کہا میری تیسری پوزیشن آئی ہے۔"اس کے والد کی آنکھوں میں فخر کی چمک تھی،اور وہ اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا۔۔

مقصود صاحب کی آنکھوں میں نمی چمک اٹھی،جب انہوں نے اپنی باقی بیٹیوں کو بھی ھاتھ کے اشارے سے بلایا وہ تینوں بھیگی آنکھوں سے انکے جانب بڑھیں اور انکے سینے سے لپٹ لگ گئیں۔۔جب مقصود بولے تو ان کی آواز میں ایک گہری جذباتیت تھی، جیسے وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے بول رہے ہوں۔"تم میری زندگی کا وہ فخر ہو جسے بیان کرنے کے لیے الفاظ کم پڑ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاتے ہیں۔ تمہاری کامیابیاں، تمہاری محنت، تمہارا عزم—یہ سب میرے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔ میں مانتا ہوں، لڑکیاں کسی بھی میدان میں کم نہیں، اور تم نے یہ ثابت کر دیا ہے۔

میں نے تمہیں وہ ماحول تو نہیں دیا جس کی تم حقدار تھیں، لیکن تم نے اپنی راہ خود بنائی۔ تم نے دکھایا کہ مشکلات کے باوجود، عظمت کی راہیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ آج میرے دل میں افسوس کے ساتھ ساتھ فخر بھی ہے۔ افسوس اس بات کا کہ میں نے تمہیں سمجھنے میں دیر کی، اور فخر اس بات کا کہ تم نے خود کو ثابت کیا۔

یہ پیغام ہر اس شخص کے لیے ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ لڑکیاں کمزور ہیں۔ نہیں، وہ کمزور نہیں ہیں۔ وہ ہر چیلنج کا سامنا کر سکتی ہیں، اور ہر مقام حاصل کر سکتی ہیں۔ میری بیٹی نے یہ ثابت کر دیا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ ہر والد اپنی بیٹی کو اسی نظر سے دیکھے۔"۔

ان کی نظریں دیوار پر لگی اپنی مرحومہ بیوی کی تصویر پر جم گئیں۔ "تمہاری ماں...وہ ہمیشہ چاہتی تھی کہ تم لوگ آزادی سے اپنی زندگی جیو۔ میں نے اسے کبھی نہیں سمجھا، لیکن آج، تمہاری کامیابی دیکھ کر، میں سمجھ گیا ہوں۔ تمہاری ماں، جس نے اپنی پوری زندگی سادگی اور وقار کے ساتھ گزاری، اس کی زندگی کی سادگی میں بھی ایک عظمت تھی۔ میں نے اسے دنیا کی رنگینیوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے دور رکھا، شاید میری اپنی غیر یقینی کی وجہ سے، لیکن اس نے کبھی شکایت نہیں کی۔ وہ ہمیشہ مضبوط رہی، اپنے اصولوں پر قائم رہی، اور ایک مثال قائم کی۔

اس کی زندگی کی سادگی نے مجھے یہ سکھایا کہ خوشیاں ہمیشہ بڑی چیزوں میں نہیں ہوتیں، بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہوتی ہیں۔ اس کی موت نے مجھے یہ احساس دلایا کہ زندگی کتنی قیمتی ہے اور ہمیں اپنے پیاروں کو ان کی قدر کرنی چاہیے۔

ان کی آواز بھرا گئی، اور انہوں نے اپنی بیٹیوں کی پیشانی کو پیار سے چوما۔ ''تم نے مجھے ثابت کر دیا کہ بیٹیاں واقعی میں سب کچھ کر سکتی ہیں۔''

ان کی بیٹیاں، آنسوؤں کی ایک میٹھی لڑی کے ساتھ مسکرا رہی تھیں۔ ان کے باپ کی باتیں ان کے دل کو چھو گئیں، اور وہ جانتی تھیں کہ ان کی محنت رنگ لائی ہے۔ ان کے باپ کی آنکھوں میں فخر کی چمک، ان کے لیے دنیا کی سب سے بڑی تعریف تھی۔

میری بیٹیاں، میری دنیا، '' مقصود صاحب نے دوبارہ کہا، اور انہوں نے اپنی بیٹیوں کو مضبوطی سے گلے لگا لیا۔ ان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی، جو ان کے دل کی گہرائیوں سے آ رہی تھی، ایک مسکراہٹ جو ان کی بیٹیوں کی کامیابی کی خوشی میں شریک تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی بیٹیوں نے اپنے باپ کی زبان سے وہ الفاظ سن لیے تھے جن کی انہیں عمر بھر تمنا تھی۔ان کی محنت اور جدوجہد کو ان کے والد نے نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اس کی قدر بھی کی۔ان کی کامیابیوں کی داستان نے ان کے والد کی سوچ کو بدل دیا،اور انہیں یہ احساس دلایا کہ بیٹیاں بھی بیٹوں کی طرح ہر کام کر سکتی ہیں۔

ان کے والد، جو کبھی بیٹیوں کی صلاحیتوں پر شک کرتے تھے،اب ان کی کامیابیوں پر فخر محسوس کرتے ہیں۔انہوں نے دیکھا کہ کیسے ان کی بیٹیوں نے معاشرتی رکاوٹوں کو پار کرتے ہوئے اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدل دیا۔ان کی بیٹیوں نے نہ صرف اپنے شعبے میں مہارت حاصل کی، بلکہ انہوں نے اپنی کامیابیوں سے دوسری بیٹیوں کے لیے بھی راہ ہموار کی۔

۔ان کے والد کی تبدیل شدہ سوچ اب ایک نئی نسل کی تربیت کا آغاز ہے، جہاں بیٹیاں اور بیٹے برابری کی بنیاد پر اپنے خوابوں کی تعبیر کی جانب بڑھ رہے ہیں۔۔۔

زندگی کے پیچیدہ راستوں میں نبرا کی قدم قدم پر آزمائش ہوئی۔سی ایس ایس کی شاندار کامیابی کے بعد، انٹرویوز کی کڑی چھان بین، نفسیاتی ٹیسٹ کی گہرائیوں، اور تربیتی مراحل کی سختیوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے اس کے عزم کو جانچا، لیکن وہ ہر ایک چیلنج کو پار کر گئی۔اور آخر کار وہ دن بھی آیا جب وہ اسٹینٹ کمشنر کے عہدے پر متمکن ہوئی۔

دنیا کی بے ترتیب گردش میں وقت کی سوئیاں تیزی سے گھومتی رہیں۔ایک دن، جب مقصود صاحب اپنے گھر کے لان میں پانی دے رہے تھے، ان کے کانوں میں باہر سے سائرن کی گونج پڑی۔ماہ آیا اور خدیجہ نرم گھاس پر بچھی ٹیبل کے گرد لگی کرسیوں پر بیٹھ کر چائے کی چسکیاں لے رہی تھیں، اور ان کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔

جیسے ہی گھر کا وسیع گیٹ کھلا، ایک شاہانہ قافلہ نظر آیا، جس کے پیچھے تین سیاہ گاڑیاں تھیں، اور سب سے آگے ایک گاڑی تھی جو اپنی شان میں بے مثال تھی۔گارڈز نے ایک سلیقے سے قطار بنائی، جیسے وہ نبرا کی عظمت کی حفاظت کے لیے کھڑے تھے۔ان کی موجودگی میں، اگلی گاڑی کا دروازہ کھلا، اور نبرا، جو حجاب میں ملبوس تھی، باہر آئی۔اس کا سیاہ فراک اور حجاب اس کی وقار کی علامت تھے، جیسے رات کی تاریکی میں چاندنی کا حسن۔

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی، اس کی چال میں ایک شاہی انداز تھا، جیسے وہ کسی نازک پھول پر قدم رکھ رہی ہو۔مقصود صاحب کے ہاتھوں سے پانی کی پائپ گر گئی، جیسے ان کے دل کی دھڑکن رک گئی ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبرا ان کی جانب بڑھی، اس کی آنکھوں میں نمی تھی، جیسے صبح کی شبنم میں پھولوں کی پتیوں پر پانی کے قطرے۔ وہ اب اسٹنٹ کمشنر بن چکی تھی، اس کی کامیابی کی چمک اس کے چہرے پر عیاں تھی، جیسے سورج کی پہلی کرن۔ مقصود صاحب نے آنکھوں کے آنسو صاف کیے، اور ، سلامی دی، جیسے وہ اپنی بیٹی کی عظمت کو سلام پیش کر رہے ہوں۔ نبرا نے مسکرا کر جواب دیا اس کی آنکھیں بھی نم تھیں، جیسے کہ وہ اپنی خوشی کو چھپا نہیں سکتی تھیں۔

یکدم دونوں باپ بیٹی گلے لگ گئے، جیسے دو روحیں ایک ہو گئی ہوں۔ پیچھے سے تینوں بہنیں آئیں اور وہ بھی نبرا کے گلے لگ گئیں، جیسے وہ ایک دوسرے کی کامیابی میں شریک تھیں۔ ''ہم نے کر دکھایا، '' خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔ نبرا نے جواب دیا، ''ہاں، کر دکھایا۔''

www.novelsclubb.com

وقت کی روانی میں خدیجہ کا خواب

، Millennium Academy of New Knowledge and Mastery (MNNKAM)، ایک حقیقت بن کر ابھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

:ہر حرف اس کے عزم کی داستان سناتا تھا

،برائے نیلوفر N، برائے محمود M

،برائے نبرا N

برائے خدیجہ K

، A

برائے آیا

اور آخری،

برائے ماہ M

www.novelsclubb.com

۔یہ نام نہ صرف ایک ادارے کی شناخت تھا بلکہ ایک خاندان کی محبت اور اتحاد کی علامت بھی تھا۔

سکول کی بنیادیں مضبوط تھیں، جیسے خدیجہ کا عزم۔ چند ہی سالوں میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

، MNNKAM

نے تعلیم کی دنیا میں اپنی ایک ممتاز جگہ بنالی تھی۔ یہاں ٹیچرز کو نوکر نہیں بلکہ نورانی ماں کا درجہ دیا جاتا تھا، جہاں ان کی عزت اور محنت کو پورا پورا صلہ دیا جاتا تتھا

خدیجہ کا جذبہ اس کے سکول کی دیواروں میں بسا ہوا تھا، جہاں ہر کلاس روم میں علم کی روشنی پھیلتی تھی اور ہر طالب علم کی آنکھوں میں مستقبل کے خواب جگمگاتے تھے۔

MNNKAM

نہ صرف ایک ادارہ تھا بلکہ ایک تحریک تھی، جس نے تعلیم کے میدان میں انقلاب برپا کر دیا.

تھا۔

...

،آیا کی اپنی خود کی آئی ٹی کمپنی

Modular Neoteric Networks for Knowledge Acquisition and Management (MNNKAM)،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے پاکستان کی تکنیکی دنیا میں ایک نئی لہر پیدا کر دی تھی۔اس کی کمپنی کی بنیادیں اتنی مضبوط تھیں کہ وہ جلد ہی ملک کی سرفہرست کمپنیوں میں شمار ہونے لگی۔ نبرا، جو اسسٹنٹ کمشنر تھی، اور ماہ، جن کے اون لائن سٹورز اور بوتیک تھے، دونوں نے مل کر آیا کی کمپنی کے لیے ایک نئی جہت کا اضافہ کیا۔

ماہ کی بوتیک سے نکلنے والے کپڑے اور میک اپ کی مصنوعات نے مارکیٹ میں دھوم مچادی تھی

Celestial Pak۔آیا کی کمپنی کے ساتھ مل کر انہوں نے

کے نام سے ایک نئی موبائل کمپنی کو جنم دیا، جس کے فون نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو رہے تھے۔

مقصود صاحب کی بیٹیوں نے اپنی محنت اور عزم سے یہ ثابت کر دیا کہ لڑکیاں کسی بھی میدان میں کامیابی حاصل کر سکتی ہیں، بشرطیکہ وہ اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے پر عزم ہوں۔ان کی کامیابیاں نہ صرف ان کے لیے بلکہ پوری قوم کے لیے ایک مثال بن گئیں۔

....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کشمیر کی وادیوں میں، جہاں ہر سمت پھولوں کی معطر خوشبو اور پہاڑوں کی ہریالی کا سنگم تھا، ایک منفرد خوشی کی لہر محسوس ہو رہی تھی۔ یہاں کی ہوا میں عشق کی روح پرواز کر رہی تھی، جیسے ہر زرہ محبت کی کہانی سنا رہی ہو۔

اس خوبصورت مقام پر، ان چار محبت بھری بہنوں نے اپنے دلوں کی وسعت سے بے یار و مددگار بچوں کے لیے ایک یتیم خانہ قائم کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی، بزرگوں کے لیے ایک آرام گاہ بھی تھی۔ بچوں کی سالگرہ کی تاریخوں کا علم نہ ہونے کی وجہ سے، انہوں نے ایک مخصوص دن ہی سب کی سالگرہ ایک ساتھ منانے کا فیصلہ کیا۔

میز پر، جو کہ پھولوں، رنگ برنگے غباروں، اور دیگر دلکش زینتوں سے آراستہ تھی، ہیلیم سے بھرے غبارے فضا میں بلند ہو رہے تھے، گویا وہ آسمان کی بلندیوں کو چھونے کی جستجو میں تھے۔ میز کے وسط میں ایک شاندار کیک سجا ہوا تھا، جس کے گرد لذیذ کھانوں کی بہترین ترتیب دی گئی تھی۔ بچے اپنی معصوم کھیلوں میں مگن تھے، ان کی قہقہوں اور شور سے پورا علاقہ گونج رہا تھا۔

یہ سنہ دو ہزار تیس کا عہد تھا، جہاں وقت کے ساتھ بہت کچھ بدل چکا تھا، لیکن مقصود صاحب کی بیٹیوں کے جذبے اور ان کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ مقصود صاحب خود ایک سایہ دار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

درخت کے نیچے بینچ پر آرام فرما رہے تھے، اور ان کے ارد گرد بزرگ حضرات کی ایک محفل جمی ہوئی تھی۔

، خدیجہ نے ایک ننھے بچے کو دلارا، اور پھر سب نے مل کر کیک کاٹنے کی رسم ادا کی۔ اچانک رنگین ربن فضا میں تیر گئے، اور موجود لوگوں نے خوشی کے اظہار میں تالیاں اور سیٹیاں بجائیں۔ نبرا نے بھی ایک معصوم بچے کو بازوؤں میں بھر لیا، جبکہ آیا اور ماہ نے لڑکیوں کے ساتھ مل کر کھیل کا دور چلایا۔

یہ منظر صرف خوشیوں کا ہی نہیں بلکہ ایک حیرت انگیز منظر تھا، جہاں ہر شخص اس خوبصورتی اور سرسبزی سے بھرپور ماحول میں جشن کا لطف اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

۞∆.........∆۞

یونیورسٹی کا ایک بڑا ہال، جس کی چھت پر نصب سفید روشنیوں کی مدھم جھلملاہٹ سے منور تھا۔ ہال کے وسط میں طلباء کی ایک بھیڑ جمع تھی، جو بے صبری سے اپنی نشستوں پر بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔ ان کی نظریں مرکزی ڈائیس کی جانب مرکوز تھیں، جہاں پرنسپل صاحبہ کھڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں، ان کی شخصیت میں ایک وقار اور سنجیدگی نمایاں تھی۔ ان کے پیچھے ایک بڑا سا بینر لگا تھا جس پر 'خواتین کی تعلیم — مستقبل کی روشنی' کے الفاظ درج تھے۔

ڈائیس کے ایک طرف، چاروں بہنیں صوفے پر بیٹھی تھیں، ان کے چہروں پر عزم و ہمت کی جھلک تھی۔ ان کے ساتھ ماہ بھی موجود تھی، جو اپنی دوستوں کی کامیابیوں پر فخر محسوس کر رہی تھی۔

پرنسپل صاحبہ نے مائیک تھاما اور اپنی گہری، متاثر کن آواز میں کہا، ''محترم سامعین، آج کا دن ہمارے لیے ایک تاریخی موقع ہے۔ ہماری بیٹیاں، جنہیں کبھی کمزور سمجھا جاتا تھا، آج وہ ہر میدان میں سرخرو ہو رہی ہیں۔ ان کی محنت، لگن اور جذبے نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی چیلنج کا سامنا کر سکتی ہیں۔ ہمیں ان کی صلاحیتوں پر شک نہیں کرنا چاہیے بلکہ انہیں مواقع فراہم کرنے چاہییں۔ آج ہمارے سامنے دخترانِ مقصود ہیں، جو اپنی کہانیوں کے ذریعے ہمیں اپنی جدوجہد اور کامیابیوں کا پیغام دیں گی۔''

پرنسپل صاحبہ کی تقریر کے بعد، ہال کی پچھلی صفوں میں بیٹھی نبرا، خدیجہ، ماہ، اور آیا نے آپس میں سرگوشی کی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ نبرا سب سے پہلے ڈائیس کی جانب بڑھے گی۔ نبرا، جو پاکستانی روایتی لباس قمیض شلوار، حجاب اور چادر میں ملبوس تھی، اٹھی اور وقار کے ساتھ اپنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جگہ کی جانب بڑھی۔ پرنسپل صاحبہ نے مسکرا کر ان کا استقبال کیا اور انہیں ڈائیس کے پیچھے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔

جیسے ہی نبرا مائیک کے قریب پہنچی، ہال میں تالیوں کی گونج اٹھی۔ نبرا نے مائیک کی جانب جھکتے ہوئے کھنکاری اور پھر خاموشی چھا گئی۔ اس نے کہا، "بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ دوستو، میں اور میری بہنیں ہمشیہ اپنی

کے بارے میں بات کرتی ہیں Struggle

مگر میں

آج یہاں آپ کے سوالات کا جواب دینے آئی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ سے جو بھی پوچھنا چاہیں، پوچھیں اور میں آپ کو جواب دوں۔"۔

سامعین میں سے ایک لڑکی کھڑی ہوئی، جسے مائیک تھما دیا گیا۔ جو ادا سے کچھ فیمینسٹ سی لگ رہی تھی۔۔ اس کی آواز میں ایک جوش تھا جب اس نے سوال کیا، "کیا ہم مردوں کے برابر ہیں؟ کیا ہم مردوں پر حکمرانی کر سکتی ہیں؟ آپ کے خیال میں برابری کا اصل مقصد کیا ہے؟"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبرا نے مائیک کو تھامتے ہوئے مسکرا کر کہا، ''ہو سکتا ہے کہ برابری کا جو میرا تصور ہے، وہ آپ کے تصور سے مختلف ہو۔'' اس کے الفاظ پر ہال میں قہقہہ بلند ہوا۔

''ہمیں برابری کیوں مانگنی چاہیے جب ہمارے دین نے ہمیں یہ حق پہلے ہی دے رکھا ہے؟''

نبرا نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''ہمیں صرف اپنے حقوق کی جستجو کرنی چاہیے۔ آج کے دور میں، بعض لڑکیاں کہتی ہیں کہ ہم مردوں کو کچھ نہیں سمجھتے اور ہر جگہ صرف خواتین کا بول بالا ہونا چاہیے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اللہ نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کی تکمیل کے لیے پیدا کیا ہے، نہ کہ مقابلے کے لیے۔''

''اگر ہمیں کچھ کرنا ہے، تو وہ ہمیں اپنے لیے کرنا چاہیے، نہ کہ کسی اور کے لیے۔''

نبرا نے سوال کرنے والی لڑکی کی جانب دیکھا اور کہا، ''آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم مردوں کے برابر ہیں، لیکن ایک مختلف انداز میں۔ اسلام نے جتنا حق مرد کو دیا ہے، عورت کو بھی دیا ہے۔ پڑھائی کا حق جائیداد میں حق۔ اور دیگر کہیں معمولات ہیں جہاں عورتوں کو مردوں کے برابر رکھا ہے۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت سی چیزیں ہیں جہاں مرد اور عورت دونوں اچھے ہیں۔ اگر بیٹی رحمت ہے، تو بیٹا نعمت ہے باپ جنت کا دروازہ ہے، تو ماں کے پیروں تلے جنت ہے۔" نبرا نے اپنی بات کو مزید وضاحت دی۔ "ہر کسی پر کوئی نہ کوئی افضل ہے۔ اگر ہم پر مرد افضل ہے، تو ہمیں اس کی بات سننی چاہیے، بشرطیکہ وہ درست ہو۔ اگر غلط ہے، تو ہمیں اپنے حق کے لیے لڑنا چاہیے۔"۔

راج کی بات کریں، تو تاریخ گواہ ہے کہ بڑی بڑی سلطنتیں عورتوں کی وجہ سے پاش پاش ہوئی ہیں۔" نبرا کی بات پر ہال میں دوبارہ قہقہہ بلند ہوا۔ "لیکن میں اپنی بات پر واپس آتی ہوں کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ ہیں اور مشقت والے کاموں کے لیے اللہ نے مرد کو بنایا ہے، جبکہ گھر کے کاموں اور بچوں کی تربیت کے لیے عورت کو۔ عورت گھر سنبھالے، بچوں کی تربیت کرے، جبکہ باپ بچوں کی کفالت اور بیوی و بچوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔"۔

نبرا نے اپنی بات کو مزید وضاحت دیتے ہوئے کہا، "برابری کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مردوں کو کمتر سمجھیں۔ اسلام میں ہر چیز کے لیے میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے، اور ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی اس توازن کو قائم رکھنا چاہیے۔ کچھ کام ایسے ہیں جو مرد بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جو خواتین کے لیے موزوں ہیں۔ ہمیں اس فرق کو سمجھنا چاہیے کہ کس معاملے میں ہم برابر ہیں اور کس میں نہیں۔"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"

آپ کو شاید میری بات فوراً سمجھ نہ آئے، لیکن اگر آپ کچھ وقت نکال کر غور کریں، تو آپ کو میری بات کی گہرائی کا احساس ہو گا۔ مثال کے طور پر، پرانے زمانے میں کوئلے سے چلنے والی ٹرینیں بھی تھیں اور سمندری جہاز بھی۔ لیکن کیا ٹرین کبھی سمندری جہاز کا کام کر سکتی ہے؟ جبکہ دونوں کو چلانے والا کوئلہ وایندھن ہے۔۔ نہیں، کیونکہ ہر ایک کا اپنا مخصوص کردار اور فنکشن ہے۔"۔

میں ایک اسٹنٹ کمشنر ہوں، اور مرد اسٹنٹ کمشنر بھی ہیں۔ ہمارا ایک سا کام ہے کہ اپنے ایریا پر نظر رکھیں۔ ڈاکٹر کا پیشہ بھی ایسا ہی ہے، جہاں خواتین ڈاکٹر کچھ معاملات میں خواتین مریضوں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی ہیں، اور مرد ڈاکٹر مرد مریضوں کے لیے۔ ہمیں ہر چیز میں میانہ روی اپنانی چاہیے اور ایک دوسرے کی جگہ مارنے کی بجائے ایک دوسرے کی تکمیل کرنی چاہیے۔"۔

وہ لڑکی دوبارہ بولی "پھر بھی مرد کو ہی کیوں عورت پر فضیلت دی ہے عورت کو کیوں نہیں دی" نبرا مسکرا کر اسے بولی "آپ مسلمان ہیں" لڑکی طنزیہ بولی "کیا یہ سوال کرنا مجھے کافر بنا دے گا". پیچھے بیٹھی ماہ نے مٹھیاں بھینچیں اور آنکھیں مینچیں وہ آہستہ سے بولی کہ صرف

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکی بہنیں اس کو سن سکیں" یہ آدم ذات کے نام پر عذاب زیادہ یوں یوں کر رہی ہے اگر میں مشہور بزنس وومین نہ ہوتی تو میں اسکو سیدھا کرتی"..اسکو خدیجہ نے کہا" اب تم کوئی بیوقوفی نہ کرنا تم نے اپنے اندر کی پرانی شخصیت کو دفن کر دیا ہے" ماہ بولی" ہاں تو اب کیا کروں موہنجو دڑو کی مٹی میں دفن کنکالوں کی طرح میرے اندر کی پرانی شخصیت باہر آ رہی ہے تو۔۔" آیا بولی سرگوشی میں"" اسکو ان کنکالوں کی طرح خاموش ہی رکھو" اسنے آنکھیں چھپکیں اور اطمینان سے کہا بظاہر وہ تینوں مسکرا کر بات کر رہی تھیں سامنے نبرا کو دیکھتے کہ انکے چہرے کے تاثرات سے کسی کو کوئی شک نہ ہو

نبرا بولی" یعنی کہ آپ مسلمان ہی ہیں"۔

نبرا اسکے سوال کا جواب دیتے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام میں مردوں کو عورتوں پر کچھ فضیلت دی گئی ہے، لیکن یہ فضیلت جنس کی بنیاد پر نہیں بلکہ ذمہ داریوں اور کردار کی بنیاد پر ہے۔ قرآن میں مردوں کو 'قوام' کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ خاندان کی کفالت اور حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ یہ فضیلت انہیں اس لیے دی گئی ہے کیونکہ وہ مالی طور پر خاندان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

اس فضیلت کا مطلب یہ نہیں کہ مرد عورتوں پر حاوی ہو جائیں یا ان پر زیادتی کریں۔ بلکہ اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان ایک متوازن تعلق کی تعلیم دی گئی ہے، جہاں دونوں کو ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ عورتوں کو بھی اسلام میں بہت سے حقوق اور مقام دیا گیا ہے، اور انہیں بھی اپنی جگہ پر اہمیت دی گئی ہے۔

لہٰذا، جب ہم قرآن کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہمیں ان کے مکمل سیاق و سباق کو سمجھنا چاہیے اور ان کی تعلیمات کو ان کی روح کے مطابق اپنانا چاہیے۔ مثال کے طور پر

سورہ النساء کی آیت 34 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرد عورتوں کے قوام ہیں کیونکہ اللہ نے انہیں بعض پر فضیلت دی ہے اور وہ اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں۔۔ لیکن اسی آیت میں نیک عورتوں کی تعریف بھی کی گئی ہے جو اپنے شوہروں کی اطاعت کرتی ہیں اور اللہ کی حفاظت میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔"۔

اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان تعاون اور مکمل کرنے کا تصور ہے، نہ کہ مقابلہ یا تفریق کا۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے مختلف صلاحیتیں اور کردار دیے ہیں تاکہ وہ مل کر ایک متوازن اور صحتمند معاشرہ تشکیل دے سکیں۔"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یکدم ہال میں تالیوں کی گونج سنائی دی۔ وہ لڑکی جس نے سوال کیا تھا، سر ہلا کر اپنی نشست پر بیٹھ گئی، نرم مسکراہٹ کے ساتھ، اور پھر سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔

جیسے جیسے ہم آسمان کی بلندیوں کو چھوتے گئے، زمین پر موجود ہر شے چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند نظر آنے لگی۔ اب ہم خلا کی وسعتوں میں تھے، جہاں سورج کی روشنی میں نہائے ہمارے سیارے اور ان کے مدار میں گھومتے سیٹالائیٹس کا رقص جاری تھا۔ ہم جتنا دور ہوتے گئے، اتنا ہی سیاروں کا جھرمٹ اور تاروں کی بھیڑ سکڑتی چلی گئی، جیسے کوئی پینٹنگ سمٹ کر ایک نقطے میں سما جائے۔ آخر کار، جب ہم نے پلٹ کر دیکھا، تو سورج بھی ایک چمکتا ہوا نقطہ بن کر رہ گیا تھا، اور پھر سب کچھ محض ایک خواب سا لگنے لگا۔

جیسے ہم خلا کی بے کراں وسعتوں میں تیرتے ہیں، ستاروں کی روشنی ہمارے ارد گرد جھلملاتی ہے، ہمیں یہ احساس دلاتی ہے کہ علم کی روشنی بھی اسی طرح بے حد ہے۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت کو بہت زیادہ مقام دیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور کہو، اے میرے رب! مجھے علم میں اضافہ دے۔" (قرآن 20:114)

تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ سمجھ آتی ہے کہ ہر انسان، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، کو برابری کا حق حاصل ہے۔ اسلام میں ہر فرد کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور یہ کہ علم کی تلاش

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' (سنن ابن ماجہ 224

لہذا، جب ہم خلا کی لامحدودیت میں سفر کرتے ہیں، تو ہمیں یہ یاد دلانا چاہیے کہ ہماری زمین پر بھی، ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہیے، چاہے وہ کسی بھی جنس، عمر، یا پس منظر سے تعلق رکھتے ہوں۔ تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ لڑکیوں کی جوانی کوئی پریشانی کا موضوع نہیں بلکہ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کے مستقبل کی تعمیر کا زمینہ ہے۔ ہمیں ان کی صلاحیتوں کو سراہنا چاہیے اور انہیں ہر میدان میں برابری کا موقع دینا چاہیے۔ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے اور ہمارے معاشرے کو مضبوط بناتا ہے۔

............۞۞۞............

•••خاتمہ بالخیر•••

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB